بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 72

شمارہ 43

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈیا
80 ڈالرامریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

10 ربیع الثانی 1445 ہجری قمری ● 26 اخاء 1402 ہجری شمسی ● 26 اکتوبر 2023ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَمَّا مَنۡ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَہٗ جَزَآءَۨ الۡحُسۡنٰی ۚ وَسَنَقُوۡلُ لَہٗ مِنۡ اَمۡرِنَا یُسۡرًا ﴿۸۹﴾

(سورۃ الکہف:89)

ترجمہ: اور وہ جو ایمان لایا اور اس نے نیک عمل کئے تو اس کیلئے جزا کے طور پر سراسر بھلائی ہوگی اور ہم اس کیلئے اپنے حکم سے آسانی کا فیصلہ صادر کرینگے

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 اکتوبر 2023 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

مَیں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم وہ ایمان پیدا کرو جو ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایمان تھا
اس میں حُسنِ ظن اور صبر ہے اور وہ بہت سے برکات اور ثمرات کا منتج ہے
اور نشان دیکھ کر ماننا اور ایمان لانا اپنے ایمان کو مشروط بنانا ہے، یہ کمزور ہوتا ہے اور عموماً بارور نہیں ہوتا

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایمان

لکھا ہے کہ جب آپ تجارت سے واپس آئے تھے اور ابھی مکہ میں نہ پہنچے تھے کہ راستہ میں ہی ایک شخص ملا۔ اس سے پوچھا کہ کوئی تازہ خبر سناؤ۔ اس نے کہا کہ اور تو کوئی تازہ خبر نہیں، ہاں یہ بات ضرور ہے کہ تمہارے دوست نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے۔ ابوبکرؓ نے وہیں کھڑے ہوکر کہا کہ اگر اُس نے یہ دعویٰ کیا ہے تو سچا ہے، چنانچہ جب مکہ میں پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ملے اور آپ سے دریافت کیا کہ کیا آپؐ نے واقعی پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں اور اُسی وقت مشرف باسلام ہو گئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو قبول اسلام کیلئے کسی اعجاز کی ضرورت نہ پڑی۔ اعجاز بینی کے خواہشمند وہ لوگ ہوتے ہیں جن کو تعارفِ ذاتی نہیں ہوتا لیکن جس کو تعارفِ ذاتی ہوجاوے، اُسے اعجاز کی ضرورت اور خواہش ہوتی ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے معجزہ نہیں مانگا کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حالات سے خوب واقف تھے اور خوب جانتے تھے کہ وہ راستباز اور امین ہے جھوٹا اور مفتری نہیں، جب کہ کسی انسان پر کبھی افترا نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ پر افترا کرنے کی کبھی جرأت نہیں کرسکتا۔

پس یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ نشان صرف اس لیے مانگا جاتا ہے کہ اس بات کے امکان کا اندیشہ گزرتا ہو کہ شاید جھوٹ ہی بولا ہو، مگر جب یہ بات اچھی طرح پر معلوم ہو کہ مدعی صادق اور امین ہے پھر نشان بینی کی کوئی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ یہ بھی یادرہے کہ جو لوگ نشان دیکھنے کے خواہش مند ہوتے ہیں اور اصرار کرتے ہیں، ایسے لوگ راسخ الایمان نہیں ہوسکتے بلکہ ہر وقت خطرہ کے محل میں رہتے ہیں۔ ایمان بالغیب کے ثمرات اُن کو نہیں ملتے کیونکہ ایمان بالغیب کے اندر ایک فعل نیکی کا حُسن ظن بھی ہے، جس سے وہ جلد باز بے نصیب رہ جاتا ہے جو نشان دیکھنے کیلئے جلدی کرتا اور زور دیتا ہے۔ مسیح علیہ السلام کے حواریوں نے نزول مائدہ کیلئے زور دیا تو خدا تعالیٰ نے ان کو زجر بھی کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہم تو مائدہ نازل کریں گے، لیکن بعد نزول مائدہ جو انکار کرے گا، اس پر سخت عذاب نازل ہوگا۔ قرآن شریف میں اس قصہ کے ذکر سے یہ فائدہ ہے کہ تا بتلایا جاوے کہ بہترین ایمان کونسا ہے اور اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانات یوں تو اجلیٰ بدیہیات سے ہوتے ہیں، لیکن اُن کے ساتھ ایک طرف اتمام حجت منظور ہوتا ہے اور دوسری طرف ابتلائے اُمت۔ اس لیے بعض اُمور اُن میں ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنے ساتھ ایک ابتلا رکھتے ہیں اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ نشان مانگنے والے لوگ مستعجل اور حسن ظن سے حصہ نہ رکھنے والے ہوتے ہیں اور اُن کی طبیعت میں ایک احتمال اور شک پیدا کرنے کا مادہ ہوتا ہے، تب ہی تو وہ نشان مانگتے ہیں۔ اس لیے جب نشان دیکھتے ہیں، تو پھر بیہودہ طور پر اس کی تاویلیں کرنی شروع کر دیتے ہیں اور اس کو کبھی سحر کہتے ہیں، کبھی کچھ نام رکھتے ہیں۔ غرض وہ وہم پیدا کرنے والی طبیعت اُن کو اَمرِ حق سے دُور لے جاتی ہے۔ اس لیے مَیں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم وہ ایمان پیدا کرو جو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور صحابہ کا ایمان تھا، رضی اللہ عنہم کیونکہ اس میں حُسنِ ظن اور صبر ہے اور وہ بہت سے برکات اور ثمرات کا منتج ہے اور نشان دیکھ کر ماننا اور ایمان لانا اپنے ایمان کو مشروط بنانا ہے۔ یہ کمزور ہوتا ہے اور عموماً بارور نہیں ہوتا۔ ہاں جب انسان حُسنِ ظن کے ساتھ ایمان لاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ ایسے مومن کو وہ نشان دکھاتا ہے جو اُس کے ازدیادِ ایمان کا موجب اور انشراح صدر کا باعث ہوتے ہیں۔ خود اُن کو نشان اور آیت اللہ بنا دیتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اقتراحی نشان کسی نبی نے نہیں دکھلائے۔ مومن صادق کو چاہئے کہ کبھی اپنے ایمان کو نشان بینی پر مبنی نہ کرے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 496، مطبوعہ 2018 قادیان)

سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کوئی کامل عبد نہیں ہے، اس نبی کے ذریعہ سے تم کو وہ علم عطا کیا گیا ہے جو اس سے پہلے کسی کو نہیں دیا گیا
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دعا سکھائی گئی کہ قُلۡ رَّبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا یعنی اَے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تُو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہا کر کہ الٰہی میرا علم اَور بڑھا

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ الکہف آیت 66 فَوَجَدَا عَبۡدًا مِّنۡ عِبَادِنَاۤ اٰتَیۡنٰہُ رَحۡمَۃً مِّنۡ عِنۡدِنَا وَعَلَّمۡنٰہُ مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمًا کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

عَبۡدًا مِّنۡ عِبَادِنَاۤ: قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عبدٌ کے لفظ سے یاد کیا گیا ہے۔ سورۃ الجن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَنَّہٗ لَمَّا قَامَ عَبۡدُ اللّٰہِ یَدۡعُوۡہُ کَادُوۡا یَکُوۡنُوۡنَ عَلَیۡہِ لِبَدًا (الجن، رکوع 1) کہ آپ جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے ہیں تو لوگ آپ پر ہجوم کر کے امڈ آتے ہیں۔ صوفیاء نے تو یہاں تک بحث کی ہے کہ عبد کا مقام سب درجات سے بڑا درجہ اور بلند مقام ہے اور سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کوئی کامل عبد نہیں ہے۔

اٰتَیۡنٰہُ رَحۡمَۃً مِّنۡ عِنۡدِنَا میں بھی آپ کے وجود کی طرف اشارہ فرمایا ہے جیسا کہ فرماتا ہے وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ (انبیاء، رکوع 7) یعنی ہم نے تجھے سب جہاں کیلئے رحمت ہی رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

عَلَّمۡنٰہُ مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمًا یعنی اس کو خاص علم دیا گیا ہے جو پہلوں کو نہ ملا۔ سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَعَلَّمَکَ مَا لَمۡ تَکُنۡ تَعۡلَمُ ؕ وَکَانَ فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکَ عَظِیۡمًا (النساء، رکوع 17) کہ اَے رسول ہم نے تجھے وہ سکھایا ہے جو تو پہلے نہ جانتا تھا اور تجھ پر اس ذریعہ سے بہت بڑا فضل کیا ہے۔ اسی طرح فرماتا ہے وَعُلِّمۡتُمۡ مَّا لَمۡ تَعۡلَمُوۡۤا اَنۡتُمۡ وَلَاۤ اٰبَآؤُکُمۡ (انعام، رکوع 11) یعنی اس نبی کے ذریعہ سے تم کو وہ علم عطا کیا گیا ہے جو اس سے پہلے کسی کو نہیں دیا گیا اور پہلوں میں موسیٰ وعیسیٰ بھی شامل ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنَّکَ لَتُلَقَّی الۡقُرۡاٰنَ مِنۡ لَّدُنۡ حَکِیۡمٍ عَلِیۡمٍ (نمل، رکوع 1) یعنی تجھ کو قرآن، حکیم اور علیم خدا کی طرف سے سکھایا جاتا ہے۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دعا سکھائی گئی ہے کہ قُلۡ رَّبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا (طٰہٰ، رکوع 6) یعنی اَے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہا کر کہ الٰہی میرا علم اَور بڑھا۔ میرا علم اَور بڑھا۔

(تفسیر کبیر، جلد 4، صفحہ 476، مطبوعہ 2010 قادیان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قبل از حرمت جس نے شراب پی

(2464) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں ابوطلحہؓ کے گھر (ایک مجلس میں) لوگوں کا ساقی تھا اور ان دنوں ان کی شراب کھجور سے تیار ہوتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو حکم دیا کہ وہ اعلان کرے۔ توجہ سے سنو! شراب حرام کی گئی ہے۔ (حضرت انسؓ) کہتے تھے: اس پر مجھے ابوطلحہؓ نے کہا: باہر نکلو اور اسے انڈیل دو۔ مَیں باہر گیا اور وہ انڈیل دی اور وہ مدینہ کی گلیوں میں بہنے لگی۔ بعض لوگ کہنے لگے: ایسے لوگ بھی قتل کئے گئے ہیں جن کے پیٹوں میں شراب تھی۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور صالح عمل بجالائے ہیں جو وہ کھا پی چکے ہیں اس کی وجہ سے ان پر کوئی گناہ نہیں۔

تشریح: حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ ایک طبعی سوال تھا جو شراب کی حرمت کا اعلان ہونے پر بعض لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو کہ غزوہ بدر واُحد میں بعض صحابہؓ شہید ہوئے اور انکے پیٹ میں شراب جیسی حرام شئے تھی۔ وحی الٰہی نے اس شبہ کا ازالہ کیا اور فرمایا: جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے ان پر کوئی گناہ نہیں، اُسکی وجہ سے جو اُنہوں نے کھایا اگر انہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور ایمان لائے اور عمل صالح بجالائے۔ پھر تقویٰ اختیار کیا اور ایمان لائے۔ پھر تقویٰ اختیار کیا اور اپنے ایمان اور عمل کو کمال تک پہنچایا۔ اور اللہ محسنین سے محبت رکھتا ہے۔ (المائدہ:94)

(صحیح بخاری، جلد 4، کتاب المظالم، مطبوعہ 2008 قادیان)

اس شمارہ میں

اداریہ
جماعت احمدیہ مسلمہ پر اخبار منصف کے اعتراضات کا جواب

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 6 اکتوبر 2023 (مکمل متن)

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)

رپورٹ دورہ حضور انور ایدہ اللہ (جرمنی 2023)

پیغام حضور انور برموقع سالانہ اجتماع انصار اللہ ناروے

کینیڈا میں مقیم عرب احمدی خواتین کی حضور سے ملاقات

مرحومین جنکی مغفرت کیلئے جلسہ یو کے 23ء میں دعا کی گئی

خطبہ جمعہ بطرز سوال وجواب | خلاصہ خطبہ جمعہ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

”مجھ کو کافر کہہ کے اپنے کفر پر کرتے ہیں مہر
یہ تو ہے سب شکل ان کی ہم تو ہیں آئینہ دار“

(منظوم کلام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام)......(11)

جماعت احمدیہ مسلمہ پر اخبار’منصف‘ حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب

گزشتہ دس شماروں سے ہم اخبار”منصف“ حیدرآباد کے، بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعودو مہدی معہود علیہ السلام پر اعتراضات کا جواب دے رہے ہیں۔اعتراضات کی تفصیل اور اسکا پس منظر 17اگست کے شمارہ میں دیکھا جاسکتا ہے۔منصف کا ایک اعتراض یہ کیا تھا کہ :

”مرزا غلام احمد قادیانی نے مجددیت، محدثیت، مہدویت، مثلیت مسیح، مسیحیت، ظلی نبی، بروزی نبی، حقیقی نبی، ظل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی کہ خدا ہونے کا دعویٰ کیا۔اس کے باوجود اس کو ماننے والے خود کو احمدی مسلمان کہلوانا پسند کرتے ہیں اور یہ اُمید رکھتے ہیں کہ مسلمان بھی انہیں ایسا ہی خیال کریں۔“

ہم نے گزشتہ شماروں میں منصف کے مندرجہ بالا تمام اعتراض کا جواب نوبت بنوبت دے دیا ہے سوائے ایک اعتراض کے۔اور وہ ایک اعتراض یہ ہے کہ سیّدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا نعوذ باللہ من ذالک۔سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں اپنی ایک خواب بیان فرمائی ہے جس کے شروع کے الفاظ یہ ہیں ”رَاَیْتُنِیْ فِی الْمَنَامِ عَیْنَ اللّٰهِ وَ تَیَقَّنْتُ اَنَّنِیْ هُوَ“ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں خدا ہوں اور مَیں نے یقین کیا کہ مَیں وہی ہوں۔مَنَام یعنی خواب کا لفظ بالکل واضح ہے پھر منصف کے ایڈیٹر نے ایک جھوٹی بات کیوں شائع کی اور عوام کو کیوں گمراہ کیا۔جھوٹ شائع کرنا اور قوم کو گمراہ کرنا یہ معمولی بات نہیں بہت بڑا گناہ ہے۔ایڈیٹر صاحب کیوں خدا کا خوف نہیں کرتے۔کیا اُن کو یقین نہیں کہ خدا کو منہ دکھانا ہے اور جواب دینا ہے۔یا اُن کا یہ عقیدہ ہے کہ اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ۔سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ مَیں خدا ہوں۔منصف کے ایڈیٹر کو حوالوں کے ساتھ بات کرنا چاہئے اور بتانا چاہئے کہ کب کہا، کس جگہ کہا، کیا کہا، کچھ تفصیل تو بتانی چاہئے تھی۔افسوس کہ بددیانتی کی تمام حدوں کو یہ لوگ پار کر جاتے ہیں۔

خواب تعبیر طلب ہوتی ہے۔خواب میں اگر کوئی دیکھے کہ وہ خدا ہو گیا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ خدا ہو گیا۔ہاں اگر خواب دیکھنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہیں دعویٰ کیا ہو کہ واقعی میں آپؑ خدا ہو گئے ہیں تو حوالہ دینا چاہئے۔اور اگر خواب دیکھنے پر اعتراض ہے تو یہ مضحکہ خیز ہے۔حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا کہ: اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ○(سورہ یوسف) یعنی مَیں نے دیکھا کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔دوسری طرف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَ کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ یعنی کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی ہے کہ اُسے سجدہ کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور شمس و قمر بھی اور نجوم بھی اور پہاڑ اور درخت بھی اور چلنے پھرنے والے تمام جاندار اور بکثرت انسان بھی۔(سورۃ الحج آیت 19)

اس آیت سے ظاہر ہے کہ سجدہ صرف اللہ جل شانہ کا حق ہے۔حضرت یوسف علیہ السلام نے جو یہ دیکھا کہ چاند سورج اور ستارے آپؑ کو سجدہ کر رہے ہیں تو کیا حضرت یوسف علیہ السلام خدا ہو گئے؟ ہرگز نہیں۔نہ ہی یوسف علیہ السلام نے اس خواب کی بنا پر خدائی کا دعویٰ کیا بلکہ آپؑ نے اس خواب کی تعبیر بتائی۔جب آپؑ کے والدین اور گیارہ بھائی آپؑ کے پاس آئے اور آپؑ کی عظمت اور اعلیٰ اخلاق اور کردار کے قائل ہوئے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا : یٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ ۫ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّیْ حَقًّا اے میرے والد یہ میرے خواب کی تعبیر ہے جو میں نے دیکھی تھی جسے اللہ تعالیٰ نے سچ کر دکھایا ہے۔پس خواب تعبیر طلب ہوتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں خود کو دو سونے کے کڑے پہنے ہوئے دیکھا۔سونا پہننا اسلام میں حرام ہے۔آنحضرت نے اپنی اُمت کو سونا پہننے سے منع فرمایا لیکن خواب میں خود کو سونا پہنا ہوا دیکھا۔اخبار منصف کے ایڈیٹر کے نزدیک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرام فعل کے مرتکب ہو گئے نعوذ باللہ۔

حدیث میں ہے: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَنَا اَنَا نَائِمٌ رَأَیْتُ فِیْ یَدَیَّ سَوَارَیْنِ مِنْ ذَهَبٍ۔(بخاری کتاب الرؤیا باب النفخ فی المنام جلد4 صفحہ 134 مطبع الہیہ مصر جلد3 صفحہ 49)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تعبیر فرمائی۔فرمایا: فَاَوَّلْتُهُمَا کَذَّابَیْنِ یَخْرُجَانِ بَعْدِیْ فَکَانَ اَحَدُهُمَا اَسْوَدُ الْعَنَسِیُّ وَالْاٰخَرُ مُسَیْلَمَةُ (بخاری کتاب المغازی وفد بنی حنیفہ حدیث ابن عباس بروایت ابو ہریرہ جلد3 نمبر 49 مصری) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کی تعبیر مَیں نے یہ کی کہ اس سے مراد دو کذاب ہیں جو میرے بعد نکلیں گے۔پہلا اسود عنسی ہے اور دوسرا مسیلمہ ہے۔

پس خواب تو تعبیر طلب ہوتی ہے۔اس کو ظاہر پر محمول کرنا نادانی ہے۔یہ تو صرف ایک دو مثالیں دی گئی ہیں ورنہ ایسی بیسیوں مثالیں دی جاسکتی ہیں۔سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

”استعارات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکاشفات اور خوابوں میں پائے جاتے ہیں وہ حدیثوں کے پڑھنے والوں پر مخفی اور پوشیدہ نہیں ہیں کبھی کشفی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ہاتھوں میں دو سونے کے کڑے پہنے ہوئے دکھائی دیئے اور اُن سے دو کذّاب مراد لئے گئے جنہوں نے جھوٹے طور پر پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا اور کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی رؤیا اور کشف میں گائیاں ذبح ہوتی نظر آئیں اور ان سے مراد وہ صحابہ تھے جو جنگِ اُحد میں شہید ہوئے اور ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ ایک بہشتی خوشہ انگور ابوجہل کے لئے آپ کو دیا گیا ہے تو آخر اُس سے مراد عکرمہ نکلا اور ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کشفی طور پر نظر آیا کہ گویا آپ نے ایک ایسی زمین کی طرف ہجرت کی ہے کہ وہ آپ کے خیال میں یمن تھا مگر درحقیقت اس زمین سے مراد مدینہ منورہ تھا۔“

(ازالہ اوہام رُوحانی خزائن جلد3 صفحہ 133 حاشیہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آئینہ کمالات اسلام میں جہاں پر اپنی یہ خواب بیان فرمائی ہے وہاں پر ہی اس کی تشریح اور وضاحت بھی فرمادی ہے کہ خواب میں خود کو اللہ دیکھنے سے کیا مُراد ہے۔آپؑ فرماتے ہیں :

”ولا نعنی بهذه الواقعة کما یعنی فی کتب أصحاب وحدة الوجود وما نعنی بذالك ما هو مذهب الحلولیین، بل هذه الواقعة توافق حدیث النبی صلی الله علیه وسلم أعنی بذالك حدیث البخاری فی بیان مرتبة قرب النوافل لعباد الله الصالحین۔“(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 566)

ترجمہ: اور ہم اس واقعہ یعنی خواب سے وہ مُراد نہیں لیتے جیسا کہ وحدۃ الوجود کے قائلین اپنی کتابوں میں مُراد لیتے ہیں۔اور نہ ہم اس سے وہ مُراد لیتے ہیں جو حلولیین کا مذہب ہے۔بلکہ یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُس حدیث کی مانند ہے، جو قرب نوافل کے مرتبہ کے بیان میں اللہ تعالیٰ کے صالح بندوں کے لئے بخاری میں آئی ہے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وضاحت فرمادی کہ کسی بھی رنگ میں مجھے خدا ہونے کا دعویٰ نہیں، پھر بھی یہ اعتراض کرنا کہ آپؑ نے خدائی کا دعویٰ کیا کتنا بڑا ظلم اور کتنا بڑا جھوٹ ہے۔بخاری کی قرب نوافل والی جس حدیث کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذکر فرمایا وہ یہ ہے :

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ : مَنْ عَادَلِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ۔ (بخاری کتاب الرقاق باب التواضع)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے میرے دوست سے دشمنی کی مَیں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔میرا بندہ جتنا میرا قُرب اس چیز سے، جو مجھے پسند ہے اور مَیں نے اس پر فرض کردی ہے، حاصل کرسکتا ہے اتنا کسی اور چیز سے حاصل نہیں کرسکتا اور نوافل کے ذریعہ سے میرا بندہ میرے قریب ہوجاتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں اور جب میں اسکو اپنا دوست بنالیتا ہوں تو اسکے کان بن جاتا ہوں، جن سے وہ سنتا ہے، اسکی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اسکے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے، اسکے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسکو دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ چاہتا ہے تو میں اُسے پناہ دیتا ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ کے نیک بندے جب اللہ تعالیٰ کی عشق و محبت میں فنا ہوجاتے ہیں تو اُن کو پھر یہ مقام حاصل ہوجاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے کان ان کی آنکھیں اور ان کے ہاتھ پیر بن جاتا ہے۔اسی مقام کے متعلق سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اس شعر میں فرماتے ہیں :

سر سے میرے پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں ......☆...... اَے مرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اس مرتبہ کے متعلق فرماتے ہیں :

”قربِ نوافل کا وہ مرتبہ جو اپنی صفات کو فنا کرنے کا مقام ہے اس سے محققین کے نزدیک انا الحق کا شہود پیدا ہوتا ہے۔“ (فتوح الغیب فارسی مقالہ نمبر3 صفحہ 17)

شیخ فریدالدین عطّار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

من خدایم من خدایم من خدا......☆...... فارغ از کینہ واز کبر و ہوا

کہ کینہ اور کبر اور حرص سے الگ ہو کر کہتا ہوں کہ مَیں خدا ہوں، مَیں خدا ہوں، مَیں خدا ہوں۔

(فوائد فریدیہ مترجم باراوّل صفحہ 85 مکتبہ معین الادب جامع مسجد شریف ڈیرہ غازی خان)

خواب میں یہ دیکھنا کہ خدا ہو گیا ہے، شریعت کے خلاف نہیں ہے۔اگر کوئی ایسا دیکھتا ہے تو اسکی کیا تعبیر ہوگی وہ بھی ہم منصف کے ایڈیٹر کے علم کیلئے لکھ دیتے ہیں۔تعطیر الانام فی تعبیر المنام مؤلفہ علامہ سیّد عبدالغنی النابلسی میں لکھا ہے: مَنْ رَاٰی فِی الْمَنَامِ کَاَنَّهٗ صَارَ الْحَقَّ سُبْحَانَهٗ تَعَالٰی اِهْتَدٰی اِلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ کہ جو شخص خواب میں یہ دیکھے کہ وہ خدا بن گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ صراط مستقیم پر گامزن ہے۔

(یہ حوالہ تعطیر الانام کے نسخہ مطبوعہ مطبع حجازی قاہرہ کے صفحہ 90 پر ہے)

اُوپر کی تعبیر سے یہ صاف ہو گیا کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام صراط مستقیم پر ہیں اور آپ کے مخالفین صراط مستقیم پر نہیں ہیں کیونکہ صراط مستقیم کی مخالفت کرنیوالا صراط مستقیم پر نہیں ہوسکتا۔حوالے اَور بھی ہیں اگر کوئی دیکھنا چاہے تو ہماری کتاب ”احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک“ از قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نیز ”مکمل تبلیغی پاکٹ بک“ از خالد احمدیت ملک عبدالرحمٰن خادم صاحب کا مطالعہ کرسکتا ہے۔ (منصور احمد مسرور) ......☆......☆......

خطبہ جمعہ

اوّل تو عصماء اور ابوعفک یہودی کے قتل کے واقعات روایتاً اور درایتاً درست ثابت ہی نہیں ہوتے

اور اگر بالفرض انہیں درست سمجھا بھی جاوے تو وہ اُس زمانہ کے حالات کے ماتحت قابل اعتراض نہیں سمجھے جاسکتے

عصماء اور ابوعفک یہودی کے قتل کا ذکر کسی حدیث میں نہ پایا جانا بلکہ ابتدائی مؤرخین میں سے بعض مؤرخین کا بھی اسکے متعلق خاموش ہونا اس بات کو قریباً قریباً یقینی طور پر ظاہر کرتا ہے کہ یہ قصے بناوٹی ہیں اور کسی طرح بعض روایتوں میں راہ پا کر تاریخ کا حصہ بن گئے ہیں

جس جہت سے بھی دیکھا جاوے یہ قصّے صحیح ثابت نہیں ہوتے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ

یا تو کسی مخفی دشمن اسلام نے کسی مسلمان کی طرف منسوب کر کے یہ قصے بیان کر دیئے تھے اور پھر وہ مسلمانوں کی روایتوں میں دخل پا گئے اور یا کسی کمزور مسلمان نے اپنے قبیلہ کی طرف یہ جھوٹا فخر منسوب کرنے کیلئے کہ اس سے تعلق رکھنے والے آدمیوں نے بعض موذی کافروں کو قتل کیا تھا یہ روایتیں تاریخ میں داخل کر دیں، واللہ اعلم

یہ اللہ تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ ہمیں اس نے زمانے کے امامؑ کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی اور ہر بات کو ہم دیکھ کر، پرکھ کر اور اس کی حقیقت کو سمجھ کر پھر بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کوئی بھی الزام اس قسم کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر آتا ہو اس کو ردّ کرنے کی کوشش کرتے ہیں

ہجویہ اشعار کے ذریعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل پر اُکسانے والے دشمنِ اسلام ابوعفک یہودی کے قتل کے واقعات کا مطالعاتی جائزہ

پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد خان صاحب المعروف پرویز پروازی آف کینیڈا، مکرم شریف احمد بھٹی صاحب آف ربوہ

پروفیسر عبد القادر ڈاہری صاحب سابق امیر جماعت ضلع نوابشاہ اور پروفیسر ڈاکٹر محمد شریف خان صاحب آف امریکہ کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 6 /اکتوبر 2023ء بمطابق 6 /اخاء 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر دارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

عصماء کے قتل کا واقعہ جو گذشتہ خطبے میں بیان کیا تھا اور میں نے کہا تھا کہ اسی طرح کا ایک دوسرا واقعہ بھی ہے۔ دوسرا واقعہ بھی محض ایک من گھڑت کہانی لگتی ہے۔ یہ دوسرا واقعہ ابوعفک یہودی کا قتل ہے۔ یہاں لکھا ہے کہ سیرت کی کتب میں ایک اَور فرضی واقعہ ابوعفک یہودی کے قتل کا بیان کیا جاتا ہے۔ اسکی تفصیل اس طرح ہے جو بیان کی جاتی ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا۔ کون ہے جو میرے لیے اس خبیث یعنی ابوعفک سے نپٹ سکتا ہے؟ یعنی کون ہے جو اس کا کام تمام کر سکتا ہے اس کو مار سکتا ہے؟ یہ شخص یعنی ابوعفک بہت زیادہ بوڑھا آدمی تھا یہاں تک کہ کہا جاتا ہے اس کی عمر ایک سو بیس برس ہو چکی تھی مگر یہ شخص لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بھڑکایا کرتا تھا اور اپنے شعروں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بدزبانی اور گستاخی کیا کرتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر حضرت سالم بن عمیرؓ اٹھے۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے بے حد رویا کرتے تھے۔ یہ غزوۂ بدر میں بھی شریک ہوئے تھے۔ غرض انہوں نے عرض کیا مجھ پر نذر یعنی منّت ہے کہ میں یا تو ابوعفک کو قتل کر ڈالوں گا اور یا اس کوشش میں اپنی جان دے دوں گا۔ چنانچہ اس کے بعد حضرت سالم بن عمیرؓ موقع کی تلاش میں رہنے لگے۔ ایک روز جبکہ رات کا وقت تھا اور شدید گرمی تھی تو ابوعفک اپنے گھر کے صحن میں سویا جو اس کے مکان کے باہر تھا۔ حضرت سالمؓ کو اس کی اطلاع ہوئی تو وہ فوراً روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچ کر حضرت سالمؓ نے اپنی تلوار ابوعفک کے جگر پر رکھی اور اس پر پورا دباؤ ڈال دیا یہاں تک کہ تلوار اس کے پیٹ میں پار ہو کر بستر میں بندھ گئی اور ساتھ ہی خدا کے دشمن ابوعفک نے ایک بھیانک چیخ ماری۔ حضرت سالمؓ اس کو اسی حالت میں چھوڑ کر وہاں سے چلے آئے۔ ابوعفک کی چیخ سن کر فوراً ہی لوگ دوڑ پڑے اور اسکے کچھ ساتھی اسی وقت اسے اٹھا کر مکان کے اندر لے گئے مگر وہ خدا کا دشمن اس کاری زخم کی تاب نہ لا کر مر گیا۔

(السیرۃ الحلبیۃ، جلد 3، صفحہ 300، دار المعرفہ بیروت 2012ء)

ایک سیرت کی کتاب میں یہ واقعہ اس طرح لکھا گیا ہے۔ لیکن یہ واقعہ بھی کسی معتبر سند سے مروی نہیں ہے۔ صحاح ستّہ میں بھی یہ مذکور نہیں۔

سیرت کی بعض کتابوں میں اس واقعہ کا تذکرہ موجود ہے جیسے سیرت الحلبیہ، شرح زرقانی، طبقات الکبریٰ لابن سعد، سیرت النبویہؐ لابن ہشام، البدایہ والنہایہ، کتاب المغازی للواقدی اور سبل الھدیٰ والرشاد وغیرہ میں لیکن تاریخ کی اکثر کتب میں یہ واقعہ درج نہیں ہے۔ مثلاً الکامل فی التاریخ، تاریخ طبری، تاریخ ابن خلدون وغیرہ جبکہ تاریخ کی بعض کتب جیسا پہلے بیان ہوا ہے مثلاً تاریخ الخمیس میں یہ واقعہ درج ہے۔

اس واقعہ کے متعلق بھی واقعہ عصماء کی طرح یہ شہادت بیان کی جاتی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت اور دشمنی میں لوگوں کو ابھارا کرتا تھا۔ جنگِ بدر کے بعد یہ بغض وحسد میں مزید بڑھ گیا اور کھلم کھلا باغی ہو گیا۔

قتل ابوعفک والی روایت کے اندرونی تضادات بھی اس واقعے کو مشتبہ کر دیتے ہیں مثلاً نمبر ایک قاتل میں اختلاف۔ ابن سعد اور واقدی کے نزدیک ابوعفک کے قاتل سالم بن عمیر تھے جبکہ بعض دیگر روایات میں سالم بن عمر کا ذکر ہے جبکہ ابن عُقبہ کے نزدیک سالم بن عبداللہ بن ثابت انصاری نے اسے قتل کیا۔ دوسرے یہ کہ قتل کے سبب میں اختلاف ہے۔ ابن ہشام اور واقدی کے نزدیک سالم نے خود جوش میں آ کر اسے قتل کیا جبکہ بعض روایات کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اسے قتل کیا گیا۔

(شرح زرقانی، جزء 2، صفحہ 347، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء) (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، صفحہ 887، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء) (کتاب المغازی للواقدی، جلد 1، صفحہ 163، دار الکتب العلمیۃ 2013ء) (سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، جلد 6، صفحہ 23، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

ابن ہشام نے اس طرح لکھا ہے۔ ایک تیسری بات مذہب کے اختلاف کے بارے میں ہے۔ ابن سعد کے نزدیک ابوعفک یہودی تھا جبکہ واقدی کے نزدیک یہ یہودی نہیں تھا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 2، صفحہ 21، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء) (کتاب المغازی للواقدی، جلد 1، صفحہ 163، دار الکتب العلمیۃ 2013ء)

پھر زمانہ قتل میں بھی اختلاف ہے۔ واقدی اور ابن سعد کے نزدیک یہ واقعہ عصماء بنت مروان کے قتل کے بعد کا واقعہ ہے جبکہ ابن اسحاق اور ابن ہشام وغیرہ کے نزدیک یہ واقعہ عصماء کے قتل سے پہلے کا ہے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 2، صفحہ 20-21، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء) (کتاب المغازی للواقدی، جلد 1، صفحہ 161، 163، دار الکتب العلمیۃ 2013ء) (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، صفحہ 886-887، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

ان واضح اختلافات سے بھی ظاہر ہے کہ یہ محض بناوٹی اور جعلی قصہ ہے۔ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ اگر بفرض محال ابوعفک کا قتل ہونا مان بھی لیا جائے تو اس کے دیگر جرائم سربراہ مملکت کو قتل کرنے پر اکسانا، ہجویہ شعر کہہ کر جنگ پر ابھارنا، امنِ عامہ کو خطرے میں ڈالنا اور جنگ کی آگ بھڑکانا ہی سزائے موت کیلئے کافی ہیں جن پر آج کل بھی سزائے موت دی جاتی ہے جب حکومت کے خلاف بغاوت ثابت ہو جائے۔ محض گالیاں دینا اس قتل کی وجہ نہیں ہوسکتی۔ اسی طرح عصماء کے واقعہ کی طرح یہاں بھی ابوعفک کے قتل کے بعد یہود کا کوئی ردّعمل ثابت نہیں ہے۔

اس کے قتل پہ یہود کا کوئی ردّعمل ہونا چاہیے تھا لیکن کوئی ردّعمل ثابت نہیں ہے۔ پس ان کا خاموش رہنا اس واقعے کے فرضی ہونے پر دلیلِ قاطعہ ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ان واقعات کا زمانہ جنگِ بدر سے قبل یا معاً بعد کا بیان کیا جاتا ہے کہ فوری پہلے ہوا ہے یا پہلے تھا یا فوری طور پر ہوا اور جملہ مؤرخین کا اتفاق ہے کہ مسلمانوں

اور یہودیوں کی پہلی مخاصمت غزوۂ بنوقینقاع ہے۔ اگر بدر سے پہلے بھی کوئی واقعہ ہوتا تو اس کے ذیل میں ضرور ذکر کرتے کہ اس طرح یہ واقعہ ہوا ہے اور یہود ابوعفک اور عصماء کے قتل کے واقعات کی بنا پر بجا طور پر مسلمانوں پر یہ اعتراض کر سکتے تھے کہ مسلمانوں نے عملی چھیڑ چھاڑ میں ان سے پہل کی ہے لیکن کہیں یہ ذکر نہیں ملتا کہ مدینے کے یہود نے ان واقعات کو لے کر کبھی کوئی ایسا سوال اٹھایا ہو۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے عصماء اور ابوعفک کے قتل کے فرضی واقعات کا ذکر کرتے ہوئے سیرت خاتم النبیینؐ میں جو بیان فرمایا ہے وہ اس طرح ہے کہ ''جنگ بدر کے حالات کے بعد واقدی اور بعض دوسرے مؤرخین نے دو ایسے واقعات درج کئے ہیں جن کا کتبِ حدیث اور صحیح تاریخی روایات میں نشان نہیں ملتا اور درایتاً بھی غور کیا جائے تو وہ درست ثابت نہیں ہوتے مگر چونکہ ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک ظاہری صورت اعتراض کی پیدا ہو جاتی ہے اس لئے بعض عیسائی مؤرخین نے حسب عادت نہایت ناگوار صورت میں ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ فرضی واقعات یوں بیان کئے گئے ہیں کہ مدینہ میں ایک عورت عصماء نامی رہتی تھی'' عصماء کا دوبارہ یہاں ذکر آ رہا ہے۔ ''جو اسلام کی سخت دشمن تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بہت زہر اگلتی رہتی تھی اور اپنے اشتعال انگیز اشعار میں لوگوں کو آپؐ کے خلاف بہت اکساتی تھی اور آپؐ کے قتل پر ابھارتی تھی۔ آخر ایک نابینا صحابی عُمیر بن عدیؓ نے اشتعال میں آکر رات کے وقت اس کے گھر میں جبکہ وہ سوئی ہوئی تھی اسے قتل کر دیا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے اس صحابی کو ملامت نہیں فرمائی بلکہ ایک گونہ اس کے فعل کی تعریف کی۔'' یہ بیان کیا جاتا ہے کہ فعل کی تعریف کی۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ حقیقت میں کی۔ یہ واقعہ ہے جو بیان کیا جاتا ہے جس کا غلط ہونا پہلے میں ثابت کر چکا ہوں۔ ''دوسرا واقعہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک بڈھا یہودی ابوعفک نامی مدینہ میں رہتا تھا۔ یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اشتعال انگیز شعر کہتا تھا اور کفار کو آپؐ کے خلاف جنگ کرنے اور آپؐ کو قتل کر دینے کیلئے ابھارتا تھا۔ آخر ایک دن اسے بھی ایک صحابی سالم بن عُمیرؓ نے غصہ میں آکر رات کے وقت اسکے صحن میں قتل کر دیا۔'' یہ بیان کیا جاتا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ''واقدی اور ابن ہشام نے بعض وہ اشتعال انگیز اشعار بھی نقل کئے ہیں جو عَصماء اور ابوعفک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کہے تھے۔ ان دو واقعات کو سر ولیم میور وغیرہ نے نہایت ناگوار صورت میں اپنی کتابوں کی زینت بنایا ہے۔'' یہ جو مستشرقین ہیں انہوں نے ان کو لے کے بہانہ بنایا کہ دیکھو کتنے ظلم ہوئے۔ ''مگر حقیقت یہ ہے کہ جرح اور تنقید کے سامنے یہ واقعات درست ثابت ہی نہیں ہوتے۔

پہلی دلیل جو ان کی صحت کے متعلق شبہ پیدا کرتی ہے یہ ہے کہ کتب احادیث میں ان واقعات کا ذکر نہیں پایا جاتا۔ یعنی کسی حدیث میں قاتل یا مقتول کا نام لے کر اس قسم کا کوئی واقعہ بیان نہیں کیا گیا۔ بلکہ حدیث تو الگ رہی بعض مؤرخین نے بھی ان کا ذکر نہیں کیا حالانکہ اگر اس قسم کے واقعات واقعی ہوئے ہوتے تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ کتب حدیث اور بعض کتب تاریخ ان کے ذکر سے خالی ہوتیں۔ اس جگہ یہ شبہ نہیں کیا جا سکتا کہ چونکہ ان واقعات سے بظاہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کے خلاف ایک گونہ اعتراض وارد ہوتا تھا اس لئے محدثین اور بعض مؤرخین نے ان کا ذِکر ترک کر دیا ہوگا، کیونکہ اوّل تو یہ واقعات ان حالات کو مدّنظر رکھتے ہوئے جن میں وہ وقوع پذیر ہوئے قابل اعتراض نہیں ہیں۔'' اگر دیکھا بھی جائے کہ اس طرح اشتعال کر رہا ہے، حکومت کے خلاف بھڑکا رہا ہے، تو اگر ہوئے بھی تو قابل اعتراض نہیں تھے۔ اس لیے یہ کہنا غلط ہے کہ جی مؤرخین نے اس لیے یا حدیث میں اس لیے ذکر نہیں آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض آتا تھا۔ ''دوسرے جو شخص حدیث و تاریخ کا معمولی مطالعہ بھی رکھتا ہے اس سے یہ بات مخفی نہیں ہو سکتی کہ مسلمان محدّثین اور مؤرخین نے کبھی کسی روایت کے ذکر کو محض اس بنا پر ترک نہیں کیا کہ اس سے اسلام اور بانی اسلام پر بظاہر اعتراض وارد ہوتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ان کا مسلّمہ طریق تھا کہ جس بات کو بھی وہ از روئے روایت صحیح پاتے تھے اسے نقل کرنے میں وہ اسکے مضمون کی وجہ سے قطعاً کوئی تامل نہیں کرتے تھے بلکہ ان میں سے بعض محدثین اور اکثر مؤرخین کا تو یہ طریق تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کے متعلق جو بات بھی انہیں پہنچتی تھی خواہ وہ روایت و درایت دونوں لحاظ سے کمزور اور نا قابلِ اعتماد ہو وہ اسے دیانتداری کے ساتھ اپنے ذخیرہ میں جگہ دے دیتے تھے اور اس بات کا فیصلہ مجتہد علماء پر یا بعد میں آنے والے محققین پر چھوڑ دیتے تھے کہ وہ اصول روایت و درایت کے مطابق صحیح و سقیم کا خود فیصلہ کر لیں اور ایسا کرنے میں ان کی نیت یہ ہوتی تھی کہ کوئی بات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کی طرف منسوب ہوتی ہے خواہ وہ درست نظر آئے یا غلط وہ جمع ہونے سے نہ رہ جاوے۔ یہی وجہ ہے کہ تاریخ کی ابتدائی کتابوں میں ہر قسم کے رطب و یابس کا ذخیرہ جمع ہو گیا ہے مگر اسکے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہ سب قابلِ قبول ہیں بلکہ اب یہ ہمارا کام ہے کہ ان میں سے کمزور کو مضبوط سے جدا کر دیں۔

بہرحال اس بات میں ذرہ بھر بھی گنجائش نہیں کہ کسی مسلمان محدث یا مؤرخ نے کبھی کسی روایت کو محض اس بنا پر ردّ نہیں کیا کہ وہ بظاہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہؓ کی شان کے خلاف ہے یا یہ کہ اسکی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا اسلام پر کوئی اعتراض وارد ہوتا ہے۔ چنانچہ کعب بن اشرف اور ابو رافع یہودی کے قتل کے واقعات جو عصماء اور ابوعفک کے مزعومہ واقعات سے بالکل ملتے جلتے ہیں...... حدیث و تاریخ کی تمام کتابوں میں پوری پوری صراحت اور تفصیل کے ساتھ بیان ہوئے ہیں اور کسی مسلمان راوی یا محدث یا مؤرخ نے ان کے بیان کو ترک نہیں کیا۔ اندریں حالات عصماء اور ابوعفک یہودی کے قتل کا ذکر کسی حدیث میں نہ پایا جانا بلکہ ابتدائی مؤرخین میں سے بعض مؤرخین کا بھی اسکے متعلق خاموش ہونا اس بات کو قریباً قریباً یقینی طور پر ظاہر کرتا ہے کہ یہ قصّے بناوٹی ہیں اور کسی طرح بعض روایتوں میں راہ پا کر تاریخ کا حصہ بن گئے ہیں۔

پھر اگر ان قصّوں کی تفصیلات کا مطالعہ کیا جاوے تو ان کا بناوٹی ہونا اور بھی یقینی ہو جاتا ہے۔ مثلاً عصماء کے قصہ میں ابنِ سعد وغیرہ کی روایت میں قاتل کا نام عُمیر بن عدی بیان کیا گیا ہے، لیکن اس کے مقابلہ میں ابن دُرَیْد کی روایت میں قاتل کا نام عمیر بن عدی نہیں بلکہ غِشْمِیر ہے۔ سُہَیلی ان دونوں ناموں کو غلط قرار دے کر یہ کہتا ہے کہ دراصل عصماء کو اسکے خاوند نے قتل کیا تھا جس کا نام روایتوں میں یزید بن زید بیان ہوا ہے۔ اور پھر بعض روایتوں میں یہ آتا ہے کہ مذکورہ بالا لوگوں میں سے کوئی بھی عصماء کا قاتل نہیں تھا بلکہ اس کا قاتل ایک نا معلوم الاسم شخص تھا جو اسی کی قوم میں سے تھا۔ مقتولہ کا نام ابنِ سعد وغیرہ نے عصماء بنت مروان بیان کیا ہے، لیکن علامہ ابن عبدالبرّ کا یہ قول ہے کہ وہ عصماء بنت مروان نہیں تھی بلکہ دراصل عمیر نے اپنی بہن بنتِ عدی کو قتل کیا تھا۔ قتل کا وقت ابنِ سعد نے رات کا درمیانی حصہ لکھا ہے لیکن زرقانی کی روایت سے دن یا زیادہ سے زیادہ رات کا ابتدائی حصہ ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ مقتولہ اس وقت کھجوریں بیچ رہی تھی۔'' یہ ساری تفصیل میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں۔

پھر ''دوسرا واقعہ'' جس کا اب ذکر ہو رہا ہے وہ ''ابوعفک کے قتل کا ہے۔ اس میں ابنِ سعد اور واقدی وغیرہ نے قاتل کا نام سالم بن عمیر لکھا ہے لیکن بعض روایتوں میں اسکا نام سالم بن عمرو بیان ہوا ہے۔ اور ابنِ عُقبہ نے سالم بن عبداللہ بیان کیا ہے۔ اسی طرح ابوعفک مقتول کے متعلق ابن سعد نے لکھا ہے کہ وہ یہودی تھا لیکن واقدی اسے یہودی نہیں لکھتا۔ پھر ابنِ سعد اور واقدی دونوں سے یہ پتہ لگتا ہے کہ سالم نے خود جوش میں آکر ابوعفک کو قتل کر دیا تھا، لیکن ایک روایت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت سے قتل کیا گیا تھا۔ زمانہ قتل کے متعلق بھی ابن سعد اور واقدی اسے عصماء کے قتل کے بعد رکھتے ہیں لیکن ابنِ اسحاق اور ابوالرَّبیع اسے عصماء کے قتل سے پہلے بیان کرتے ہیں۔ یہ جملہ اختلافات اس بات کے متعلق قوی شبہ پیدا کرتے ہیں کہ یہ قصے جعلی اور بناوٹی ہیں یا اگر ان میں کوئی حقیقت ہے تو وہ ایسی مستور ہے'' چھپی ہوئی ہے ''کہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ کیا ہے اور کس نوعیت کی ہے۔

ایک اَور دلیل ان واقعات کے غلط ہونے کی یہ ہے کہ ان دونوں قصّوں کا زمانہ وہ بیان کیا گیا ہے جس کے متعلق جملہ مؤرخین کا اتفاق ہے کہ اس وقت تک ابھی مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان کوئی جھگڑا یا تنازعہ رونما نہیں ہوا تھا۔ چنانچہ تاریخ میں غزوہ بنی قینقاع کے متعلق یہ بات مسلّم طور پر بیان ہوئی ہے کہ مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان یہ پہلی لڑائی تھی جو وقوع میں آئی اور یہ کہ بنوقینقاع وہ پہلے یہودی تھے جنہوں نے اسلام کی عداوت میں عملی کارروائی کی۔ پس یہ کس طرح قبول کیا جا سکتا ہے کہ اس غزوہ سے پہلے یہودیوں اور مسلمانوں کے درمیان اس قسم کا کشت و خون ہو چکا تھا اور پھر اگر غزوہ بنوقینقاع سے قبل ایسے واقعات ہو چکے تھے تو یہ ناممکن تھا کہ اس غزوہ کے بواعث وغیرہ کے بیان میں ان واقعات کا ذکر نہ آتا۔'' جب غزوے کی وجوہات بیان کی گئیں تو ان واقعات کا ذکر نہ آتا۔ لکھا جانا چاہئے تھا کہ اس طرح ہمارے یہ دو قتل بھی ہوئے۔ ''کم از کم اتنا تو ضروری تھا کہ یہودی لوگ جو ان واقعات کی بنا پر مسلمانوں کے خلاف ایک ظاہری رنگ اعتراض کا پیدا کر سکتے تھے کہ انہوں نے ان کے ساتھ عملی چھیڑ چھاڑ کرنے میں پہل کی ہے ان واقعات کے متعلق واویلا کرتے۔ اگر کسی تاریخ میں حتی کہ خود ان مؤرخین کی کتب میں بھی جنہوں نے یہ قصے روایت کئے ہیں قطعاً یہ ذکر نہیں آتا کہ مدینہ کے یہود نے کبھی کوئی ایسا اعتراض کیا ہو اور اگر کسی شخص کو یہ خیال پیدا ہو کہ شاید انہوں نے اعتراض اٹھایا ہو مگر مسلمان مؤرخین نے اس کا ذکر نہ کیا ہو تو یہ ایک غلط اور بے بنیاد خیال ہوگا کیونکہ جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کبھی کسی مسلمان محدث یا مؤرخ نے مخالفین کے کسی اعتراض پر پردہ نہیں ڈالا۔ چنانچہ مثلاً جب سریہ نخلہ والے قصہ میں مشرکینِ مکہ نے مسلمانوں کے خلاف اشہر حرم کی بے حرمتی کا الزام لگایا تو مسلمان مؤرخین نے کمال دیانت داری سے ان کے اس اعتراض کو اپنی کتابوں میں درج کر دیا۔ پس اگر اس موقعہ پر بھی یہود کی طرف سے کوئی اعتراض ہوا ہوتا تو تاریخ اس کے ذکر سے خالی نہ ہوتی۔ الغرض جس جہت سے بھی دیکھا جاوے یہ قصے صحیح ثابت نہیں ہوتے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یا تو کسی مخفی دشمن اسلام نے کسی مسلمان کی طرف منسوب کر کے یہ قصے بیان کر دیئے تھے اور پھر وہ مسلمانوں کی روایتوں میں دخل پا گئے اور یا کسی کمزور مسلمان نے اپنے قبیلہ کی طرف یہ جھوٹا فخر منسوب کرنے کیلئے کہ اس سے تعلق رکھنے والے آدمیوں نے بعض موذی کافروں کو قتل کیا تھا یہ روایتیں تاریخ میں داخل کر دیں۔ واللہ اعلم۔

یہ تو وہ اصل حقیقت ہے جو ان واقعات کی معلوم ہوتی ہے، لیکن جیسا کہ ''پہلے''...... اشارہ کیا ہے اگر یہ واقعات درست بھی ہوں تو پھر بھی ان حالات کو دیکھتے ہوئے جن کے ماتحت وہ وقوع پذیر ہوئے وہ قابل اعتراض نہیں سمجھے جا سکتے۔ ان ایام میں جو نازک حالت مسلمانوں کی تھی اسکا ذکر...... کیا جا چکا ہے۔ ان کا حال بعینہٖ اس شخص کی طرح ہو رہا تھا جو ایک ایسی جگہ میں گھر جاوے جس کے چاروں طرف دُور دُور تک خطرناک آگ شعلہ زن ہو اور اس کیلئے کوئی راستہ باہر نکلنے کا نہ ہو اور پھر اسکے پاس بھی وہ لوگ کھڑے ہوں جو اسکے جانی دشمن ہیں۔ مسلمانوں کی ایسی نازک حالت میں اگر کوئی شریر اور فتنہ پرداز شخص ان کے آقا اور سردار کے خلاف اشتعال انگیز شعر کہہ کہہ کر لوگوں کو اس کے خلاف اکساتا اور اسکے قتل پر دشمنوں کو ابھارتا تھا، تو اس زمانہ کے حالات کے ماتحت اس کا علاج سوائے اس کے اَور کیا ہو سکتا تھا کہ ایسے شخص کو قتل کر دیا جاتا اور پھر یہ قتل بھی مسلمانوں کی طرف سے انتہائی اشتعال کی حالت میں ہوا۔ جس حالت میں کہ معمولی قتل بھی قصاص کے قابل نہیں سمجھا جاتا۔ چنانچہ مسٹر مارگولیس جیسا شخص'' یہ بھی

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ بِالۡحَقِّ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا ؕ وَاِنۡ مِّنۡ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيۡهَا نَذِيۡرٌ (فاطر:25)

ترجمہ: ہم نے تجھے ایک قائم رہنے والی صداقت کے ساتھ ایک خوش خبری دینے والا اور ہوشیار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی قوم ایسی نہیں جس میں (خدا کی طرف سے) کوئی ہوشیار کرنے والا نہ آیا ہو۔

طالب دعا: محمد منیر احمد ولد مکرم غلام محمد سنوری صاحب مرحوم وافراد خاندان (صدر جماعت احمدیہ کا مارِیڈی)

orientalist ہے۔'' جو عموماً ہر امر میں مخالفانہ پہلو لیتا ہے ان واقعات کی وجہ سے مسلمانوں کو قابلِ ملامت نہیں قرار دیتا۔ چنانچہ مسٹر مارگولیس لکھتے ہیں:

''چونکہ عصماء نے اپنے اشعار میں اگر وہ اس کی طرف صحیح طور پر منسوب کئے گئے ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قتل پر ان کے دشمنوں کو عمداً ابھارا تھا۔ اس لیے اسکا قتل خواہ اسے دنیا کے کسی معیار کے مطابق ہی جج کیا جاوے ایک بے بنیاد اور ظالمانہ فعل نہیں سمجھا جا سکتا۔ اور پھر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ اشتعال انگیزی کا وہ طریق جو ہجو کے اشعار کی صورت میں اختیار کیا گیا وہ عرب جیسے ملک میں دوسرے ممالک کی نسبت بہت زیادہ خطرناک نتائج پیدا کر سکتا تھا...... اور یہ بات کہ صرف مجرموں کو ہی قتل کیا گیا عرب کے رائج الوقت دستور پر ایک بہت بڑی اصلاح تھی کیونکہ'' صرف جو مجرم تھا اس کو قتل کیا گیا ہے باقی لوگوں کو قتل نہیں کیا۔ کیونکہ ''عربوں میں اشتعال انگیز اشعار کی وجہ سے صرف افراد تک معاملہ محدود نہیں رہتا تھا بلکہ سالم کے سالم قبائل میں خطرناک جنگ کی آگ مشتعل ہو جایا کرتی تھی۔ اسکی جگہ اسلام میں یہ صحیح اصول قائم کیا گیا کہ جرم کی سزا صرف مجرم کو ہونی چاہئے نہ کہ اس کے عزیز و اقارب کو بھی۔''

مسٹر مارگولیس کو اگر ان قتلوں کے متعلق کوئی اعتراض ہے، تو اس طریق کی وجہ سے ہے جو اختیار کیا گیا یعنی یہ کہ کیوں نہ ان کے جرم کا باقاعدہ اعلان کر کے انہیں باضابطہ طور پر قتل کی سزا دی گئی۔ سو اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ اگر ان واقعات کو درست بھی سمجھا جاوے تو وہ بعض مسلمانوں کے محض انفرادی فعل تھے جو ان سے سخت اشتعال کی حالت میں سرزد ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا حکم نہیں دیا تھا جیسا کہ ابن سعد کے بیان سے یقینی طور پر پایا جاتا ہے۔ دوسرے اگر بالفرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہی سمجھا جاوے تو پھر بھی یقیناً اس زمانہ کے حالات ایسے تھے کہ اگر عصماء اور ابوعفک کے قتل کے متعلق باقاعدہ طور پر ضابطہ کا طریق اختیار کیا جاتا اور مقتولین کے متعلقین کو پیش از وقت اطلاع ہو جاتی کہ ہمارے آدمی قتل کئے جائیں گے تو اسکے نتائج بہت خطرناک ہو سکتے تھے اور اس بات کا سخت اندیشہ تھا کہ یہ واقعات مسلمانوں اور یہودیوں اور نیز مسلمانوں اور مشرکین مدینہ کے درمیان ایک وسیع جنگ کی آگ مشتعل کر دیتے۔'' حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ''تعجب ہے کہ مسٹر مارگولیس نے جہاں محض قتل کے فعل کو عرب کے مخصوص حالات کے ماتحت جائز قرار دیا ہے وہاں طریقہ قتل کے متعلق ان کی نظر اس زمانہ کے مخصوص حالات تک کیوں نہیں پہنچی۔ اگر وہ اس پہلو میں بھی اس وقت کے حالات کو مدِ نظر رکھتے تو غالباً انہیں یقین ہو جاتا کہ جو طریق اختیار کیا گیا'' اگر یہ صحیح ہے کہ قتل کیا گیا تھا۔ ''وہی اس وقت کے حالات اور امنِ عامہ کے مفاد کیلئے مناسب اور ضروری تھا'' لیکن عملاً تو ہوا ہی نہیں۔

''......خلاصہ کلام یہ کہ اوّل تو عصماء اور ابوعفک یہودی کے قتل کے واقعات روایتاً اور درایتاً درست ثابت ہی نہیں ہوتے اور اگر بالفرض انہیں درست سمجھا بھی جاوے تو وہ اس زمانہ کے حالات کے ماتحت قابل اعتراض نہیں سمجھے جا سکتے اور پھر یہ کہ جو بھی صورت ہو یہ واقعاتِ قتل بہرحال بعض مسلمانوں کے انفرادی افعال تھے جو سخت اشتعال کی حالت میں ان سے سرزد ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق حکم نہیں دیا تھا۔''

(سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 446 تا 451)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہ یہ الزام ہی غلط ہے کہ آپؐ نے حکم دیا کہ ان کو قتل کرو۔ یہ سب من گھڑت باتیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔ ان مؤرخین نے جو لکھا، بعد میں چاہئے تو یہ تھا کہ اس کا صحیح طرح تجزیہ کیا جاتا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ ہمیں اس نے زمانے کے امامؑ کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی اور ہر بات کو ہم دیکھ کر، پرکھ کر اور اس کی حقیقت کو سمجھ کر پھر بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کوئی بھی الزام اس قسم کا جو ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر آتا ہو اس کو ردّ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان علماء کو بھی عقل دے جو ان باتوں کو رائج کر کے صرف اپنے مفادات حاصل کرتے ہیں اور اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہنے کو تو ایک طرف وہ اسلام کی خدمت کر رہے ہیں لیکن حقیقت میں ان کے عمل ہی ہیں جنہوں نے ان میں شدت پسندی پیدا کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی عقل عطا فرمائے۔

اس وقت مَیں بعض مرحومین کا ذکر بھی کروں گا جس میں سے پہلا ذکر ہے پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد خان صاحب جو پرویز پروازی صاحب کے نام سے مشہور تھے۔ گذشتہ دنوں کینیڈا میں ستاسی سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ قادیان میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کے والد مولانا احمد خان صاحب نسیم مبلغ سلسلہ تھے۔ پھر بڑا لمبا عرصہ ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی رہے اور وہ بھی بڑے دبنگ قسم کے آدمی تھے۔ جماعتوں کو انہوں نے بڑا آرگنائز کیا۔ ان کی والدہ رحمت بی بی تھیں۔ پروازی صاحب نے قادیان میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ پھر میٹرک کے بعد انہوں نے کالج میں داخلہ نہیں لیا کیونکہ تعلیم الاسلام کالج اس وقت لاہور میں ہوتا تھا۔ پھر جب کالج ربوہ میں شفٹ ہوا تو انہوں نے وہاں کالج میں داخلہ لیا۔ 1958ء میں بی اے آنرز کی ڈگری حاصل کی۔ 1960ء میں یونیورسٹی اورینٹل کالج سے ایم اے کیا اور 68ء میں پنجاب یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ پروفیسر ناصر پروازی صاحب 1960ء میں اردو میں ایم اے کرنے کے بعد لیکچرر مقرر ہوئے اور تدریس کا آغاز انہوں نے حکومت کے گورنمنٹ کالج مظفرگڑھ سے کیا۔ پھر ادبی سرگرمیوں میں حصہ لینا شروع کیا۔ الفضل میں، ماہنامہ مصباح میں، خالد وغیرہ میں ان کے مضامین شائع ہوتے تھے۔ اسی طرح شعر و شاعری سے بھی ان کو خاص شغف تھا۔ اچھے شعر کہا کرتے تھے۔ جب تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بن گیا تو وقف کر کے 1961ء میں یہ وہاں آ گئے اور 1969ء تک لیکچرر کے طور پر کام کیا۔ 1969ء سے 75ء تک تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں اردو ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ کے طور پر مقرر کیے گئے۔ 1975ء سے 79ء تک اوساکا یونیورسٹی آف فارن سٹڈیز (Osaka University of Foreign Studies) جاپان میں وزیٹنگ پروفیسر مقرر ہوئے جہاں خدمات کے دوران انہوں نے پاکستان اور جاپان کے بہترین تعلقات کی بڑی کوشش کی۔ ٹوکیو میں جماعت کے قیام کے سلسلے میں بھی انہوں نے مدد کی۔ 1979ء میں یہ واپس آ گئے تو پھر کالج قومیائے جانے کے بعد پاکستان کے مختلف کالجوں میں یہ اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر پڑھاتے رہے۔ 86ء سے 90ء تک یہ بطور اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج فیصل آباد میں پڑھایا کرتے تھے۔ احمدی ہونے کی وجہ سے اس دَور میں بہت زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بالآخر جب نوبت گرفتاری تک پہنچ گئی تو سب چھوڑ چھاڑ کے یہاں یوکے آ گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر ان کے حکم سے سویڈن ہجرت کی اور وہاں 1991ء سے 2001ء تک اُپسالہ یونیورسٹی (Uppsala University) سویڈن میں پروفیسر کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔ سویڈن میں قیام کے دوران نوبیل پرائز کمیٹی فار لٹریچر کے رکن بھی بنے اور سولہ سال خدمات سرانجام دیتے رہے۔ 2003ء میں کینیڈا ہجرت کر گئے۔ دنیائے ادب اور تعلیم کے میدان میں آپ کا نام کافی مشہور رہے۔ ان کی اہلیہ امۃ المجید صاحبہ بنت مولوی محمد احمد صاحب جلیل ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو دو بیٹوں اور تین بیٹیوں سے نوازا۔

ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ تریسٹھ سال کا ہمارا ساتھ تھا۔ ہر اونچ نیچ، خوشی غمی، عسر و یسر میں انہوں نے خوب ساتھ نبھایا اور کیونکہ میں والدین کی بڑی بیٹی تھی، ربوہ میں رہی۔ انہوں نے بھی، (پروفیسر پروازی صاحب نے بھی) کبھی مجھے ان کی خدمت سے نہیں روکا بلکہ میرے سے بڑھ کر ان کا خیال رکھا۔ کہتی ہیں ان کا سلوک میرے سب رشتے داروں سے یعنی اپنے سسرالی رشتے داروں سے بھی بہت مثالی تھا۔ ایتائے ذی القربیٰ کی ایک اعلیٰ مثال تھی۔ انتہائی محبت اور اخلاص سے رشتے داروں سے پیش آیا کرتے تھے۔ ان کی ہر خوشی غمی میں شریک ہونا۔

ان کے بیٹے طاہر احمد خان کہتے ہیں کسی بھی حال میں اور حالت میں چہرے پر مسکراہٹ ہی ہوتی تھی۔ ہمیشہ خلافتِ احمدیہ سے والہانہ محبت کرتے رہے اور لکھا ہے کہ تادم مرگ میرے سے ان کا رابطہ رہا اور دعا کی درخواست کرتے رہے۔ گذشتہ دنوں شدید بیماری میں بھی جب ڈاکٹر جواب دے چکے تھے اور ان سے ہاتھ سے لکھنا بھی مشکل تھا پہلے تو پیغام بھیجتے رہے پھر بعض دفعہ بڑی شکستہ تحریر میں اپنے ہاتھ سے اپنے بستر سے لیٹے لیٹے ہی دعا کا خط لکھ کے مجھے بھجوایا کرتے تھے۔ بڑا اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ ان کے بیٹے لکھتے ہیں کہ جاپان میں قیام کے دوران والد صاحب کو انسائیکلوپیڈیا کا انعام ملا جو اس زمانے میں ایک بڑا انعام ہوتا تھا وہ انہوں نے خلافت لائبریری کو donate کر دیا۔ 1980ء کی دہائی میں علامہ اقبال گولڈ میڈل فار لٹریچر سے بھی نوازا گیا لیکن احمدی ہونے کی وجہ سے ان کو بلایا نہیں گیا اور ان کا میڈل گھر میں بھیج دیا گیا۔

ان کی بیٹی امۃ الودود کہتی ہیں میرے والد کو قرآن کریم سے عشق تھا۔ بلا ناغہ روزانہ پورے سیپارے کی تلاوت کرتے تھے اور کہتی ہیں کبھی مجھے کسی مضمون یا تقریر کیلئے کوئی حوالہ چاہئے ہوتا تو ایک منٹ میں بتا دیتے کہ فلاں سورت کی فلاں آیت میں یہ تلاش کرو۔ کہتی ہیں کہ ہمارے والد نے ہمیں خلافت سے محبت سکھائی۔ confidence دیا کہ اپنے دل کی بات بیان کر سکوں اور خلیفہ وقت سے تعلق پیدا کر سکوں۔

ان کی دوسری بیٹی سعدیہ کہتی ہیں میرے والد خلافت کے شیدائی تھے۔ ہمیشہ ان کی گفتگو میں اور رویّے میں خلافت احمدیہ کیلئے انتہا درجے کی محبت اور ادب دیکھا۔ ہمیشہ دیکھتے تھے کہ ہمارے والد ہر کام سے پہلے خلیفہ وقت کو خط لکھتے تھے، دعا کی درخواست کرتے تھے اور بیماری کے آخری ایام میں بھی جب ڈاکٹر نے آ کر تشویش کا اظہار کیا، ناامیدی کی باتیں کیں تو ڈاکٹر کے ان کے کمرے سے نکلتے ہی انہوں نے مجھے کہا کہ پین اور کاغذ لاؤ اور کمزور اور کانپتے ہاتھوں سے دعا کیلئے انہوں نے مجھے خط لکھا جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ خط لکھتے تھے۔ صدقہ بہت دیتے تھے۔ جتنی رقم ہوتی صرف صدقہ میں دے دیتے تھے۔

نائلہ محمود نواسی ہیں، ظفر محمود ان کے والد ہیں، کہتی ہیں میں نے اپنے نانا کے ذریعے سے دیکھا اور سیکھا کہ ایمان کیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے سچی محبت کیسے نظر آتی ہے۔ کہتی ہیں مَیں آپ کی حالت اور آخری سانس تک مسلسل شہادت

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''ہمیشہ یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ اصل چیز تقویٰ ہے اور تقویٰ کی روح سے کی گئی قربانی خدا تعالیٰ کو پسند ہے''

(خطبہ عیدالاضحیٰ فرمودہ 12/اگست 2019ء)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا عہد خالصۃً اللہ تعالیٰ پر توکّل کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے

(خطبہ عیدالاضحیٰ فرمودہ 31/جولائی 2020)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

والی انگلی اٹھا اٹھا کر بار بار اللہ تعالیٰ کو دل سے الحمد للہ الحمد للہ کہنے پر حیران رہ جاتی تھی کہ آخری وقت میں بھی مستقل الحمد للہ پڑھتے رہے۔ کہتی ہیں ان کی محبت کو دیکھ کر میرے دل میں ایک شعلہ بھڑکا ہے کہ اللہ تعالیٰ، قرآن پاک اور خلافت سے جیسی محبت انہیں تھی ویسی مجھے بھی مل جائے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں اور نسل کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق دے۔

دوسرا جنازہ شریف احمد صاحب بھٹی ابن امیر خان صاحب بھٹی ربوہ کا ہے۔ ان کی بھی گذشتہ دنوں اٹھاسی سال کی عمر میں وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ ایک بیٹے حفاظت مرکز میں کام کر رہے ہیں۔ دوسرے بیٹے طاہر احمد بھٹی مربی سلسلہ سیرالیون میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

ان کے بیٹے طاہر بھٹی صاحب، جو مربی ہیں لکھتے ہیں کہ میرے والد بیان کرتے تھے کہ جب پنڈت لیکھرام کے قتل کی پیشگوئی پوری ہوئی تو اس وقت ان کے والد محترم امیر خان صاحب بھٹی نوعمر تھے۔ ان کے بقول اس پیشگوئی کے پورا ہونے سے ان کے دل میں احمدیت کی صداقت گھر کر گئی تاہم بوجہ نوعمری قادیان جانے اور بیعت کرنے سے محروم رہے اور بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

1974ء میں پھوٹنے والے فسادات اور مخالفانہ حالات کے سبب، یہ اس وقت لالیاں ہوتے تھے وہاں سے چھوڑ کے ربوہ آ گئے اور وہیں آباد ہو گئے۔ ٹیکسٹائل ملز میں یہ ملازمت کیا کرتے تھے۔ کبھی بھی اپنی احمدیت کو نہیں چھپایا۔ جہاں بھی جانا ہوتا پہلے دن ہی لوگوں کو بتا دیا کرتے تھے کہ میں احمدی ہوں۔ اگر میرے سے تعلق رکھنا ہے تو رکھو کیونکہ میں تو احمدی رہ کے ہی اپنی شناخت کرواؤں گا۔

ان کے بھائی لطیف احمد صاحب جرمنی میں ہیں کہتے ہیں ٹیکسٹائل مل میں ملازمت کرتے تھے تو ایک معاند احمدیت ان کے ڈیپارٹمنٹ میں آیا اور کہنے لگا کہ مجھے علم ہوا ہے کہ تم احمدی ہو تو آپ نے کہا ہوں احمدی۔ تو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دشنام طرازی کی۔ کہنے لگا کہ اب اس مل میں یا تم رہو گے یا میں۔ اور اس نے مل مالکان کو بھی فساد پر اکسانے کی بھرپور کوشش کی۔ آپ اسی وقت دعا میں لگ گئے کہ یا اللہ اپنے مسیح موعودؑ کی خاطر مدد کر اور اس شرارت کو ناکام کر دے۔ کہتے ہیں کچھ دیر بعد ایک ورکر نے آ کے ان کو بتایا کہ جو شخص آپ سے بدتمیزی کر رہا تھا وہ مل کے باہر پریشان بیٹھا ہے اور مل کے مالکان نے ایک سودے میں اس کی بڑی چوری پکڑی ہے اور اس کو مل سے فارغ کر دیا ہے۔

تہجد گزار، پنجوقتہ نمازوں کے پابند اور ہمیشہ دعاؤں میں مشغول رہنے والے انسان تھے۔ سلسلے کے لٹریچر کو بہت پڑھا کرتے تھے اور ریٹائرمنٹ کے بعد تو اَور بھی زیادہ پڑھنا شروع کر دیا۔ ہمیشہ سلسلے کی کوئی نہ کوئی تصنیف ان کے سرہانے موجود رہتی تھی اور اس کے مطالعے میں مشغول رہتے۔ اور جب بھی خلفائے احمدیت کی طرف سے کوئی دعا کی تحریک ہوتی تو اس میں فوری طور پر مشغول ہو جاتے۔ درود شریف بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے۔ ان کے مربی بیٹے کہتے ہیں کہ جب میں سکول میں چھٹی جماعت میں تھا تو مجھے کہا کرتے تھے کہ سکول آتے جاتے درود شریف پڑھا کرو اور انہوں نے، بھٹی صاحب نے اپنا بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں دن میں ہزار سے زائد مرتبہ درود شریف پڑھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے۔

اگلا ذکر ہے پروفیسر عبدالقادر ڈاہری صاحب کا جو سابق امیر جماعت ضلع نوابشاہ تھے۔ بانوے سال کی عمر میں یہ وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں ان کی ہیں۔

ان کے بیٹے ثمر احمد لکھتے ہیں کہ خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے والد رئیس محمد مقیم خان ڈاہری صاحب مرحوم کے ذریعے ہوا۔ عبدالقادر صاحب بڑے دلیر اور سچے انسان تھے۔ بیٹے لکھتے ہیں کہ معاشرے میں پسے ہوئے طبقات کے ساتھ بیٹھنے اٹھنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے تھے کیونکہ وہاں تو رواج کے مطابق بڑا معیوب سمجھا جاتا ہے کہ کسی غریب کو برابر میں بٹھایا جائے۔ یونیورسٹی سے سندھی لٹریچر میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی۔ اس دَور میں سندھ میں تعلیمی اداروں کی کمی تھی تو تعلیم کے شوق کی وجہ سے حیدرآباد میں ایک کالج میں بطور لیکچرر کام شروع کیا۔ ان کے شوق کو دیکھ کر وہاں کے پرنسپل نے ان کو کہا کہ نوابشاہ میں ایک تعلیمی ادارہ کھولیں اور evening کلاسز وہاں شروع کریں۔ چنانچہ وہ کلاسیں کھولی گئیں اور اس نے بڑی ترقی کی۔ اس کے بعد وہ کالج بن گیا اور ان کی محنت کی وجہ سے سندھ کے مشہور کالجوں میں اس کا شمار ہونے لگا۔ اسی طرح سندھ کے تمام بڑے سیاسی گھرانوں کے ساتھ بہت اچھے تعلقات تھے اور کھل کر ان کو بتاتے تھے کہ میرا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے اور بچوں کو بھی یہ کہا کہ کبھی خوف نہیں کرنا کہ اپنی احمدیت کو چھپاؤ اور سندھی میں ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے کہ ہم تو احمدیت کے زیور پہنے ہوئے ہیں جو ایک امتیازی نشان ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک مومن دوسرے مومن کیلئے عمارت کی مانند ہے
جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو تقویت پہنچا رہا ہوتا ہے
(صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب تشبیک الاصابع فی المسجد)

طالب دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر آپ کو سندھی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کی سعادت بھی ملی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ارشاد کے مطابق تفسیر صغیر کا سندھی میں دو جلدوں پر مشتمل ترجمہ کرنے کا بھی موقع ملا ہے۔ قرآن مجید کے ترجمے اور منتخب آیات کے ایک پمفلٹ کی اشاعت پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ چار افراد پر C-295 کا مقدمہ درج ہوا تھا جن میں آپ کا نام بھی شامل تھا۔ سندھی زبان کے علاوہ اردو زبان پر بھی اس قدر عبور حاصل تھا کہ جس کو بھی مخاطب ہو کر لکھتے وہ تحریر سے متاثر ہوتا۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کے ممبر بھی رہے۔ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کے سٹوڈنٹ بھی آپ سے راہنمائی لینے کیلئے آتے تھے۔ آپ کا حلقہ احباب بڑا وسیع تھا۔ سندھی زبان میں ایک کتاب بھی لکھی جو تعلیمی ماہرین اور شاگردوں کی راہنمائی کیلئے بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اسکے علاوہ سندھ کے ڈاہر قبیلے کے بارے میں ڈکشنری میں موجود مواد کو جس میں تضحیک آمیز زبان استعمال کی گئی تھی آپ نے قرآن کریم کے احکامات کی روشنی میں متعدد حکام کو دلائل سے قائل کیا اور اس ڈکشنری سے تضحیک آمیز الفاظ منہا کروائے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے بچوں کو بھی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے۔

ایک ذکر اَور ہے جو پروفیسر ڈاکٹر محمد شریف خان صاحب کا ہے جو آجکل امریکہ میں تھے۔ چوراسی سال کی عمر میں یہ وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

1939ء میں تنزانیہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے خاندان میں احمدیت ان کے والد ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب کے ذریعہ آئی جنہوں نے تنزانیہ میں احمدیت قبول کی تھی۔ شریف خان صاحب نے ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے 1954-55ء کے خطبات کے نتیجے میں آٹھویں کلاس میں زندگی وقف کر دی۔ پھر 1963ء میں پنجاب یونیورسٹی سے گولڈ میڈل لیتے ہوئے ایم ایس سی زوآلوجی کیا۔ 96ء میں پنجاب یونیورسٹی سے زوآلوجی میں پی ایچ ڈی کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق 63ء میں خدمت کیلئے تعلیم الاسلام کالج سے وابستہ ہوئے اور 98ء میں اپنی ریٹائرمنٹ تک انہیں پینتیس سال خدمت کی توفیق ملی۔ دنیا بھر کے رسائل میں پروفیسر صاحب کے دو سو پچاس کے قریب ریسرچ پیپر شائع ہوئے ہیں۔ آپ کا پہلا تحقیقی مقالہ 1972ء میں شائع ہوا جو رپٹائلز (Reptiles) کے بارے میں ان کا مضمون تھا۔ بہت ریسرچ کیا کرتے تھے اور سانپوں اور چھپکلیوں وغیرہ کے، کیڑوں وغیرہ کے بارے میں اور قدرت کے حشرات الارض ہیں ان کے بارے میں بڑی تحقیق تھی۔

مَیں بھی ان کا شاگرد رہا ہوں۔ ہماری کلاس کو باہر لے جایا کرتے تھے اور پھر جا کے یہ چیزیں دکھایا کرتے تھے کہ قدرت نے کیا کیا چیزیں پیدا کی ہیں اور کس کس طرح کے کیڑے اس میں پائے جاتے ہیں اور کس قسم کی قسمیں ہیں۔

2002ء میں انہیں پاکستان میں Zoologist Of The Year کے ایوارڈ سے نوازا گیا۔

مجیب اللہ چودھری صاحب امریکہ لکھتے ہیں کہ 2008ء میں مَیں نے مسجد کا چندہ اکٹھا کرنے کے سلسلے میں بات کی تو کہنے لگے ہمارے پاس پیش کرنے کیلئے کچھ نہیں ہے لیکن انہوں نے کہا گھر آ جاؤ۔ گھر گیا تو بیگم بھی ان کی آ گئیں اور ایک پوٹلی نکال کر سامنے رکھ دی اور جو زیور تھا ان کے ماں باپ کی طرف سے یا سسرال کی طرف سے جو کچھ بھی ملا تھا وہ سامنے پیش کر دیا کہ یہی ہمارے پاس ہے یہ لے جاؤ۔ بڑے شریف النفس اور عاجز انسان تھے۔ طلباء سے ہمیشہ گھل مل کر دوستوں کی طرح رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

ان کی یہ بعض باتیں بعد میں آئی ہیں۔ ان کے بڑے بیٹے ظفر اللہ صاحب بھی لکھتے ہیں کہ کچھ سائنسدان امریکہ اور کینیڈا سے پروفیسر ڈاکٹر شریف خان صاحب سے ملنے ربوہ آئے اور بقول ان سائنسدانوں کے پاکستان میں ریپٹالوجی (reptology) یعنی جو رپٹائلز وغیرہ ہیں ان کے اوپر کہتے ہیں کہ شریف خان صاحب سے بڑا اَور کوئی ماہر پاکستان میں نہیں ہے۔ بہت ماہر تھے۔

ان کے بیٹے راشد زبیر کہتے ہیں جوانی سے ہی تہجد گزار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اور مسجد قمر میں نماز کی امامت بھی کروایا کرتے تھے۔ باجماعت نماز کے علاوہ قرآن کریم کی تلاوت اور تفسیر پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ اس پر مطالعہ بھی بہت وسیع تھا۔

مشہود احمد خان ان کا پوتا ہے۔ کہتا ہے ہمارے دادا نے جو بڑی روحانی شخصیت تھے اور گہرا سائنسی ادراک بھی تھا انہوں نے ہمیں سکھایا کہ خدا کی ہستی کا ثبوت فطرت میں پایا جاتا ہے۔ نمازوں کو بروقت ادا کرنے کی اور قرآن کریم کا مطالعہ کرنے پر بہت زور دیا کرتے تھے۔ خلافت احمدیہ سے بہت زیادہ محبت تھی اور ہمیشہ خلیفہ وقت کو خط لکھتے اور خطبات سننے کی طرف اپنی بھی توجہ تھی اور گھر والوں کو بھی توجہ دلاتے اور حوصلہ افزائی کرتے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تُو مومنوں کو ان کے آپس کے رحم، محبت وشفقت کرنے میں ایک جسم کی طرح دیکھے گا
جب جسم کا ایک عضو بیمار ہوتا ہے، اسکا سارا جسم اس کیلئے بے خوابی اور بخار میں مبتلا رہتا ہے
(صحیح بخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الناس والبھائم)

طالب دُعا: خورشید احمد گنائی صاحب و اہل خانہ (امیر جماعت احمدیہ رشی نگر، صوبہ جموں کشمیر)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

جنت البقیع اور اس کا پہلا مدفون

اسی سال کے آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کیلئے مدینہ میں ایک مقبرہ تجویز فرمایا جسے جنت البقیع کہتے تھے اسکے بعد صحابہ عموماً اسی مقبرہ میں دفن ہوتے تھے۔ سب سے پہلے صحابی جو اس مقبرہ میں دفن ہوئے تھے وہ عثمان بن مظعون تھے۔ عثمان بہت ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے اور نہایت نیک اور عابد اور صوفی منش آدمی تھے۔ مسلمان ہونے کے بعد ایک دفعہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور مجھے اجازت مرحمت فرمائیں تو میں چاہتا ہوں کہ بالکل تارک الدنیا ہوکر اور بیوی بچوں سے علیحدگی اختیار کرکے اپنی زندگی خالصۃً عبادت الٰہی کیلئے وقف کردوں، مگر آپؐ نے اس کی اجازت نہیں دی بلکہ جو لوگ ترک دنیا تو اختیار نہیں کرتے تھے، لیکن روزہ اور نماز کی اس قدر کثرت کرتے تھے کہ اس سے ان کے متعلقین کے حقوق پر اثر پڑتا تھا، ان کے متعلق بھی آپؐ نے فرمایا کہ تمہیں چاہئے کہ خدا کا حق خدا کو دو۔ بیوی بچوں کا حق بیوی بچوں کو دو۔ مہمان کا حق مہمان کو دو اور اپنے نفس کا حق نفس کو دو کیونکہ یہ سب حقوق خدا کے مقرر کردہ ہیں اور ان کی ادائیگی عبادت میں داخل ہے۔ الغرض آپؐ نے عثمان بن مظعون کو ترک دنیا کی اجازت نہیں دی۔ اور اسلام میں تبتل اور رہبانیت کو ناجائز قرار دے کر اپنی امت کیلئے افراط وتفریط کے درمیان ایک میانہ روی کا راستہ قائم کردیا۔ عثمان بن مظعون کی وفات کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت صدمہ ہوا اور روایت آتی ہے کہ وفات کے بعد آپؐ نے ان کی پیشانی پر بوسہ دیا اور اس وقت آپؐ کی آنکھیں پرنم تھیں۔ ان کے دفنائے جانے کے بعد آپؐ نے ان کی قبر کے سرہانے ایک پتھر بطور علامت کے نصب کرادیا اور پھر آپؐ کبھی کبھی جنت البقیع میں جاکر ان کیلئے دعا فرمایا کرتے تھے۔ عثمان پہلے مہاجر تھے جو مدینہ میں فوت ہوئے۔

غزوہ ذی امر محرم یا صفر 3ھ

غزوہ قرقرۃ الکدر کے بیان میں یہ ذکر گزر چکا ہے کہ کس طرح قریش کی انگیخت پر نجد کے قبائل سلیم وغطفان نے مسلمانوں کے خلاف جارحانہ طریق اختیار کرکے اسلام اور بانیٔ اسلام کو تباہ وبرباد کردینے کا تہیہ کرلیا تھا۔ ابھی اس واقعہ پر کوئی زیادہ دن نہ گزرے تھے کہ بنوغطفان کے بعض قبائل یعنی بنوثعلبہ اور بنومحارب کے لوگ اپنے ایک نامور جنگجو دعثور بن حارث کی تحریک پر پھر مدینہ پر اچانک حملہ کردینے کی نیت سے نجد کے ایک مقام ذی امر میں جمع ہونے شروع ہوئے لیکن چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دشمنوں کی حرکات وسکنات کا باقاعدہ علم رکھتے تھے آپؐ کو ان کے اس خونی ارادے کی بروقت اطلاع ہوگئی اور آپؐ ایک بیدار مغز جرنیل کی طرح پیش بندی کے طور پر ساڑھے چار سو صحابیوں کی جمعیت کو اپنے ساتھ لے کر محرم 3ھ کے آخر یا صفر کے شروع میں مدینہ سے نکلے اور تیزی کے ساتھ کوچ کرتے ہوئے ذی امر کے قریب پہنچ گئے۔ دشمن کو آپؐ کی آمد کی اطلاع ہوئی تو اس نے جھٹ پٹ آس پاس کی پہاڑیوں پر چڑھ کر اپنے آپ کو محفوظ کرلیا اور مسلمان ذی امر میں پہنچے تو میدان خالی تھا۔ البتہ بنوثعلبہ کا ایک بدوی جس کا نام جبار تھا صحابہ کے قابو میں آگیا۔ جسے قید کرکے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے حالات دریافت کئے تو معلوم ہوا کہ بنوثعلبہ اور بنومحارب کے سارے لوگ پہاڑیوں میں محفوظ ہوگئے ہیں اور وہ کھلے میدان میں مسلمانوں کے سامنے نہیں آئیں گے۔ ناچار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واپسی کا حکم دینا پڑا، مگر اس غزوہ کا اتنا فائدہ ضرور ہوگیا کہ اس وقت جو خطرہ بنوغطفان کی طرف سے پیدا ہوا تھا وہ وقتی طور پر ٹل گیا۔ جبار جو مسلمانوں کے ہاتھ میں قید ہوا تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ سے بخوشی مسلمان ہوگیا اور آپؐ نے اس کی تربیت کا کام بلالؓ کے سپرد فرمایا اور تین دن کے قیام کے بعد آپؐ مدینہ کی طرف واپس تشریف لے آئے۔

بعض تاریخی روایات کی رو سے اسی غزوہ میں وہ مشہور واقعہ پیش آیا جس میں ایک بدوی سردار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اکیلا اور غافل پاکر آپ پر تلوار کے ساتھ حملہ کیا تھا۔ مگر پھر خود مرعوب ہوکر اس کے ہاتھ سے تلوار گرگئی لیکن حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ یہ واقعہ بشرطیکہ وہ دو دفعہ نہیں ہوا غزوہ ذات الرقاع میں پیش آیا تھا جو بروایت صحیح 7ہجری میں ہوا تھا۔

تزویج اُمّ کلثوم ربیع الاول 2ہجری

رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوجہ حضرت عثمانؓ بن عفان کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔ ان کی وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دوسری لڑکی ام کلثوم کی شادی جو حضرت فاطمہ سے بڑی مگر رقیہ سے چھوٹی تھیں حضرت عثمانؓ سے کردی۔ اسی وجہ سے حضرت عثمانؓ کو ذو النورین دونوروں والا کہتے ہیں۔ ام کلثوم کی یہ دوسری شادی تھی کیونکہ وہ اور ان کی بہن رقیہ شروع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابولہب کے دو لڑکوں سے بیاہی گئی تھیں۔ مگر قبل اسکے کہ ان کا رخصتانہ ہوتا مذہبی مخالفت کی بنا پر یہ رشتہ منقطع ہوگیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے حضرت عثمانؓ سے رقیہ کی شادی کی اور رقیہ کی وفات کے بعد ام کلثوم کی شادی کردی۔ مگر افسوس ہے کہ ان دونوں صاحبزادیوں کی نسل کا سلسلہ نہیں چلا کیونکہ ام کلثوم کے تو کوئی بچہ ہوا ہی نہیں اور رقیہ کا صاحبزادہ عبداللہ چھ سال کا ہوکر وفات پا گیا۔ ام کلثوم کا نکاح ربیع الاول 2ہجری میں ہوا تھا۔

غزوہ بحران ربیع الاول 3ہجری

بنوسلیم اور بنوغطفان کے دو حملوں کی تیاری کا ذکر اوپر گزر چکا ہے اور یہ بھی بتایا جاچکا ہے کہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فوری اور بروقت تدبیر نے خدا کے فضل سے اس وقت مسلمانوں کو ان خونخوار قبائل کے شر سے محفوظ رکھا تھا۔ مگر جسکے دل میں عداوت کی آگ سلگ رہی ہو وہ نچلا کس طرح بیٹھ سکتا تھا۔ ابھی غزوہ ذی امر پر زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا یعنی اواخر ربیع الاول 3ھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ وحشتناک اطلاع موصول ہوئی کہ بنوسلیم پھر موضع بحران میں مدینہ پر اچانک حملہ کرنے کی غرض سے بہت بڑی تعداد میں جمع ہورہے ہیں اور یہ کہ ان کے ساتھ قریش کا بھی ایک جتھہ ہے۔ ناچار آپؐ پھر صحابہ کی ایک جماعت کو ساتھ لے کر مدینہ سے نکلے، لیکن حسب عادت عرب کے یہ وحشی درندے جو اپنے شکار پر اچانک اور غفلت کی حالت میں حملہ کرنے کا موقع چاہتے تھے آپؐ کی آمد آمد کی خبر پاکر ادھر ادھر منتشر ہوگئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کچھ عرصہ قیام کرکے واپس تشریف لے آئے۔

بنوسلیم اور بنوغطفان کا اس طرح بار بار مدینہ پر حملہ کرنے کے ارادے سے جمع ہونا صاف ظاہر کررہا ہے کہ صحرائے عرب کے یہ وحشی اور جنگجو قبائل اسلام کے سخت جانی دشمن تھے اور دن رات اس فکر میں رہتے تھے کہ کوئی موقع ملے تو مسلمانوں کو تباہ وبرباد کردیں۔ ذرا مسلمانوں کی اس وقت کی نازک حالت کا اندازہ لگاؤ کہ ان پر اس زمانہ میں کیسے دن گزر رہے تھے۔ ایک طرف مکہ کے قریش تھے جن کو اسلام کی عداوت اور جنگ بدر کی انتقامی روح نے اندھا کر رکھا تھا اور انہوں نے خانہ کعبہ کے پردوں کے ساتھ لپٹ لپٹ کر قسمیں کھائی ہوئی تھیں کہ جب تک مسلمانوں کو ملیا میٹ نہ کریں گے چین نہیں لیں گے۔ دوسری طرف صحرائے عرب کے یہ خونخوار درندے تھے جن کو قریش کی انگیخت اور اسلام کی دشمنی نے مسلمانوں کے خون کی پیاس سے بے چین کررکھا تھا۔ چنانچہ دیکھو کہ بدر کے بعد چند ماہ کے اندر اندر آپؐ کو کتنی دفعہ بذات خود ان وحشی قبائل عرب کے خونی ارادوں سے اپنے آپ کو محفوظ کرنے کیلئے سفر کرنا پڑا اور جیسا کہ سرولیم میور نے تصریح کی ہے یہ دن بھی بہت سخت گرمیوں کے دن تھے اور گرمی بھی عرب کے صحرا کی گرمی تھی۔ اگر خدا کی خاص نصرت شامل حال نہ ہوتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیدار مغزی مسلمانوں کو ہر وقت ہوشیار اور چوکس نہ رکھتی اور آپؐ دشمن کی جمعیت کو چھاپہ مارنے سے قبل ہی منتشر کردینے کی تدابیر اختیار نہ کرتے تو ان دنوں میں مسلمانوں کی تباہی وبربادی میں کوئی شک نہیں تھا اور یہ صرف بیرونی خطرات تھے۔ باقی اندرونی خطرات بھی کسی طرح کم نہ تھے۔ خود مدینہ کے اندر مسلمانوں سے ملے جلے رہنے والے منافقین موجود تھے جن کو مارآستین کہنا یقیناً کوئی مبالغہ نہیں ہے۔ ان کے علاوہ غدار اور خفیہ سازشوں کے عادی یہودی لوگ تھے جن کی عداوت کی گہرائی اور وسعت انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ اللہ اللہ ان ابتدائی مسلمانوں کیلئے یہ کیسی مصیبت کے دن تھے!! خود ان کی زبان سے سنئے۔ ابیؓ بن کعب ایک مشہور صحابی روایت کرتے ہیں۔

كَانُوْا لَا يَبِيْتُوْنَ اِلَّا فِي السِّلَاحِ وَلَا يُصْبِحُوْنَ اِلَّا فِيْهِ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَلَا تَرَوْنَ اَنَّا نَعِيْشُ حَتّٰى نَبِيْتَ اٰمِنِيْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَا نَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ

یعنی ’’اس زمانہ میں صحابہ کا یہ حال تھا کہ وہ ڈر کے مارے راتوں کو ہتھیار لگا لگا کر سوتے تھے اور دن کو بھی ہر وقت مسلح رہتے تھے کہ کہیں ان پر کوئی اچانک حملہ نہ ہوجاوے اور وہ ایک دوسرے سے کہا کرتے تھے کہ دیکھئے ہم اس وقت تک زندہ بھی رہتے ہیں یا نہیں کہ جب ہم امن واطمینان کی زندگی گزاریں گے اور خدا کے سوا ہمیں کسی کا ڈر نہیں ہوگا۔‘‘

ان الفاظ میں کس مصیبت اور کس بے کسی کا اظہار ہے اور امن اور اطمینان کی زندگی کی کتنی تڑپ مخفی ہے۔ اس کا اندازہ ہر انصاف پسند شخص خود کرسکتا ہے۔

سریہ زید بن حارثہ بطرف قردہ جمادی الآخرۃ 3ہجری

بنوسلیم اور بنوغطفان کے حملوں سے کچھ فرصت ملی تو مسلمانوں کو ایک اور خطرہ کے سدباب کیلئے وطن سے نکلنا پڑا۔ اب تک قریش اپنی شمالی تجارت کیلئے عموماً حجاز کے ساحلی راستے سے شام کی طرف جاتے تھے لیکن اب انہوں نے یہ راستہ ترک کردیا کیونکہ جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے اس علاقہ کے قبائل مسلمانوں کے حلیف بن چکے تھے اور قریش کیلئے شرارت کا موقع کم تھا بلکہ ایسے حالات میں وہ اس ساحلی راستے کو خود اپنے لئے موجب خطرہ سمجھتے تھے۔ بہرحال اب انہوں نے اس راستے کو ترک کرکے نجدی راستہ اختیار کرلیا جو عراق کو جاتا تھا اور جس کے آس پاس قریش کے حلیف اور مسلمانوں کے جانی دشمن قبائل سلیم وغطفان آباد تھے۔ چنانچہ جمادی الآخرۃ کے مہینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع موصول ہوئی کہ قریش مکہ کا ایک تجارتی قافلہ نجدی راستہ سے گزرنے والا ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر قریش کے قافلوں کا ساحلی راستے سے گزرنا مسلمانوں کیلئے موجب خطرہ تھا تو نجدی راستے سے ان کا گزرنا ویسا ہی بلکہ اس سے بڑھ کر اندیشہ ناک تھا کیونکہ برخلاف ساحلی راستے کے اس راستے پر قریش کے حلیف آباد تھے جو قریش ہی کی طرح مسلمانوں کے خون کے پیاسے تھے اور جن کے ساتھ مل کر قریش بڑی آسانی کے ساتھ مدینہ پر خفیہ چھاپہ مار سکتے یا کوئی شرارت کرسکتے تھے اور پھر قریش کو کمزور کرنے اور انہیں صلح جوئی کی طرف مائل کرنے کی غرض کے ماتحت بھی ضروری تھا کہ اس راستہ پر بھی ان کے قافلوں کی روک تھام کی جاوے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خبر کے ملتے ہی اپنے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ کی سرداری میں اپنے اصحاب کا ایک دستہ روانہ فرمادیا۔

قریش کے اس تجارتی قافلے میں ابوسفیان بن حرب اور صفوان بن امیہ جیسے رؤساء بھی موجود تھے۔ زید نے نہایت چستی اور ہوشیاری سے اپنے فرض کو ادا کیا اور نجد کے مقام قردہ میں ان دشمنان اسلام کو جادبایا۔ اس اچانک حملہ سے گھبرا کر قریش کے لوگ قافلہ کے اموال وامتعہ کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور زید بن حارثہ اور ان کے ساتھی ایک کثیر مال غنیمت کے ساتھ مدینہ میں بانیل ومرام واپس آگئے۔ بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ قریش کے اس قافلہ کا راہبر ایک فرات نامی شخص تھا جو مسلمانوں کے ہاتھ قید ہوا اور مسلمان ہونے پر رہا کردیا گیا لیکن دوسری روایتوں سے پتہ لگتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے خلاف مشرکین کا جاسوس تھا، مگر بعد میں مسلمان ہوکر مدینہ میں ہجرت کرکے آگیا۔

(باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 462 تا 466، مطبوعہ قادیان 2011)

ارشاد باری تعالیٰ

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ

(سورۃ الحج:38)

ترجمہ: ہرگز اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا

طالب دعا: مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(1191) **بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ملک مولا بخش** صاحب نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر بیان کیا کہ صاحبزادہ مبارک احمد صاحب مرحوم جب بیمار تھے تو ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشویش اور فکر کا علم ہوتا رہتا تھا۔ جب صاحبزادہ صاحب فوت ہو گئے تو سردار فضل حق صاحب اور ڈاکٹر عباد اللہ صاحب مرحوم اور بندہ بخیال تعزیت قادیان آئے لیکن جب حضور مسجد میں تشریف لائے تو حضور حسب سابق بلکہ زیادہ خوش تھے۔ صاحبزادہ مرحوم کی وفات کا ذکر آیا تو حضور نے فرمایا کہ مبارک احمد فوت ہو گیا۔ میرے مولا کی بات پوری ہوئی۔ اس نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ یہ لڑکا یا تو جلدی فوت ہو جائے گا یا بہت باخدا ہوگا۔ پس اللہ نے اُس کو بلا لیا۔ ایک مبارک احمد کیا اگر ہزار بیٹا ہو اور ہزار ہی فوت ہو جائے، مگر میرا مولا خوش ہو، اسکی بات پوری ہو، میری خوشی اسی میں ہے۔ یہ حالات دیکھ کر ہم میں سے کسی کو افسوس کے اظہار کی جرأت نہ ہوئی۔

(1192) **بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ملک مولا بخش** صاحب پنشنر کلرک آف کورٹ نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر بیان کیا کہ مسجد مبارک کی چھت پر شام کی مجلس میں ایک امرتسری دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور مولوی ثناء اللہ بہت تنگ کرتا ہے اس کیلئے بددعا فرمائیں۔ اس پر حضور نے فرمایا نہیں۔ وہ ہماری بہت خدمت کرتے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے ہمارے دعویٰ کا ذکر اُن لوگوں میں بھی ہو جاتا ہے جو نہ ہماری بات سننے کو تیار ہیں اور نہ ہماری کتابیں پڑھتے ہیں۔ وہ تو ہمارے کھیت کیلئے کھاد کا کام دے رہے ہیں۔ بدبُو سے گھبرانا نہیں چاہئے۔

(1193) **بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ پیر منظور محمد** صاحب نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ڈونگے دالان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کاپی پڑھ رہے تھے۔ میں پاس بیٹھا تھا۔ اطلاع آئی کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور انسپکٹر پولیس آئے ہیں۔ حضرت صاحب باہر تشریف لے گئے۔ چھوٹی مسجد کی سیڑھیوں کی آخری اوپر کی سیڑھی پر سپرنٹنڈنٹ پولیس اندر کی طرف کھڑا تھا۔ حضرت صاحب کو دیکھ کر اس نے ٹوپی اتاری اور کہا کہ مجھے لیکھرام کے قتل کے بارہ میں تلاشی کا حکم ہوا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ بہت اچھا تلاشی میں میں آپ کو مدد دوں گا۔ تب حضرت صاحب اور سپرنٹنڈنٹ پولیس اور انسپکٹر اندر ڈونگے دالان میں گئے۔ میں بھی اندر گیا۔ دالان میں ہم صرف چاروں تھے۔ دالان کے شمال مغربی کونے میں ڈھائی تین گز مربع کے قریب لکڑی کا ایک تخت بچھا تھا۔ اس پر کاغذات کے پندرہ بیس بستے بندھے پڑے تھے۔ انسپکٹر نے دونوں ہاتھ زور سے بستوں پر مارے، گرد اٹھی۔ انسپکٹر نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو مخاطب کر کے انگریزی میں کہا جس کا مطب یہی معلوم ہوتا تھا کہ کسی قدر گرد ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بہت مدت سے ان کو کسی نے ہاتھ نہیں لگایا۔ انسپکٹر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس دونوں مغرب کی طرف منہ کئے تخت کے پاس کھڑے تھے۔ دونوں کا منہ بستوں کی طرف تھا۔ میں مشرق کی طرف منہ کئے مغربی دیوار کے ساتھ کھڑا تھا۔ حضرت صاحب مشرقی دیوار کے ساتھ دالان کی لمبائی میں اس طرح ٹہل رہے تھے جیسے کوئی بادشاہ ٹہلتا ہے۔ لکڑی ہاتھ میں تھی اور درمیان سے پکڑی ہوئی تھی۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور انسپکٹر کی پشت حضرت صاحب کی طرف تھی۔ انسپکٹر سپرنٹنڈنٹ سے باتیں تو کرتا تھا لیکن سپرنٹنڈنٹ جو انگریز تھا (شاید لیمار چنڈ اس کا نام تھا) اسکا دھیان بالکل حضرت صاحب میں تھا۔ میں دیکھتا تھا جب حضرت صاحب اسکی پیٹھ کے پیچھے سے ہو کر جنوب کی طرف جاتے تو وہ کنکھیوں سے خفیف سا سر پھیر کر حضرت صاحب کو دیکھتا تھا اور جب حضرت صاحب اسکے پیچھے سے ہو کر شمال کی طرف جاتے تو سر پھیر کر پھر کنکھیوں سے حضرت صاحب کو دیکھتا تھا۔ وہ بار بار یہی کچھ کرتا رہا۔ انسپکٹر کی طرف اس کا دھیان نہ تھا۔ پھر تجویز ہوئی کہ باقی مکان کی تلاشی لی جائے۔

عصر کے بعد گول کمرہ کے باہر کھلے میدان میں کرسیاں بچھائی گئیں۔ ایک پر سپرنٹنڈنٹ پولیس تھا۔ اسکی دائیں طرف انسپکٹر تھا۔ بائیں طرف حضرت صاحب کرسی پر تھے۔ سامنے اسکے اور سپرنٹنڈنٹ سے پرے محمد بخش تھانیدار بٹالہ تھا۔ حاکم علی سپاہی متعینہ قادیان سپرنٹنڈنٹ کو رومال ہلا رہا تھا۔ درمیان میں زمین پر وہی بستے جو ڈونگے دالان کے تخت پر رکھے ہوئے تھے۔ پڑے تھے۔ محمد بخش نے ایک کاغذ ایک بستے میں سے نکالا اور مسکراتا ہوا کہنے لگا کہ یہ دیکھئے ثبوت۔ انسپکٹر نے اس کاغذ کو لے کر پڑھا اور کہا یہ تو ایک مرید کی طرف سے پیشگوئی کے پورا ہونے کی مبارکباد ہے اور کچھ نہیں۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے بھی اس سے اتفاق کیا اور کاغذ واپس بستے میں ڈال دیا گیا۔ محمد بخش نے پھر ایک اور کاغذ نکالا وہ بھی اسی قسم کا تھا۔ جو واپس بستہ میں ڈال دیا گیا۔ اسی طرح کئی کاغذ دیکھے گئے اور واپس کئے گئے۔ آخر کار دو کاغذ جن میں سے ایک ہندی میں لکھا ہوا تھا اور دوسرا مرزا امام الدین کا خط محمدی بیگم کے متعلق تھا، لے کر عملہ پولیس واپس چلا گیا۔ ایک دو ماہ بعد ایک سکھ انسپکٹر پولیس آیا اور وہی دونوں کاغذ واپس لایا۔ حضرت صاحب نے اس کو ڈونگے دالان میں بلا لیا۔ آداب عرض کرنے کے بعد اس نے ہندی کا خط حضرت کو دیتے ہوئے کہا کہ یہ تو جناب کا آٹے وغیرہ کے متعلق دوکاندار کا ٹونبو ہے اور یہ دوسرا کاغذ کس کا ہے؟ حضرت صاحب نے فرمایا۔ مرزا امام الدین کا ہے۔ انسپکٹر نے کہا کہ اسکے متعلق مرزا امام الدین سے پوچھنا ہے کہ کیا یہ تمہارا ہے۔ اس لئے مرزا امام الدین کی ضرورت ہے۔ چنانچہ آدمی بھیج کر مرزا امام الدین کو بلوایا گیا۔ انسپکٹر نے اس کو خط دکھا کر کہا کہ کیا یہ آپ کا خط ہے؟ اُس نے صاف انکار کر دیا کہ میرا نہیں۔ تب انسپکٹر نے کاغذ اور قلم دوات منگوا کر مرزا امام الدین کو دیا کہ آپ لکھتے جائیں، میں بولتا جاتا ہوں۔ انسپکٹر نے اس خط کی صرف دو سطریں لکھوائیں۔ پھر امام الدین کے ہاتھ سے لے کر اسکا لکھا ہوا کاغذ لے کر اصل خط کے مقابلہ میں رکھ کر دیکھنے لگا۔ میں جھٹ انسپکٹر کی کرسی کے پیچھے جا کھڑا ہوا اور ان دونوں خطوں کو میں نے دیکھ کر انسپکٹر کو کہا کہ یہ دیکھئے قادیان کا نون یا کے اوپر ڈالا گیا ہے اور گول نہیں بلکہ لمبا ہے اور دوسری تحریر میں بھی بالکل ویسا ہی ہے اور یہ دیکھئے لفظ ’’بارہمیں‘‘ کو ’’بارہ میں‘‘ لکھا ہوا ہے اور دوسری تحریر میں بھی ’’بارہ میں‘‘ ہے۔ مجھے ساتھ لے جایئے۔ میں ثابت کر دوں گا کہ یہ دونوں تحریریں ایک شخص کے ہاتھ کی ہی لکھی ہوئی ہیں۔ یہ سنکر انسپکٹر نے اس خط کو ہاتھ سے پکڑ کر اوندھا اپنی ران پر مارتے ہوئے کہا کہ ’’لجانا کتھے اے پتہ لگ گیا‘‘ جوں ہی انسپکٹر نے یہ کہا تو مرزا امام الدین خود ہی بول پڑا کہ یہ خط میرے ہاتھ کا ہی لکھا ہوا ہے۔ سب لوگ جو کھڑے تھے اسکے جھوٹ پر سخت انگشت بدندان ہوئے کہ ابھی اس نے کہا تھا کہ یہ خط میرا نہیں۔ اب کہتا ہے کہ یہ خط میرا ہے۔ تب انسپکٹر کھڑا ہو گیا اور حضرت صاحب کو وہ خط دے کر جانے کیلئے رخصت طلب کی لیکن ساتھ ہی کہا کہ میں بطور رنج محمدی بیگم کی پیشگوئی کی نسبت جناب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت صاحب نواڑی پلنگ کے اوپر کھڑے تھے اور انسپکٹر نیچے زمین پر کھڑا تھا۔ اسی حالت میں کھڑے کھڑے حضرت صاحب نے تمام قصہ سنایا۔ تب انسپکٹر سلام کر کے رخصت ہو کر واپس چلا گیا۔

(1194) **بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ پیر منظور محمد** صاحب نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر بذریعہ تحریر بیان کیا کہ میاں مبارک احمد صاحب بیمار تھے۔ ان کیلئے ڈاکٹروں نے تجویز کی کہ پورٹ وائن ایک چمچہ دی جائے۔ چنانچہ ایک بوتل امرتسر یا لاہور سے منگوائی گئی۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان کے اس حصہ میں رہتا تھا جہاں حضور کی دواؤں کی الماری تھی۔ میں نے دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تشریف لائے۔ اُن کے ہاتھ میں بوتل تھی۔ انہوں نے بوتل الماری میں رکھ دی اور مجھ سے فرمایا کہ پیر جی پانی چاہئے۔ میں نے کہا کیا کرو گے؟ کہا کہ ابا نے فرمایا ہے کہ ہاتھ دھو لینا کیونکہ شراب کی بوتل پکڑی ہے۔ پھر ہاتھ دھو لئے۔

(1195) **بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ پیر منظور محمد** صاحب نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں سر کی لیکھ (جو جُوں سے چھوٹی ہوتی ہے) بڑے پاور کی خوردبین میں رکھ کر حضور علیہ السلام کو دکھانے کیلئے لے گیا۔ حضور نے دیکھنے کے بعد فرمایا: آؤ میاں بارک اللہ! (مرزا صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم) تمہیں عجائبات قدرت دکھلائیں۔ اس وقت حضور ڈونگے دالان میں پلنگ پر بیٹھے تھے۔

(1196) **بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ پیر منظور محمد** صاحب نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر بذریعہ تحریر بیان کیا کہ میاں مبارک احمد صاحب مرحوم حجرے میں بیماری کی حالت میں پڑے تھے۔ حجرے کے باہر برآمدہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے اور حضور کے سامنے نصف دائرہ میں چند ڈاکٹر صاحبان اور غالباً حضرت خلیفہ اول بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ درمیان میں پورٹ وائن کی وہی بوتل جو صاحبزادہ مبارک احمد صاحب مرحوم کیلئے منگائی گئی تھی پڑی ہوئی تھی۔ میاں مبارک احمد صاحب کے علاج کیلئے دواؤں کی تجویز ہو رہی تھی میں بھی ایک طرف کو بیٹھا تھا۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ جو حافظ کہتا ہے۔

آں تلخ وش کہ صوفی ام الخبائث خواند
اشھی لنا واحلی من قبلۃ العذارٰی

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس شعر میں حافظ نے ام الخبائث ترک دنیا کو کہا ہے اور تلخ اس لئے کہا کہ ترک دنیا سے ایسی تکلیف ہوتی ہے جیسے کسی کے جوڑ اور بند اکھاڑے جائیں اور ام الخبائث اس لئے کہا کہ جس طرح ماں جننے کے بعد تمام آلائشوں کو باہر نکال دیتی ہے اسی طرح ترک دنیا بھی انسان کی تمام روحانی آلائشوں کو باہر نکال دیتی ہے۔ قبلۃ العذارٰی سے مراد ہے دنیا کی عیش و عشرت۔ پس حافظ صاحب کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کو حاصل کرنے کی نسبت ہمیں ترک دنیا زیادہ پسندیدہ ہے۔

(1197) **بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ پیر منظور محمد** صاحب نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر بذریعہ تحریر بیان کیا کہ کانگڑہ والے زلزلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام باغ میں چلے گئے تھے۔ انہی دنوں باغ میں حضرت صاحب کو الہام ہوا۔ ’’**تین بڑے آدمیوں میں سے ایک کی موت**‘‘ عصر کی نماز جب ہو چکی ۔ دوست چلے گئے۔ مولوی عبدالکریم صاحب مصلّی پر بیٹھے رہے۔ میں ان کے پاس مصلے کے کنارہ پر جا بیٹھا، اور کہا کہ سنا ہے کہ آج یہ الہام ہوا ہے۔ مولوی صاحب نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن کسی قسم کی بات نہ کی۔ میں تھوڑی دیر بیٹھ کر چلا گیا۔ میرے خیال میں تین بڑے آدمی یہ تھے۔ حضرت خلیفہ اول، مولوی عبدالکریم صاحب، مولوی محمد احسن صاحب، چند روز بعد مولوی عبدالکریم صاحب کی پشت پر ایک پھنسی نکلی جو بڑھتے بڑھتے کاربنکل بن گئی۔ غرض اس الہام کے بعد قریباً ڈیڑھ ماہ میں مولوی عبدالکریم صاحب فوت ہو گئے اور پیشگوئی نہایت صاف طور پر پوری ہوئی۔

(1198) **بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ماسٹر عبدالرحمن** صاحب بی.اے نے بواسطہ مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر بذریعہ تحریر بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مرتبہ مدرسہ احمدیہ کے مکان میں جہاں پہلے ہائی سکول ہوا کرتا تھا ایک گھنٹہ کے قریب لیکچر دیا۔ بعد میں آپ کی تحریک سے حضرت مولوی عبدالکریم اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ ہفتہ وار ایک ایک گھنٹہ لیکچر طلباء کے سامنے دیا کرتے تھے۔ اسی سلسلہ میں آپ نے فرمایا: ہم جو تصانیف کرتے ہیں یہ علماء زمانہ کے مقابلہ اور مخاطبت میں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں کو طلباء نہیں سمجھ سکتے۔ ان دنوں ان کے کورس بھی اتنے لمبے ہیں کہ طلباء کو فرصت ہی نہیں ملتی کہ تالیفات کو پڑھنے کی فرصت پا سکیں۔ اس لئے میں یہی کہتا ہوں اور پھر پھر کہتا ہوں کہ سکولوں کے ماسٹر صاحبان میری کتابوں کے چند صفحات مطالعہ کر لیا کریں اور انکا خلاصہ سہل اور آسان الفاظ میں طلباء کے روبرو بیان کر دیا کریں تا کہ ہماری باتیں طلباء کے دل و دماغ میں نقش ہو جائیں۔ ورنہ جو کتب مولویوں کے مقابلہ میں لکھی گئی ہیں وہ بچوں کے فہم سے بالاتر ہوتی ہیں۔

(سیرۃ المہدی، جلد 2، حصہ چہارم، مطبوعہ قادیان 2008)

......☆......☆......☆......

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی (اگست، ستمبر 2023ء)

اب ایک ہی ہاتھ ہے جو مسلمانوں کو اکٹھا کر سکتا ہے، وہ آنحضرت ﷺ کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہاتھ ہے
ایک جگہ اکٹھے ہوں گے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیچھے چلیں گے تو وحدت پیدا ہوگی ورنہ بکھر جائیں گے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اسی لئے آئے تھے کہ امت مسلمہ کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کریں،
اس بارہ میں آپؑ کو الہام بھی ہوا تھا کہ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ

مسلمان اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ تعلیم دیں اور اپنے علم کو عملی جامہ پہنائیں کیونکہ یہی وہ واحد راستہ ہے جس سے وہ امت کی موجودہ حالت کو بدل سکتے ہیں

ملاقات کرنے والے مہمانان کرام کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زرّیں نصیحت

مَیں اس ملاقات کی منتظر تھی اور دیوانہ وار جذباتی تھی، مَیں نے ملاقات کے دوران اُس طاقت اور توانائی کو محسوس کیا
جو حضور انور کی ذات سے حاصل ہوتی ہے یعنی ایک ہی وقت میں امن اور سلامتی (قرغیزستان سے Yulia Gubanova صاحبہ)

جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر ایک بار پھر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی جماعت کی تائید کر رہا ہے،
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی امامت میں جب میں نے نماز پڑھی تو ایسا محسوس کیا کہ جیسے اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے (قرغیزستان سے Ilyas Vahidov صاحب)

جلسہ میرے لئے بے حد انسپائرنگ تھا اور بہت پوزیٹو ایز جی دے گیا، جلسہ گاہ میں حضور کے ساتھ نمازوں میں
مجھے اپنے آنسوں پر اختیار نہیں رہا، بیعت کی تقریب بھی نہایت جذباتی تھی (البانیہ سے Xhaferr Kuci صاحب)

جلسہ بہت عظیم الشان تھا، یہاں مَیں نے اسلام دیکھا، دوسرے مسلمانوں سے آپ کے پاس واضح فرق خلافت ہے
اور اس کی وجہ سے آپ کے پاس اتحاد بھی ہے (البانیہ سے Prof Dr. Rexhep Shkurti صاحب)

جلسہ میں پہلی دفعہ آیا ہوں جلسہ بہت اچھا آرگنائز تھا، مسلمانوں کیلئے ایک نمونہ ہے، مسلمان امت اس کو مثال کے طور پر لیں (کوسووسے آنے والے ایک مہمان)

جلسہ کے تین دن میری زندگی کے غیر معمولی دن تھے، اسلامی عقائد پر روشنی ڈالنے والے خلیفہ کے خطابات نہایت ہی عمدہ تھے،
ان دنوں نے میرے دل پر گہرے نقوش چھوڑے ہیں (کوسووسے Burim Bruchai صاحب)

جلسہ کے دنوں، مَیں نے جو لیکچرز سنے اور باتیں سیکھیں وہ میری یادداشت میں ہمیشہ نقش رہیں گی، مَیں اور میرے ساتھیوں نے
جو غیر معمولی اور محبت سے بھری ہوئی مہمان نوازی کا تجربہ کیا وہ ہمارے دلوں میں ہمیشہ رہے گی (کوسووسے آفیشل ڈائریکٹر آف ایجوکیشن میونسپلٹی آف دیکان)

جلسہ نے مجھ پر ایک گہرا نقش چھوڑا اور مَیں اتحاد، امن اور بھائی چارہ کے اس جذبے سے بہت متاثر ہوا ہوں جو اس اجتماع کے ہر پہلو پر چھایا ہوا تھا،
خلیفہ وقت کی تقریر میرے لئے حیرت انگیز اور ایمان افروز تھی (کوسووکے شہر Elezhan کے میئر Mehmet Ballazhi صاحب)

میرے لئے خاص بات وہ ایمان افروز اور دل دہلا دینے والی تقریریں تھیں جو اسلام کے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے کیں
خلیفہ کے امن، اتحاد اور ہمدردی کے پیغامات نے ہمارے دلوں اور دماغوں پر ایک گہرا اثر چھوڑا ہے
حضور کی حکمت اور قیادت کا خود مشاہدہ کرنا میرے لئے ایک اعزاز تھا (کوسووکے شہر Elezhan میونسپلٹی کے ایجوکیشن ڈائریکٹر Hisni Luri صاحب)

مختلف ممالک سے آنے والے مہمانان کرام کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات اور جلسہ کے متعلق ان کے ایمان افروز تاثرات

رپورٹ : مکرم عبد الماجد طاہر صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن، یو.کے

4/ستمبر 2023ء بروز سوموار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 5 بجکر 50 منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور کی مختلف دفتری امور کی ادائیگی میں مصروفیت رہی۔ آج پروگرام کے مطابق مختلف ممالک سے آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات تھی۔

قزاقستان، قرغیزستان اور ازبکستان سے آنے والے وفود کی ملاقات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 10 بجکر 35 منٹ پر مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں قزاقستان، قرغیزستان اور ازبکستان سے آنے والے وفود کی اجتماعی ملاقات تھی۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کا جلسہ کیسا گزرا، کچھ سیکھا، کیا دیکھا؟ اس پر قزاقستان کے ایک دوست نے عرض کیا کہ یہ میرا چوتھا جلسہ سالانہ ہے۔ میں جلسہ قادیان پر بھی گیا ہوں اور جلسہ یوکے میں بھی شامل ہوا ہوں۔ خدا تعالیٰ نے اب مجھے یہاں موقع دیا ہے۔ میں جلسہ کے انتظامات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اتنے بڑے وسیع پیمانہ پر انتظامات ہوئے تھے۔ تین دن بہت جلدی گزر گئے۔ ہمیں جو لطف آرہا تھا۔ اب وہ جلدی ختم ہو جائے گا۔

قرغیزستان سے آنے والے ایک مہمان نے عرض کیا کہ یہ میرا پہلا جلسہ سالانہ تھا جس میں شامل ہوا ہوں۔ جب میں نے حضور انور کے پیچھے نماز ادا کی تو مجھے بہت رونا آیا۔ جیسے کسی چیز نے مجھے گھیر لیا ہے۔ ایسی نماز میں

نے کبھی نہیں پڑھی۔ موصوف نے اپنے لیے اور شہید کی فیملی کیلئے درخواست دعا کی۔

موصوف کی باتوں کا اردو ترجمہ مربی سلسلہ قرغیزستان غیاث بیگ صاحب کر رہے تھے۔ موصوف نے جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل غانا سے شاہد کا امتحان پاس کیا تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اب تم یہاں بھی اردو سیکھو۔ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھا کرو۔ روزانہ کچھ صفحات پڑھا کرو اور اپنی اردو زبان مزید بہتر کرو۔

ایک دوست الیاس صاحب نے اپنے بیٹے کا نام رکھنے کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ’’محمود‘‘ نام رکھ لیں۔

ایک قرغز دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا کہ دوسری دفعہ جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ میرے جذبات بہت زیادہ ہیں بیان نہیں کر سکتا۔ قرغیزستان جماعت کی طرف سے سلام عرض کرتا ہوں اور دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

بعد ازاں ملک ازبکستان سے آنے والے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں جماعت کی طرف سے سلام عرض کی۔ موصوف نے بتایا کہ اُس نے چھ ماہ قبل بیعت کی تھی۔ اس کے ساتھ بعض اور لوگوں نے بھی ویزا اپلائی کیا تھا لیکن ان کو ابھی تک ویزا نہ مل سکا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

ایک خاتون نے سوال کیا کہ چائنا میں مسلمانوں کے حالات بہت خراب ہیں۔ کیا وہ وہاں ظلم سہتے رہیں گے۔

حضور انور نے فرمایا جہاں کہیں بھی ظلم ہو ہم تو ہر جگہ ظلم کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔ فرمایا سب دعا کریں۔ کوششیں کریں، لیڈروں کو بتائیں۔ بحیثیت القوم ڈپلومیسی سے مسائل حل کریں آجکل کے حالات میں یہی اس کا حل ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اصحاب کہف کی طرح زندگی گزارو۔ پھر اپنے مسائل حل کرو۔ بہر حال دعا سب سے ضروری ہے۔

بعض ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

☆ قزاقستان سے آنے والے ایک احمدی دوست علی بیگ صاحب بیان کرتے ہیں: جلسہ میں شامل ہونا بہت اچھا لگا جب بیعت کی تو ایک الگ ہی احساس تھا اور جب حضور انور سے ملاقات ہوئی تو میرے سب احساسات، جذبات اپنے آخری نقطہ کو پہنچ گئے اور میرا جلسہ پر آنے کا مقصد پورا ہو گیا۔ جلسہ میں شمولیت کا اثر اتنا زیادہ ہے کہ میری بیوی اور بچے بھی کہہ رہے تھے کہ تم بدل گئے ہو۔ اگلے سال انشاء اللہ بیوی اور بچوں کے ساتھ جلسہ میں شامل ہونے کا ارادہ ہے۔

☆ قزاقستان سے آنے والے بائیگل آقان صاحب اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں جلسہ سالانہ جرمنی کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ سب کچھ بہترین تھا۔ حضور انور کا اسلام کے ان اصولوں کا بیان جو جدید مسائل، مظلوموں کے مسائل پر مشتمل ہیں اپنے حسن انتخاب اور فصاحت معنوی سے حیران کر دینے والا ہے۔ اسی طرح میں تمام شاملین، مقررین اور مترجمین کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ علاوہ ازیں ’’خلافت اور جماعت کے باہمی پیار کا تعلق‘‘ کے عنوان پر کی گئی تقریر نے دل کو چھوتے ہوئے آبدیدہ کر دیا۔

☆ قزاخستان سے آنے والے رفعت توکاموف صاحب اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: یہ جلسہ اعلیٰ سطح پر منعقد ہوا۔ تقاریر بہت عمدہ تھیں اور ان میں موجود نورِ احمدیت کے ذریعے ان تمام سوالات کے جوابات مل گئے جو ہمارے موجودہ دور کیلئے موزوں ہیں۔ الغرض خوشیوں کے یہ تین دن جن میں ہم نے اپنے پیارے آقا کی آواز سنی، حضور کی تقاریر ہمارے لیے روح کا مرہم بنیں، اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کے تمام ارشادات اور خواہشات کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ سیّدی! جب پیارے آقا نے جماعت کو الوداع کہا، تو حضور کے مبارک چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ دیکھ کر میرے دل میں آرزو پیدا ہوئی کہ آقا کا غلام اس جلسہ میں حاضر ہونے کیلئے سب کچھ قربان کر دے۔

☆ قزاقستان سے یسبول صاحب اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بعد میرے جو جذبات ہیں میں ان کو بیان نہیں کر سکتا، مزید یہ کہ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ میرا ایمان بہت مضبوط ہوا ہے۔ حضور انور سے ذاتی ملاقات کے دوران میں صرف رو رہا تھا اور کچھ بھی بول نہیں پایا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہم سب کیلئے بہت بابرکت کرے۔

☆ قزاقستان سے آنے والے ایک احمدی دوست اسلان تیمر خانوف صاحب بیان کرتے ہیں: حضور کے خطابات اور مقررین جلسہ کی تقاریر نے مجھ پر نہایت مفید اثر چھوڑا۔ دل کو چھوتے ہوئے بہت سے مواقع پر غور و فکر کرنے پر مجبور کر دیا۔ میں نے عزم کر لیا ہے کہ ان شاء اللہ اگلے سال جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر حضور کو دیکھ سکوں اور شرفِ مصافحہ حاصل کر سکوں۔

☆ ایک قرغیز احمدی مہمان نے کہا: حضورِ انور میں مجھے صرف نور ہی محسوس نہیں ہوتا ہے بلکہ کچھ اور بھی محسوس ہوتا ہے جو میرے لیے قاصر البیان ہے مگر دل و نین دونوں بھر آتے ہیں۔

☆ قرغیزستان سے Bakhmatov Zamirbek Kachievich صاحب تحریر کرتے ہیں: میرے نزدیک جلسہ سالانہ جرمنی بہت اعلیٰ سطح پر منعقد ہوا۔ میں دوسری مرتبہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔ میں ایک دفعہ جلسہ سالانہ لندن میں بھی شامل ہو چکا ہوں۔ میں جب بھی جلسہ سالانہ میں آتا ہوں تو مجھے نئی چیزیں اور نئی باتیں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ کوئی وجہ ہے کہ جلسہ سالانہ ختم ہونے کے بعد اپنی جگہ یعنی اپنے گھر جانے کو دل نہیں کرتا۔ جلسہ سالانہ کے دوران مجھے ایسے لگتا ہے جیسے میں جنت میں چل رہا ہوں۔ اِمسال میں اپنے تمام اہلِ خانہ کے ساتھ جلسہ سالانہ میں شرکت کرتا لیکن حالات کے باعث میں صرف اپنے بڑے بیٹے کو ساتھ لایا ہوں۔ میرے بیٹے کو بھی سب کچھ پسند آیا ہے۔

اِسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کے بارے میں کہنا چاہتا ہوں کہ ایسی ملاقات میسر آئی جس طرح کی ملاقات کا مجھے ایک طویل عرصہ سے انتظار تھا۔ حضور کو دیکھنا ہمارے لیے نہایت خوش قسمتی کی بات ہے۔ جلسہ سالانہ بہت اعلیٰ سطح پر منعقد ہوا۔ آپ سے ملاقات بھی بہت اچھی رہی۔ اس پر میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں۔

☆ قرغیزستان سے کاچیو آئیدر بیگ (Kachiev Aiderbek) صاحب تحریر کرتے ہیں کہ جلسہ کے دوران میں نے اپنے مذہب اور جماعت کے بارے میں بہت کچھ سیکھا۔ مجھے میرے بہت سے سوالات کے جوابات مل گئے۔ میں اپنی زندگی میں پہلی دفعہ جلسہ سالانہ میں شامل ہوا ہوں۔ اور پہلی دفعہ ہی بیرون ملک نکلا ہوں۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ اتنے لوگوں کا ہجوم ہوگا۔ جلسہ کے دوران میں نے وہاں ہونے والی تمام باتیں سنیں۔ اور مجھے بہت دلچسپ لگیں۔ سب کچھ بہت بہترین تھا۔

☆ قرغیزستان سے کِشتوبائیف سلامت (Kishtobaev Salamat) صاحب تحریر کرتے ہیں کہ آج 4/ستمبر کو ہم نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی۔ ملاقات بہت پسندیدہ اور عمدہ رہی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جیسے ہی ہال میں داخل ہوئے میں اُن کے چہرے پر نور دیکھ کر بہت جذباتی کیفیت میں آ گیا۔ حضور انور وقت کی کمی کے باوجود ہمارے تمام سوالات کے جوابات دیتے رہے۔ میری دو چھوٹی بیٹیوں کو تحائف سے بھی نوازا۔ ایسا موقع نصیب ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کا ہزار ہا شکر ادا کرتے ہیں۔

☆ قرغیزستان سے یولیا گبانووَہ (Yulia Gubanova) صاحبہ تحریر کرتی ہیں: آج 4/ستمبر 2023ء کو جلسہ سالانہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے وہ ملاقات ہوئی جس کا طویل عرصہ سے انتظار تھا۔ اور میں اپنے دلی تاثرات بتانا چاہتی ہوں۔ میں واقعتہً اِس ملاقات کی منتظر تھی اور دیوانہ وار جذباتی تھی۔ کیونکہ حضور صرف جماعت احمدیہ مسلمہ کے سربراہ ہی نہیں بلکہ ایک ایسی ہستی ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے خود منتخب کیا ہے۔ اور لوگوں کی قیادت اُن کے سپرد کی ہے۔ اور ملاقات کے دوران اُس طاقت اور توانائی کو محسوس کیا جو حضورِ انور کی ذات سے حاصل ہوتی ہے۔ یعنی ایک ہی وقت میں امن اور سلامتی۔ جذبات کا مرکب اور رونے کی شدید خواہش۔ بلاشبہ ایسے پاکیزہ انسان کی صحبت میں رہنے سے آپ کی روح لازماً کوشش کرتی ہے کہ کچھ حد تک اُس جیسا بن جائے۔ یہ وہ ماحول ہے جس میں ہمیشہ رہنے کو دل چاہتا ہے۔ اور یہ ناقابل یقین خوشی ایک ایسے راہنما کی قیادت میں ہے جس سے آپ کوئی بھی سوال پوچھ سکتے ہیں اور آسمان وزمین کے خالق کے مذہب کی بنیاد پر واضح جواب حاصل کر سکتے ہیں۔ میں اپنے امام سے ملنے، اُن کے پیچھے نماز پڑھنے اور ہم خیال لوگوں کی جماعت میں شامل ہونے پر اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حضور پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ اور اُنہیں اپنی بے شمار نعمتوں سے نوازے۔ ملاقات ناقابلِ فراموش تھی۔

☆ قرغیزستان سے جلال الدین صاحب تحریر کرتے ہیں: مجھے پہلی دفعہ کسی جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کا موقع ملا ہے۔ اسی طرح حضور انور کی امامت میں نماز پڑھنے کی توفیق مل رہی ہے۔ حضور انور کی امامت میں نماز پڑھتے ہوئے ایسی روحانی لذت نصیب ہوئی کہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ اتنی تعداد میں لوگ ہوں گے۔ میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے اس جلسہ میں شامل ہونے کی توفیق دی۔ اِسی طرح میں ایمان و تقویٰ میں مضبوطی محسوس کر رہا ہوں۔ الحمدللہ

☆ قرغیزستان سے الیاس وَحِیدَوف (Ilyas Vahidov) صاحب تحریر کرتے ہیں: خاکسار قرغیزستان سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر ایک بار پھر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی جماعت کی تائید کر رہا ہے۔ جلسہ سالانہ میں سب سے زیادہ جس چیز نے میری روح پر اثر کیا وہ یہ تھا کہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی امامت میں جب میں نے نماز پڑھی تو ایسا محسوس کیا کہ جیسے اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔

☆ قرغیزستان سے وَحِیدَوف اَشیر علی (Vakhidov Ashirali) صاحب تحریر کرتے ہیں: خاکسار دس سال قبل جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا تھا۔ اور اُس وقت تین مساجد کے افتتاح میں شامل ہونے کی توفیق ملی تھی۔ اس کیلئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ پھر اس سال جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کرنے کی توفیق دی ہے۔ گذشتہ دس سالوں میں جماعت احمدیہ جرمنی کی ترقیات دیکھ کر مجھے یہ معلوم ہوا کہ اس راز کے پیچھے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں اور آپ کا بابرکت وجود ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تائید جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے۔ ان دس سالوں کے فرق میں یہ بھی نظر آ رہا ہے کہ یہ جماعت وہی جماعت ہے جس کی رسول اللہ ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ اور وہ پیشگوئیاں جماعت احمدیہ پر پوری ہو رہی ہیں۔ اور یہ سب ترقیات حضورِ انور کی دعاؤں اور خلافت کی برکت سے ہو رہی ہیں۔ حضورِ انور کا خطاب سن کر میں نے اپنی کمیوں کو محسوس کیا۔ ایمان میں اضافہ اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پیغام کو دوسروں تک پہنچانے کے لیے مزید اشتیاق اور جذبہ پیدا ہوا۔

البانیہ سے آنے والے وفد کی ملاقات

بعد ازاں 11 بجکر 58 منٹ پر ملک البانیہ (Albania) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔ البانیہ سے 20/افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا تھا۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر عرض کیا گیا کہ پانچ افراد ایسے ہیں جو پہلی مرتبہ آئے ہیں۔ حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ آپ کو جلسہ کیسا لگا۔ سبھی نے اس بات کا اظہار کیا کہ جلسہ بہت شاندار تھا اور بڑا منظم تھا۔

یونیورسٹی کے ایک پروفیسر صاحب نے عرض کیا کہ وہ اس وقت یونیورسٹی میں پڑھا بھی رہے ہیں اور ساتھ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’ظاہری نماز اور روزہ اگر اس کے ساتھ
اخلاص اور صدق نہ ہو کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا۔‘‘

(ملفوظات، جلد4، صفحہ 420)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ اڑول (بہار)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہوسکتا
جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔‘‘

(شہادت القرآن، روحانی خزائن، جلد6 صفحہ 395)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

ساتھ ریسرچ بھی کر رہے ہیں۔ حضور انور کے استفسار پر کہ کس قسم کی ریسرچ کر رہے ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ خصوصاً بچوں کی بیماریوں سے متعلق ریسرچ ہے اور حالت حمل کے دوران بھی بچوں میں جو بیماریاں آجاتی ہیں یہ بھی میری ریسرچ میں شامل ہے۔

ایک احمدی دوست نے عرض کیا کہ ہماری روحانی حالت کم ہوتی جارہی تھی۔ گذشتہ سالوں میں جلسہ نہیں ہوا۔ جلسہ پر آکر بہت خوشی ہوتی ہے۔ یہاں سے ہم سارے سال کیلئے اپنی بیٹری چارج کر کے جاتے ہیں۔ ہمیں حضور کیلئے بے حساب پیار ہے۔ میں اپنے جذبات بیان نہیں کرسکتا۔

ایک مہمان نے سوال کیا کہ نماز کے دوران مختلف خیالات ذہن میں آجاتے ہیں تو اس پر حضور انور نے فرمایا: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھا کرو اور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھا کرو پھر دعا کی طرف توجہ کرو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نماز میں بار بار خیال آتا ہے نماز گرتی ہے تو دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف اپنی توجہ کرو۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھا کرو۔

حضور انور نے فرمایا: یہ ایک مسلسل مجاہدہ اور کوشش ہے۔ ایک وقت میں آکر ٹھیک ہوجاتا ہے۔

نائب صدر جماعت البانیہ نے عرض کیا کہ وہ جلسہ میں کئی دفعہ آئے ہیں۔ حضور انور نے عہدیداران کے بارہ میں خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ حضور انور نے فرمایا میں نے کل ہی اپنے خطاب میں بتادیا تھا کہ حقیقی اسلام کی تعلیم کا اپنا نمونہ پیش کرو۔ آپ کا یہ عملی نمونہ خاموش تبلیغ ہے۔ حضور انور نے فرمایا عہدیداران والا خطبہ آپ کیلئے بھی ہے۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ ہم نے زیتون کے 220 درخت مسجد کے احاطے میں لگائے ہوئے ہیں، ہم خود اپنا تیل لے کر آئے ہیں۔ موصوف نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ہم نے خود جا کر اپنے سامنے یہ تیل نکلوایا ہے۔

☆ ایک البانین احمدی گزیم مُژاچی (Gezim Muzhaqi) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ جلسہ انہیں غیر معمولی طور پر عظیم الشان لگا۔ انتظامات بہت اعلیٰ تھے۔ اور اشکبار آنکھوں سے کہا کہ کورونا کے سالوں کے گیپ کی وجہ سے ہماری روح کی ضرورت ہوگئی تھی۔ جلسہ کی وجہ سے اور حضور سے ملاقات کی وجہ سے ایک سال تک گویا روح چارج ہوگئی ہے۔

☆ البانیہ سے آنے والے ایک مہمان جعفر کُوچی (Xhaferr Kuci) صاحب جنہوں نے اِکنامکس میں ماسٹر کیا ہے اور 2020ء میں چار سال کی تحقیق کے بعد بیعت کی تھی، انہوں نے بتایا: جلسہ ان کیلئے بے حد inspiring تھا اور بہت positive energy دے گیا۔ جلسہ گاہ میں حضور کے ساتھ نمازوں میں مجھے اپنے آنسوں پر اختیار نہیں رہا۔ میں نے پہلی بار حضور کو دیکھا۔ اسی طرح بیعت کی تقریب بھی نہایت جذباتی تھی۔ ملاقات میں حضور کو دیکھتے ہوئے محسوس ہورہا تھا کہ حضور مجھے ایک تحفظ کا احساس دے رہے ہیں اور مجھے یقین ہوتا جارہا تھا کہ یہی وہ شخص ہے جو میرا عزیز اور میرا مُطاع ہے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ حضور ایک شفیق باپ ہیں جو احباب جماعت سے بے حد پیار کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک بات جو مجھے اچھی نہیں لگی وہ یہ کہ جلسہ میں کئی بار بعض لوگ تقریر کے اختتام سے قبل ہی اُٹھ کر چلے جایا کرتے تھے۔

☆ البانیہ سے آنے والے ایک مہمان بُیار رامائے (Dr. Bujar Ramaj) صاحب نے بتایا: جلسہ کے انتظامات نئی جگہ ہونے کے باوجود نہایت اعلیٰ تھے جیسے کسی scenography میں سب کچھ ترتیب سے رکھا جاتا ہے۔ Screen کی مدد سے جوڈا کومنٹری اور دیگر چیزیں دکھائی گئیں ان سے بہت فائدہ ہوا۔ الغرض نئے حالات میں بھی انتظامات اعلیٰ تھے۔ تقاریر بہت عمدہ تھیں۔ حضور کا اختتامی خطاب بشمول پچھلے کیے گئے خطابات کے ہمیں ایک راہنما ماڈل معاشرہ تشکیل دینے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

☆ البانیہ سے ایک مہمان Silvi صاحب بہت سالوں کے بعد دوسری بار جلسہ پر آئے تھے۔ موصوف نے کہا: یہ میرے لیے اپنی زندگی کے بہترین لمحات تھے۔ جلسہ کے انتظامات نہایت اعلیٰ تھے۔ جلسہ کے قریب رہائش ہونے کی وجہ سے حضور کے ساتھ فجر اور مغرب وعشاء کی نمازیں بھی پڑھنے کی پہلی بار توفیق ملی۔ کھانا بہت اچھا تھا اور صفائی کا معیار بھی بہت بہتر تھا۔

☆ البانیہ کے ایک مہمان رجیپ شکُورتی (Prof. Dr. Rexhep Shkurti) تھے جو Tirana University میں Faculty of Natural Sciences میں پروفیسر ہیں اپنی اہلیہ کے ساتھ آئے تھے۔ موصوف نے کہا: جلسہ بہت عظیم الشان تھا۔ میں دس سال سے روزہ رکھتا ہوں اور اسلام کے دوسرے احکام کی بھی، اگرچہ سارے نہیں، پابندی کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ یہاں میں نے اسلام دیکھا ہے۔ دوسرے مسلمانوں سے آپ کے پاس واضح فرق خلافت ہے اور اس کی وجہ سے آپ کے پاس اتحاد بھی ہے۔

☆ عمر جیرجی (Imer Gjergji) صاحب البانین احمدی ہیں۔ موصوف نے بتایا: جلسہ روح کی غذا تھا۔ ہوٹل قریب ہونے کی وجہ سے حضور کے ساتھ ظہر وعصر کے علاوہ مغرب وعشاء کی نمازیں بھی پڑھنے کا موقع ملتا رہا۔ جلسے کے انتظامات نہایت عمدہ تھے۔ تاہم جلسہ کا نقشہ اور کچھ سائن بورڈز جرمن کے علاوہ اگر انگریزی میں بھی ہوتے تو اچھا ہوتا۔

☆ البانیہ سے ایک مہمان خاتون ایرمیرا علی باشی (Ermira Alibashi) جو کہ نرس ہیں کہتی ہیں: اس سے پہلے بھی جلسہ پر آئی تھی۔ اس بار اسی روحانی تڑپ کی وجہ سے دوبارہ جلسہ پر آئی ہوں۔ اس بار پہلی دفعہ میں نے نماز پڑھی ہے۔ میرے ساتھ قدسیہ صاحبہ حضور کی آواز کو سنتے ہوئے نماز پڑھ رہی تھی اور میں انہیں دیکھ دیکھ کر نقل کرتی جارہی تھی۔ پہلی بار میرے روح کا ہر ذرہ گویا حرکت میں آیا۔ سجدے میں رو رو کر دعائیں کر رہی تھی اور ایسا لگ رہا تھا کہ میری ساری نفرتیں پگھلتی جارہی تھیں۔ میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے ایمان میں مضبوطی عطا کرے۔ حضور سے ملاقات کے دوران مجھے ہمیشہ ایسا لگتا ہے کہ میں اپنے والد محترم کو دیکھ رہی ہوں۔

☆ البانیہ سے آنے والی ایک مہمان خاتون دریتے شکورتی (Drite Shkurti) صاحبہ High School Teacher ہیں۔ موصوفہ نے کہا: جلسہ کے انتظامات نہایت اعلیٰ تھے۔ میں سکول میں ٹیچر ہوتے ہوئے جانتی ہوں کہ آج کل کے بچے کتنے ایگریسو ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں پر بچے بھی اتنے سلجھے ہوئے تھے کہ اپنی ڈیوٹیوں میں مگن تھے۔ یہ میرے لیے بہت حیران کن تھا۔ تجسس مجھے جلسہ کے دوران عام کھانے کے ہال کی طرف لے گیا جو بازار سے پہلے تھا۔ وہاں پر بھی میں نے دیکھا کہ ہزاروں مرد کھانا کھا رہے تھے لیکن کوئی جھگڑا، چھینا جھپٹی وغیرہ بالکل نہیں دیکھی۔ ایسا لگتا تھا جیسا کہ سب شہد کی مکھیاں ہیں جو صرف کام کرنا جانتی ہیں۔ لوگ ہر کام کیلئے تیار تھے اور اخلاق اتنے اعلیٰ کہ تھوڑا بھی دھکا لگتا تو فوراً احتیاط سے sorry کہتے۔

کوسووو سے آنے والے وفد کی ملاقات

پروگرام کے مطابق اسکے بعد ملک کوسووو سے آنے والے وفد کے ممبران نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ Kosovo سے 36 ر افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا تھا۔

ایک مہمان نے عرض کیا کہ میں اس جلسہ میں پہلی دفعہ آیا ہوں جلسہ بہت اچھا آرگنائز تھا۔ مسلمانوں کیلئے ایک نمونہ ہے۔ مسلمان امت اس کو مثال کے طور پر لیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا اسی لیے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام آئے تھے کہ امت مسلمہ کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کریں۔ اس بارہ میں آپؑ کو الہام بھی ہوا تھا کہ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو علیٰ دینٍ واحدٍ

پس اب ایک ہی ہاتھ ہے جو مسلمانوں کو اکٹھا کر سکتا ہے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہاتھ ہے۔ ایک جگہ اکٹھے ہوں گے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیچھے چلیں گے تو وحدت پیدا ہوگی ورنہ بکھر جائیں گے۔

Kosovo سے آنے والے ایک جرنلسٹ نے عرض کیا کہ پچاس ہزار لوگ جمع تھے۔ ایک بھی مسئلہ نہ ہوا۔ یہ حیران کن بات تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا واپس جا کر جلسے کے حالات پر ایک مضمون لکھیں۔ احتیاط سے حکمت کے ساتھ تاکہ سارا تعارف ہوجائے۔ اس پر موصوف نے کہا کہ میں ضرور پیغام پہنچاؤں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مخالفت ہوتی ہے لیکن مخالفت میں ترقی ہوتی ہے۔ ان شاء اللہ ٹھیک ہوجائے گا۔ آپ محدود طور پر اپنے حلقے میں پیغام پہنچا سکتے ہیں۔

☆ کوسووو (Kosovo) سے آنے والے ایک مہمان بُورِم بُرُوچائی (Mr. Burim Bruchai) صاحب جو کہ تاریخ کے استاد ہیں، بیان کرتے ہیں: جلسہ کے تین دن میری زندگی کے غیر معمولی دن تھے۔ اسلامی عقائد پر روشنی ڈالنے والے خلیفہ کے خطابات نہایت ہی عمدہ تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے خلیفہ کو سلامت رکھے۔ مجھے بے شمار نئے، شاندار افراد سے ملنے کی خوشی ہوئی۔ اجتماعی ماحول واقعی حوصلہ افزا تھا، اور ان دنوں نے میرے دل پر گہرے نقوش چھوڑے ہیں۔ مجھے مستقبل میں دوبارہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے موقع کی پوری امید ہے کیونکہ اس تقریب نے نہ صرف روحانی رزق فراہم کیا ہے بلکہ ہم خیال افراد کے باہمی روابط استوار کرنے کا موقع بھی فراہم کیا ہے۔

ان دنوں میں ہونے والے خلیفہ وقت کے خطابات اور دیگر تقاریر سے جو بھی سیکھا ہے وہ اپنے دوستوں کو واپس جا کر ضرور بتاؤں گا۔

☆ Kosovo سے آنے والے مہمان جو آفیشل ڈائریکٹر آف ایجوکیشن، میونسپلٹی آف دیکان ہیں، اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں: جلسہ کے دنوں، میں نے جو لیکچرز سنے اور باتیں سیکھیں وہ میری یادداشت میں ہمیشہ نقش رہیں گی۔ میں کوسووو میں اپنے دوستوں اور ساتھیوں کو اس جلسہ کے حوالہ سے بتانے کیلئے بے چین ہوں۔ خاص طور پر میں خلیفہ وقت کی بیان کردہ خوبصورت تعلیمات پر عمل کروں گا۔ مزید برآں، میں اور میرے ساتھیوں نے جو غیر معمولی اور محبت سے بھری ہوئی مہمان نوازی کا تجربہ کیا وہ ہمارے دلوں میں ہمیشہ رہے گی۔ اللہ آپ سب کو ڈھیروں خوشیاں عطا فرمائے اور آپ کو اپنی رحمتوں سے نوازے۔

☆ Kosovo سے آنے والے ایک مہمان پریمتم فاضلیو (Mr. Premtim Fazliu) جو سماجی پالیسیوں کے شعبہ کے سربراہ ہیں، اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: دوران جلسہ مجھے دنیا کے کونے کونے سے آنے والے لوگوں سے ملنے کا شرف حاصل ہوا۔ جلسہ کے دوران جو ایک بات میں نے محسوس کی وہ حاضرین کے درمیان یکجہتی تھی۔ میرے لیے ایک خاص بات اسلام کے متعلق لگائی جانے والی ایک نمائش تھی۔ اس نے اسلامی دنیا کے بھرپور ثقافتی اور فنی ورثے کی عکاسی کی جس نے مجھ پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔

عالمی سطح پر ہیومینیٹی فرسٹ کی ناقابل یقین اور انتھک کوششوں کا مشاہدہ کرنا واقعی متاثر کن تھا۔ انہوں نے جن متعدد منصوبوں پر عمل درآمد کیا ہے، لوگوں کی زندگیوں پر مثبت اثر ڈال رہے ہیں، انسانی ہمدردی کے کاموں کیلئے ان کی لگن کو ظاہر کرتے ہیں۔

☆ Kosovo سے آنے والے ایک مہمان اونی جساری (Mr. Avni Jashari) صاحب جو لیچان میونسپلٹی کے میئر کی کابینہ کے سربراہ ہیں بیان کرتے ہیں: میرے لیے یہ ایک غیر معمولی اور واقعی متاثر کن تجربہ تھا۔ میں نے خلیفہ وقت کے خطابات اور دیگر تقاریر سے دلچسپ اور متاثر کن معلومات کا خزانہ حاصل کیا جو ہمیشہ میرے ساتھ رہے گا۔ میں اس بات پر زور دینا چاہتا ہوں کہ اس تجربے نے مجھ پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ اسی طرح مجھے دوسرے شاندار لوگوں سے ملنے اور ان کے ساتھ خصوصی روابط قائم کرنے کا موقع ملا۔

میرے لیے جلسہ سالانہ علم کی دنیا میں ایک ایسا باغ ہے جو تعاون اور بھائی چارہ کو فروغ دیتا ہے۔ اسکے ساتھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

عجب نوریست در جانِ محمدؐ ✡ عجب لعلیست در کانِ محمدؐ

ز ظلمتہا دلے آنگہ شود صاف ✡ کہ گردد از محبّانِ محمدؐ

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگو لین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است ✡ خاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است

دیدم بعینِ قلب و شنیدم بگوشِ ہوش ✡ در ہر مکاں ندائے جلالِ محمدؐ است

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

ہی، یہ ایک ایسا موقع تھا جہاں آپ کی کمیونٹی کے مثالی کام اور مسلسل کوششوں کو دکھایا گیا کہ کس طرح جماعت احمدیہ معاشرے کو فائدہ پہنچانے کی خاطر منصوبے بنا رہی ہے اور اقدامات کر رہی ہے۔

☆ Kosovo سے آنے والے ایک مہمان افریم حسنامیتاج، (Mr. Afrim Hasanametaj) صاحب جو اپنی میونسپلٹی میں ثقافت، یوتھ اور کھیل کے شعبہ کے نگران ہیں، اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: میں اس تقریب کے مقصد کی بہت قدر کرتا ہوں، جو امن اور محبت پر مرکوز ہے۔ ہر چیز ہر پہلو سے بے عیب اور باترتیب تھی۔ اس اجتماع میں اتحاد کی فضا اور بھائی چارے کا جذبہ متأثر کن تھا۔ امن، محبت اور اتحاد کا پیغام پوری تقریب میں گونجتا رہا، جو ہمیں آج ہماری دنیا میں ان اقدار کی اہمیت کی یاد دلاتا ہے۔ تقریب کے دوران پیش کی گئیں تقاریر نے میری سمجھ کو تقویت بخشی۔

☆ کوسووو Elezhan کے میئر مسٹر مہمت بلازی صاحب (Mr. Mehmet Ballazhi) اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: اس غیر معمولی جلسہ نے مجھ پر ایک گہرا نقش چھوڑا اور میں اتحاد، امن اور بھائی چارہ کے اس جذبے سے بہت متأثر ہوا ہوں جو اس اجتماع کے ہر پہلو پر چھایا ہوا تھا۔ تقریب کے دوران تقاریر بہت عمدہ تھیں۔ خاص طور پر خلیفہ وقت کی تقریر میرے لیے حیرت انگیز اور ایمان افروز تھی۔ میں اب اسلام کو صحیح معنوں میں سمجھ چکا ہوں۔ مجھے انتظامیہ کی مہمان نوازی کی تعریف بھی کرنی چاہیے۔ پیشہ ورانہ مہارت اور مہمانوں کی حقیقی دیکھ بھال کا معیار انتظامیہ کے عزم اور لگن کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

☆ الیزہان میونسپلٹی کے ایجوکیشن ڈائریکٹر حِسنی لوری صاحب (Mr. Hisni Luri) بیان کرتے ہیں: مجھے کامیاب جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کے روشن تجربہ کیلئے اپنی گہری تعریف کا اظہار کرتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے۔ یہ جلسہ واقعی غیر معمولی تھا، اور میرے لیے خاص بات وہ ایمان افروز اور دل دہلا دینے والی تقریریں تھیں جو اسلام کے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے کی تھیں۔

خلیفہ وقت کے بابرکت الفاظ میرے اور تمام سامعین کے دل کی گہرائیوں تک پہنچے۔ خلیفہ وقت کے امن، اتحاد اور ہمدردی کے پیغامات نے ہمارے دلوں اور دماغوں پر ایک گہرا اثر چھوڑا ہے۔ حضور کی حکمت اور قیادت کا خود مشاہدہ کرنا میرے لیے ایک اعزاز تھا۔

حاضرین کے درمیان بھائی چارہ کا جذبہ واقعی قابل قدر تھا۔ میں اس جلسہ پر ہونے والی تقاریر سے حاصل ہونے والے انمول اسباق کو ایلیزہان کی کمیونٹی کے ساتھ بانٹنے کیلئے بے چین ہوں۔

☆ کوسووو کے مبلغ لکھتے ہیں: ایک دوست شیپ ذیقیراج Mr. Shaip Zeqiraj کا جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت ان کی استقامت کا ثبوت ہے۔ شیپ صاحب کی شدید خواہش تھی کہ جلسہ میں شامل ہوں تاہم کوسووو میں، جرمنی جانے کیلئے ویزا حاصل کرنا ایک مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔ ایک رات شیپ صاحب نے خواب میں جرمنی میں ایک عالی شان مسجد دیکھی اور اس کے اندر پیارے حضور کا دیدار بھی کیا۔ خواب روشن اور روحانی طور پر ترقی دینے والا تھا، جس پر شیپ صاحب کے دل میں کوئی شک نہیں تھا۔ انتہائی یقین کے ساتھ، انہوں نے فوری طور پر ویزا کی درخواست کا عمل شروع کیا اور اپنا ٹکٹ بھی خرید لیا۔ ویزہ کے حوالہ سے اپنے کچھ رشتہ داروں کے خدشات اور شکوک وشبہات کے باوجود شیپ صاحب اپنے یقین پر قائم رہے کہ وہ جلسہ سالانہ جرمنی میں موجود ہوں گے۔ جیسے ہی ویزا کی درخواست کی آخری تاریخ ختم ہوئی تو پریشانی میں بھی مزید اضافہ ہونے لگا اور خاندان کے لوگ باتیں بھی کرنے لگے کہ ویزہ ملا نہیں اور ٹکٹ کروالی ہے۔ مگر شیپ صاحب ذرہ بھی نہیں ڈگمگائے اور یقین کے ساتھ کہتے کہ وہ ضرور جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوں گے۔ پھر ایک دن خبر ملی کہ ویزا منظور ہو گیا! یہ خبر فتح عظیم سے کم نہیں تھی جس نے ایمان میں مزید تقویت بخشی اور دعاؤں کی طرف رجحان کو مزید بڑھایا۔

Kosovo کے وفد کی یہ ملاقات 11 بجکر 22 منٹ پر ختم ہوئی۔

بوسنیا سے آنے والے وفد کی ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق 11 بجکر 25 منٹ پر ملک بوسنیا (Bosnia) سے آنے والے وفد کی حضور انور کے ساتھ ملاقات شروع ہوئی۔ بوسنیا سے 41/افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ میں شامل ہوا تھا۔

حضور انور نے مہمانوں سے دریافت فرمایا کہ آپ کو جلسہ کیسا لگا؟ اس پر دوستوں نے عرض کیا کہ جلسہ بہت اچھا تھا۔ ہم سب مطمئن ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جو جلسہ پر پہلے آچکے ہیں ان کو جلسہ میں پہلے سے کوئی بہتری نظر آئی؟

اس پر ایک دوست نے عرض کیا کہ جلسہ ہر سال کی طرح بہت اچھا تھا۔ اس دفعہ نئی جگہ تھی۔ یہاں بھی منظّم تھا۔ ہمیں کوئی کمی نظر نہ آئی۔ یہ دوست بوسنیا میں نیشنل سیکرٹری تبلیغ ہیں۔

بعد ازاں بعض احباب نے اپنی انگوٹھیاں تبرک کروائیں۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ آئندہ ماہ آپریشن ہونا ہے۔ حضور انور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ میرے لیے اور میری عیال کیلئے دعا کریں چار سال سے ہمارا بچہ نہیں ہوا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆ بوسنیا سے آنے والے تاریخ کے ایک پروفیسر حارث حُوسِیچ (Haris Husich) صاحب اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: جلسہ پر آنے سے قبل مجھے معلوم ہوا کہ وہاں ہزاروں لوگ ہوں گے اور قابل صد احترام خلیفہ ہم سے خطاب کریں گے، میں قدرے خوفزدہ تھا اور کسی قدر تحفظات رکھتا تھا، ہر چیز کے بارے میں شکوک وشبہات کا شکار تھا۔ چونکہ احمدیوں کے بارے میں، اس قدر وسیع جلسہ اور ان کی مذہبی رسومات کے بارے میں مجھے تفصیل سے علم نہیں تھا کیونکہ میں بنیادی باتوں میں الجھا ہوا تھا۔ اس سے قبل مجھے اس قدر اچھے لوگوں کے درمیان وقت گزارنے کا موقع نہیں ملا، جلسہ میں ہر چیز کی منصوبہ بندی کی گئی تھی اور ہر کوئی اپنے کام پر لگا ہوا تھا۔ یہ عظیم تقریب تنظیم اور خوبصورتی سے منظم تھی۔ خلیفہ کی پہلی تقریر کے بعد میرا ذہن صاف ہو گیا تھا، میں لوگوں کا پیچھا کرتا تھا، وہ کیسے بولتے تھے اور کیا کہتے تھے، انکا ایک دوسرے سے کیا تعلق تھا، میں یہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا رہا۔ میں نے اپنے مسلمان بھائیوں میں خود کو محفوظ پایا، میں نے محسوس کیا کہ کسی نے مجھے برا نہیں کہا، نہ ہی مجھے حسد یا اجنبیت کی آنکھ سے دیکھا، یا کسی بات پر مجھے تنقید کا نشانہ بنایا۔

ان تمام باتوں میں جو بات میرے لیے قابل رشک اور ممتاز حیثیت رکھتی ہے جس کا تجربہ مجھے اپنی زندگی میں اس سے قبل کبھی نہیں ہوا وہ خلیفہ کی زیارت اور قریب سے آپ کی گفتگو تھی۔ مجھے سکون محسوس ہوا جیسے میری پیٹھ سے کوئی بوجھ ہٹ گیا ہو، میں پریشان تھا مگر اب بے فکر ہو گیا ہوں۔ میں مطمئن لوٹ رہا ہوں۔ بلاشبہ، علم سے مالا مال، نئے اور اچھے لوگ ہیں جن سے میں ملا ہوں۔

☆ بوسنیا سے آنے والی ایک خاتون مہمان امینہ مویانوویچ (Emina Muyanovich) صاحبہ بیان کرتی ہیں: رضا کاروں کی تنظیم بہت اچھی تھی۔ خواتین کے حصہ میں ترجمہ کے مسئلہ کی وجہ سے ہم بعض پروگراموں کی سماعت نہیں کر سکے کیونکہ خواتین کے حصے میں کوئی ترجمہ نہیں تھا۔ حضور کی تقریر کا ترجمہ میرے لیے ہماری خواتین کی گروپ لیڈر نے کیا۔ یہ بات مجھے بہت پسند آئی کہ ہمیشہ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمے سے ہوتا ہے۔

حضور نے نصیحت کی کہ مسلمان اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ تعلیم دیں اور اپنے علم کو عملی جامہ پہنائیں کیونکہ یہی وہ واحد راستہ ہے جس سے وہ امت کی موجودہ حالت کو بدل سکتے ہیں۔

دوسرے دن ایک بار پھر ترجمے میں مسئلہ ہوا تو خواتین ترجمہ سننے کیلئے مردوں کے حصے میں چلی گئیں۔ اس وقت، ہفتہ کے دن، حضور خواتین کے حصے میں تھے اور خواتین نے اظہار کیا کہ وہ اس کام کیلئے تیار ہیں۔ یہ بات ان کے منظم انداز، اخلاص کی وجہ سے دل سے محسوس کی جاسکتی تھی۔ حضور کا خطاب خواتین کیلئے بہت مفید تھا۔ انہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں رہنے والی خواتین کی زندگیوں سے بہت سی مثالوں کا ذکر کیا۔

اتوار کے پروگرام میں حضور نے بنیادی اسلامی اصولوں، دوسروں کے حقوق کے تحفظ کے بارے میں بات جاری رکھی کہ ہمیں ہر کام میں بہترین ہونا چاہیے، کیونکہ جب ہم اپنی پوری کوشش کریں گے اور انصاف کریں گے، تب ہی ہم ترقی کر سکیں گے۔ اور معاشرے میں امن قائم ہوگا۔

حضور کی تمام باتیں ہر مسلمان کیلئے مشعل راہ ہیں۔ اب خدا کی مدد سے، ہم بوسنیا واپس جائیں گے، نئے مختلف تجربات سے مالا مال ہو کر اس دعا کے ساتھ کہ اللہ ہمیں صحیح راستہ دکھائے۔

☆ بوسنیا سے آنے والے ایک احمدی دوست سالم آلِچ (Salem Alich) بیان کرتے ہیں: صحت کی خرابی کے باوجود اس قدر لمبے سفر پر روانہ ہونے کی واحد وجہ خلیفہ وقت سے ملنے کی خواہش اور آپ کی اقتدا میں نماز ادا کرنے کی تڑپ اور کشش تھی تاکہ ان مقبول گھڑیوں میں انسان خدا کے حضور مقبول دعاؤں کی سعادت حاصل کر لے۔ اس سفر سے قبل میرے پاؤں میں سوزش سے شدید درد تھا اور چلا نہیں جا رہا تھا، مگر اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ جب سے اس سفر پر نکلا ہوں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرے پاؤں میں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔

حضور کی ملاقات سے دل نہیں بھرا، کاش ایسا ہوتا کہ یہ ملاقات کبھی ختم نہ ہوتی اور ہم حضور کی شخصیت کا نظارہ کرتے چلے جاتے۔

بوسنیا سے آنے والی ایک خاتون اندیرا حیدر (Indira Haidar) صاحبہ جو ریڈ کراس کی سیکرٹری ہیں، بیان کرتی ہیں: فرینکفرٹ میں خلیفہ سے ملاقات انتہائی پُرمسرت رہی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ ایسے شخص ہیں کہ ہر انسان کیلئے بھلائی چاہتے ہیں اور سب کیلئے اچھا کرنے کی ترغیب دلاتے ہیں۔ مجھے امام جماعت احمدیہ کو براہ راست سننے کا موقع ملا، انہوں نے اپنا قیمتی وقت ''ہم جیسے عام'' لوگوں کیلئے صرف کیا جنہیں وہ اپنی زندگی میں پہلی بار دیکھتے ہیں، پھر بھی ان کا پرتپاک مسکراہٹ اور برکتوں سے بھرے الفاظ کے ساتھ استقبال کیا۔ جماعت احمدیہ اور ہیومینیٹی فرسٹ مختلف دشواریوں کے باوجود ہمارے ملک میں جس اخلاص سے خدمت خلق کے کام کر رہی ہے، یہاں آکر خلیفہ سے ملاقات کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ ان کے رضا کاروں میں بنی نوع انسان کی اس قدر بے لوث خدمت کے جذبہ کا منبع دراصل ان کے خلیفہ کی ذات ہے۔ اصل حقیقت یہی ہے کہ اس سفر کا خلاصہ دراصل خلیفہ کی صحبت میں چند لمحات گزارنے کی سعادت ہے۔

دنیا کے مختلف حصوں سے مختلف انسانوں کو جماعت احمدیہ نے کس قدر وحدت کی لڑی میں پرویا ہوا ہے، میں نے محسوس کیا کہ تمام بنی نوع انسان کو امت واحدہ بنانے میں اور دنیا کو بہتر بنانے کی خاطر اپنا کردار ادا کرنے کے سلسلہ میں اس تجربے نے مجھے باہمت بننے میں میری سمجھ کو گہرا کر دیا۔ اس موقع نے نہ صرف مجھے مسلمان ہونے پر فخر محسوس کرنے کی تقویت بخشی بلکہ مجھے انسانی ہمدردی کی کوششوں اور بین المذاہب مکالمے کے فروغ میں مزید شامل ہونے کی ترغیب دی۔

☆ ملک مونٹی نیگرو (Montenegro) سے آنے والے ایک مہمان رُوزمیر اُسمانوویچ (Ruzmir Osmanovich) صاحب بیان کرتے ہیں: جلسہ کا پروگرام تعلیمی اور متنوّع تھا۔ دنیا بھر سے اپنے پیارے دوستوں سے مل کر خوشی ہوئی۔ میں تقریب میں موجود ہم آہنگی اور تمام شرکاء کے بہترین لیکچرز سے بہت خوش ہوا ہوں۔ خلیفہ سے ملاقات ناقابل فراموش ہے۔ میں اپنے ساتھ مونٹی نیگرو میں خوبصورت یادیں، علم اور نئی دوستیاں لے کر واپس جا رہا ہوں۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ نیا علم مجھے مزید پڑھنے، مذہب کے بارے میں جاننے اور معاشرے کا زیادہ ذمہ دار رکن بننے کیلئے متاثر کرے گا۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

Z.A. Tahir Khan
M.Sc. (Chemistry) B.Ed.
DIRECTOR
طالب دعا
Z.A.TAHIR KHAN
Director oxford N.T.T.College
Jaipur (Rajasthan)
TEACHER TRAINING
OXFORD N.T.T. COLLEGE
(Teacher Training)
(A unit of Oxford Group of Education)
Affialiated by A.I.I.C.C.E. New Delhi 110001
0141-2615111- 7357615111
oxfordnttcollege@gmail.com
Add. Fateh Tiba Adarsh Nagar, Jaipur-04
Reg. No. AIICCE-0289/Raj.

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(تلنگانہ)

KONARK
Nursery
Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

حجاب لینے کے نتیجہ میں وٹامن ڈی کی کمی نہیں ہوتی، یہ صرف دنیاداری والی اور دجالی چال ہے کہ تم اگر اس طرح کروگی تو پھر تمہارے اندر وٹامن ڈی نہیں جائے گی، یہ شیطانی وسوسے ہیں جو پڑھے لکھے لوگ بھی ڈالتے ہیں

بچوں کے سامنے نمازیں پڑھیں، اتنا سنوار کر پڑھیں کہ بچوں میں شوق پیدا ہو کہ ہم نے بھی نماز پڑھنی ہے عملی نمونہ دکھائیں گے بچوں کے سامنے تو ان میں شوق پیدا ہو جائے گا

مربی کی بیوی کو سمجھنا چاہئے کہ وہ بھی مربی ہے
اس کا کام یہ ہوگا کہ عورتوں میں اپنے نیک نمونے سے ان کی تربیت کیلئے اہم کردار ادا کرے
مربی کی بیوی کو پانچ وقت کی نمازوں کی پابندی، سنوار کے نمازیں پڑھنا بہت ضروری ہے، مربی کی بیوی کیلئے قرآن کریم کی تلاوت کرنا اس کے معنی جاننا اور اس کی تفسیر جاننا ضروری ہے، جماعت کا لٹریچر، اسلام کا لٹریچر اور کچھ وقت نکال کے تفسیریں پڑھنا بھی چاہئے تاکہ اس کو جہاں موقع ملے تبلیغ کر سکے، مربی کی بیوی کے اخلاق اچھے ہونے چاہئیں، عاجزی اور انکساری ہونی چاہئے

ابھی حال ہی میں امریکہ کی چھ سٹیٹس میں طوفان آئے ہیں ہر کوئی دیکھ سکتا ہے کہ گزشتہ 100 سالوں میں یہ آفات کئی گنا بڑھ گئی ہیں اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کی طرف لوٹیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کینیڈا میں مقیم عرب احمدی خواتین کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 12/دسمبر 2021ء کو کینیڈا میں مقیم عرب خواتین سے آن لائن ملاقات فرمائی جن کی اکثریت حال ہی میں کینیڈا ہجرت کر کے آئی ہے۔

حضور انور اس ملاقات کیلئے اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز میں رونق افروز ہوئے جبکہ خواتین نے ایوان طاہر، پیس ویلج، ٹورانٹو سے شرکت کی۔ ملاقات کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد جملہ خواتین کو حضور انور سے سوالات پوچھنے کا موقع ملا۔

ایک ممبر لجنہ اماء اللہ نے سوال کیا کہ حضور انور گھر کے کام کاج میں مدد کرتے ہیں؟ خاص کر کھانا پکانے وغیرہ میں اور حضور کیا اچھا پکا لیتے ہیں؟ حضور انور نے فرمایا کہ کیا اچھا پکا لیتا ہوں؟ یہ تو جو کھانے والا ہے وہی بتا سکتا ہے کہ میں اچھا پکاتا بھی ہوں کہ نہیں۔ ہر چیز تو میں نہیں کہتا پکا سکتا ہوں لیکن کبھی کبھی پکایا کرتا تھا اب تو مدتیں ہوگئیں، کبھی نہیں پکا سکا، وقت ہی نہیں ملتا۔ نہ آپ لوگوں سے فرصت ملتی ہے نہ دفتری کاموں سے فرصت ملتی ہے نہ لوگوں کے خطوط پڑھنے سے فرصت ملتی ہے کہ کر سکے۔ لیکن پھر بھی کبھی موقع مل جائے کوئی چھوٹے موٹے کام کرنے کا اور اگر ضرورت ہو تو کر دیتا ہوں۔ اس لیے اکثر وہ مرد جو مصروفیت کا بہانہ کرتے ہیں ان کے بہانے ہوتے ہیں ان کو اپنے گھروں میں مدد کرنی چاہیے۔

ایک دوسری ممبر لجنہ اماء اللہ نے سوال کیا کہ کیا ہم پُرامن احتجاج یا مظاہروں میں شامل ہو سکتے ہیں؟ حضور انور نے فرمایا کہ یہ گارنٹی اگر ہو کہ پرامن احتجاج ہوگا اور آخر میں آ کے وہ توڑ پھوڑ اور شدت پسندی میں نہیں بدل جائے گا تو کر سکتے ہیں اس کے کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کشمیریوں کے حق میں بھی ایک دفعہ حضرت خلیفہ ثانیؓ کے زمانے میں احتجاج ہوا تھا اس وقت اور حضرت خلیفہ ثانیؓ نے اس میں اجازت دی تھی، شامل ہو جاتے تھے تو اگر پرامن احتجاج ہو اور کوئی توڑ پھوڑ نہ ہو، سرکاری املاک کا نقصان نہ پہنچایا جائے اور قانون کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے۔ یہاں ان ملکوں میں قانون بھی احتجاج کی اجازت دیتا ہے۔ اور پرامن جلسوں اور جلوسوں کی اس حد تک آپ کر سکتے ہیں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس ممبر لجنہ نے مزید عرض کی کہ میری ایک عیسائی فیملی ڈاکٹر جو مصر سے ہیں انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ وٹامن ڈی لیتی ہیں تو میں نے کہا ہاں میں لیتی ہوں۔ انہوں نے کہا لیکن آپ کو عام لوگوں سے زیادہ لینی چاہئیں کیونکہ آپ حجاب پہنتی ہیں اور اس کی وجہ سے سورج کی شعاعیں آپ کی جلد تک نہیں پہنچ سکتیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا خدا تعالیٰ کوئی ایسا حکم دے سکتا ہے جو ہماری صحت کے اصول کے خلاف ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ سردیوں میں تو جب وٹامن ڈی کی زیادہ کمی ہو جاتی ہے عموماً دن بھی وہاں چھوٹے ہیں یورپ وغیرہ مغربی ممالک میں اس وقت تو ان لوگوں نے بھی اپنے جسم کو ڈھانکا ہوتا ہے اور سورج نکلتا بھی نہیں اتنا زیادہ۔ اس وقت تو یہ لوگ بھی وٹامن ڈی لے رہے ہوتے ہیں باقی رہ گئی گرمیوں کی باتیں اس میں ہمارا جو چہرہ ہے آپ کا عموماً کافی حد تک ننگا ہوتا ہے اور سورج کی شعاعیں ایسی تو نہیں ہیں جو ڈائریکٹ جلد پر پڑیں تو پھر ہی ہے۔ اب یہ لوگ وٹامن ڈی لینے کے نام پہ اور سن باتھ (sunbath) کے نام پہ beaches پہ جا کے سمندروں کے کنارے گرمیوں میں جا کے ننگے ہو کے لیٹ جاتے ہیں کہ ہم وٹامن ڈی لے رہے ہیں اور سورج کی شعاعیں لے رہے ہیں تو یہ تو بے حیائی پھیلنے والی اور پھیلانے والی باتیں ہیں اس کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ سورج کی جتنی requirement ہے وہ سورج میں کپڑوں سمیت بیٹھنے سے بھی پوری ہو جاتی ہے۔ آپ کا چہرہ تو ننگا ہوتا ہے، آپ کے ہاتھ بازو ننگے ہوتے ہیں، پاؤں آپ ننگے رکھتی ہیں اور اسی میں وٹامن ڈی کی جتنی requirement ہے وہ پوری ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا نظام ایسا رکھا ہوا ہے۔ یہ صرف دنیاداری والی اور دجالی چال ہے کہ جی تم اگر یہ اس طرح کروگی تو پھر تمہارے اندر وٹامن ڈی نہیں جائے گی وہی شیطان کا ابھی ذکر ہو رہا تھا ناں شیطان کے وسوسے ڈالنے والی بات۔ تو یہ شیطانی وسوسے ہیں جو پڑھے لکھے لوگ بھی ڈالتے ہیں۔ تو یہ باہر کے شیطان ہیں۔ اس لیے جتنی requirement آپ کی ہے وہ پوری ہوتی ہے باقی سارا دن آپ گھر میں تو حجاب پہن کے نہیں بیٹھی ہوتی۔ گھر میں آپ کا کمرہ ہے اس کی کھڑکیوں سے شیشوں سے دھوپ آ رہی ہوتی ہے، جب دھوپ آ رہی ہے وہاں آپ بیٹھ کے دھوپ لے سکتی ہیں۔ لائٹ کپڑے پہنے ہوتے ہیں اس میں آپ بیٹھی ہوتی ہیں جب باہر جانا ہے، حجاب لینے کا یا کوٹ پہننے کا یا پردہ کرنے کا حکم تو باہر کیلئے ہے گھر میں اگر کوئی نامحرم ہے تو اَور بات ہے otherwise تو یہی ہے کہ عام relax کپڑوں میں پھر سکتی ہیں اور بیشک اپنے سروں سے جو اوڑھنیاں بھی اتاری ہوتی ہیں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ تو ڈھیلے لباس بھی ہوتے ہیں گھروں میں اور وہ جو لباس ایک آدھی قمیص پہنی ہوتی ہے وہ کافی ہوتی ہے سورج کی شعاعوں کو لینے کیلئے۔ یہ بالکل غلط طریقہ ہے جو کہہ دیا کہ جی سورج کی شعاعیں نہیں جاتیں وٹامن ڈی لیں۔ ان لوگوں میں وٹامن ڈی کی زیادہ کمی ہوتی ہے بلکہ یہ بھی لیتے ہیں بہت زیادہ۔ اور جو گرم ممالک ہیں وہاں ویسے ہی ملتی رہتی ہے وہاں کوئی ایسا مسئلہ ہی کوئی نہیں ہے۔

ایک دوسری ممبر لجنہ اماء اللہ نے سوال کیا کہ ہم اپنے بچوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی اور نماز کی محبت کیسے ڈال سکتی ہیں؟ حضور انور نے فرمایا کہ ان کے سامنے نمازیں پڑھیں اور نمازوں کی جو اپنی حالت ہے اس کو اتنا سنوار کر پڑھیں کہ بچوں میں شوق پیدا ہو کہ ہم نے بھی نماز پڑھنی ہے۔ میں نے دیکھا کئی ماں باپ ہیں جو خود بچوں کے سامنے نماز پڑھتے ہیں۔ بچے جب دیکھتے ہیں تو خود بھی لڑکیاں ہیں تو وہ سر پہ سکارف رکھ کے یا دوپٹہ رکھ کے اپنی ماں کے ساتھ نماز پڑھنے لگ جاتی ہیں یا لڑکا ہے تو وہ سر پہ ٹوپی رکھ کے نماز پڑھنے لگ جاتا ہے یا ویسے کھڑا ہو جاتا ہے نماز پڑھنے کیلئے تو بچپن سے جب یہ شوق پیدا ہوگا ان کو یہ احساس پیدا ہوگا کہ ہاں یہ ایک فرض ہے جو میری ماں اور میرے باپ ادا کر رہے ہیں اور ان کو اس میں مزہ آ رہا ہے، آپ کے چہروں کو دیکھ کے ان کو بھی پتہ لگ رہا ہوگا کہ ان میں ایک شوق اور ذوق ہے نماز پڑھنے کیلئے اور ایسی حالت طاری ہے جس کو کبھی انہوں نے چھوڑا نہیں۔ تو بچوں کو بھی بچپن سے ہی شوق پیدا ہوتا جائے گا۔ یہ تو انسان کا اپنا نمونہ ہے عملی نمونہ دکھائیں گے بچوں کے سامنے تو ان میں شوق پیدا ہو جائے گا اور پھر اس شوق کو بڑے ہوتے تک رکھیں سات سال کی عمر تک ان میں شوق پیدا ہو جائے اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات سے دس سال کی عمر تک بچوں کو پھر نمازیں پڑھانے کی طرف توجہ دلاتے رہو۔ اس سے پہلے تو نہیں نمازیں پڑھانے کیلئے کہا لیکن اپنے نمونے دکھانے کیلئے کہا ہے۔ اس کے بعد تین سال نماز پڑھنے کیلئے کہو یا ایک دو تین چار نمازیں پڑھ لیں۔ اس کے بعد دس سال کے بعد فرمایا کہ فرض ہو گیا اب ان سے کہو تمہارے پہ فرض ہے اب تم بڑے ہو گئے ہو اب تم نے نماز پڑھنی ہے تو یہ نمونے ہیں ماں اور باپ کے۔ کس حد تک آپ کو خود اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف رغبت ہے اور کس طرح آپ اس کا حق ادا کرتی ہیں؟ جب خود حق ادا کر رہی ہوں گی اور بچے کا باپ بھی کر رہا ہوگا تو خود ہی عادت پڑ جائے گی۔ ٹھیک ہے سمجھ آ گئی ناں میری بات کی۔ یا کچھ رہ گیا ہے سوال تو پوچھ لیں دوبارہ۔

ممبر لجنہ نے عرض کیا کہ میرے بیٹے کی عمر گیارہ سال ہے وہ ہمارے ساتھ نماز پڑھتا ہے اور بیٹی کی عمر تین سال ہے تو وہ حجاب وغیرہ بھی پہنتی ہے لیکن کبھی وہ وضو وغیرہ کا اہتمام نہیں کرتی ویسے کھڑی ہو جاتی ہے تو میں بیٹے کو کہتی ہوں کہ کوئی بات نہیں اس کو پڑھنے دو لیکن وہ کہتا ہے کہ آپ اس کو ایسا کرنے کی اجازت دیتی ہیں مجھے نہیں اجازت دیتی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس کو کہہ دیں کہ تمہاری جو بیٹی ہے اس پہ ابھی نمازیں فرض ہی نہیں ہوئی۔ وہ اگر آ کے شوق سے شامل ہو رہی ہے تو اس کو شوق سے شامل ہونے دو۔ اس پہ ہم نے ابھی اس عمر میں سختی نہیں کرنی۔ اسلام دین یسر ہے تنگی نہیں دیتا لیکن تم کیونکہ گیارہ سال کے ہو گئے ہو تمہارے پہ جو بھی قوانین ہیں جو بھی پروٹوکول ہے نماز کے ادا کرنے کیلئے اس کے لوازمات ہیں، اس سے پہلے کیا کرنا ہے وضو کرنا ہے اور پھر نماز کیلئے کس طرح کھڑا ہونا ہے تم پر چونکہ فرض ہو چکا ہے اس لیے تمہیں ہم کہتے ہیں کہ تم یہ کرو۔ بیٹی پہ فرض نہیں ہوا جب وہ گیارہ سال کی

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

سال 2022/23 کے دوران وفات پانے والے مرحومین کے اسماء جن کی مغفرت کے لئے جلسہ سالانہ یو.کے 2023 میں دعا کی گئی

جلسہ سالانہ کے اغراض میں سے ایک غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان فرمائی ہے کہ ’’جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کیلئے دعائے مغفرت کی جائے گی‘‘ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کی تعمیل میں حسب ارشاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سال 2022/23 کے دوران وفات پانے والے جن مرحومین کے اسماء جلسہ سالانہ یو.کے 2023 میں پڑھ کر سنائے گئے تھے ان کے اسماء درج ذیل ہیں:

(1) مکرمہ نصرت قدرت سلطانہ صاحبہ
اہلیہ مکرم قدرت اللہ عدنان صاحب (کینیڈا)
(2) محترم چوہدری لطیف احمد جھمٹ صاحب (ربوہ)
(3) محترم مشتاق احمد عالم صاحب
ابن مکرم محمد عالم صاحب مرحوم (میرا بھڑکا، میر پور کشمیر)
(4) مکرم نصیر احمد صاحب شہید
ابن مکرم عبدالغنی صاحب دارالرحمت شرقی (حلقہ بشیر) ربوہ
(5) مکرم عمر ابو عرقوب صاحب
(صدر جماعت جنوبی فلسطین)
(6) مکرم شیخ ناصر احمد صاحب (مٹھی، تھرپارکر)
(7) مکرم ملک سلطان احمد صاحب (سابق معلم وقف جدید)
(8) مکرم محبوب احمد راجیکی صاحب
(سعد اللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین)
(9) محترم سمیع اللہ سیال صاحب
(وکیل الزراعت تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ)
(10) مکرمہ صدیقہ بیگم صاحبہ (ربوہ)
اہلیہ مکرم علی احمد صاحب مرحوم معلم وقف جدید
(11) مکرم عبدالباسط صاحب (امیر جماعت انڈونیشیا)
(12) مکرمہ زینب رمضان سیف صاحبہ
اہلیہ مکرم یوسف عثمان کامبالایہ صاحب (مربی سلسلہ تنزانیہ)
(13) مکرمہ حلیمہ بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم شیخ عبدالقدیر صاحب درویش (قادیان)
(14) مکرمہ میلے انیسا اپیسائی صاحبہ (کیریباس)
(15) مکرم محمد داؤد ظفر صاحب مربی سلسلہ
(رقیم پریس یو.کے) ابن مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب
(16) مکرمہ رقیہ شمیم بشریٰ صاحبہ
اہلیہ مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب مرحوم (سابق مبلغ سلسلہ سپین)
(17) محترمہ صاحبزادی طاہرہ حنیف صاحبہ بنت حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب مرحوم (ربوہ)
(18) مکرم فضل احمد صاحب ڈوگر (کارکن جامعہ احمدیہ یو.کے)
(19) مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب (مربی سلسلہ ربوہ)
(20) مکرم عیسیٰ جوف صاحب (معلم سلسلہ گیمبیا)
(21) مہدی آباد (بورکینا فاسو) کے 9 شہداء کی نماز جنازہ غائب
(22) مکرم ڈاکٹر کریم اللہ زیروی صاحب
ابن مکرم صوفی خدا بخش صاحب (واشنگٹن امریکہ)
(23) مکرمہ امتہ اللطیف زیروی صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر کریم اللہ زیروی صاحب (واشنگٹن امریکہ) بنت مکرم ملک سیف الرحمن صاحب
(24) مکرم محمد رشید صاحب شہید ابن مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب آف گوٹریالہ ضلع گجرات
(25) مکرمہ امانی بسام مجلّاوی صاحبہ
(26) عزیزم صلاح عبدالمعین قطیش (اسکندرون، ترکی)
(27) مکرم مقصود احمد منیب صاحب (مربی سلسلہ)
(28) مکرم زاہد حسن صاحب شہید
ابن مکرم ابوبکر صدیق صاحب (بنگلہ دیش)
(29) مکرم کمال بداح صاحب آف الجزائر
(30) مکرمہ ڈاکٹر شمیم ملک صاحبہ
اہلیہ مکرم مقصود احمد ملک صاحب شہید لاہور (کینیڈا)
(31) عزیزم فرہاد احمد
ابن مکرم ارشاد احمد امینی صاحب (جرمنی)
(32) مکرم چوہدری جاوید احمد بسمل صاحب (کینیڈا)
(33) مکرم منور احمد خورشید صاحب
(سابق مبلغ سلسلہ مغربی افریقہ)
(34) مکرم اقبال احمد منیر صاحب (مربی سلسلہ)
ابن مکرم چوہدری منیر احمد صاحب
(35) مکرمہ سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم میاں عبدالعظیم صاحب درویش مرحوم (قادیان)
(36) مکرمہ پروین اختر صاحبہ
اہلیہ مکرم غلام قادر صاحب مرحوم (سیالکوٹ)
(37) مکرمہ ممتاز وسیم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری وسیم احمد ناصر صاحب مرحوم (آف گھٹیالیاں)
(38) مکرم بریگیڈیئر منور احمد رانا صاحب
(جنرل سیکرٹری ضلع راولپنڈی)
(39) گروپ کیپٹن ریٹائرڈ مکرم عبدالشکور ملک صاحب
(ڈیلس امریکہ)
(40) مکرم خواجہ منیر الدین قمر صاحب (یوکے)
(41) محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب
(42) مکرمہ سیدہ امتہ الباسط صاحبہ
اہلیہ مکرم سید محمود احمد صاحب (اسلام آباد)
(43) مکرم شریف احمد بندیشہ صاحب
صدر جماعت چیک نمبر 261 ر.ب ادھوالی ضلع فیصل آباد
(44) مکرم شیخ غلام رحمانی صاحب (یو.کے)
(45) مکرم طاہر آگ محمد صاحب
(مہدی آباد، ڈوری برکینا فاسو)
(46) مکرم خواجہ داؤد احمد صاحب (کینیڈا)
(47) مکرم سید تنویر شاہ صاحب (سسکاٹون، کینیڈا)
(48) مکرم رانا محمد ظفر اللہ خان صاحب
(مربی سلسلہ) ابن مکرم رانا عطاء اللہ خان صاحب
(49) مکرم قاری محمد عاشق صاحب
(سابق استاد جامعہ احمدیہ و پرنسپل مدرستہ الحفظ ربوہ)
(50) مکرم رانا عبدالحمید خاں صاحب کاٹھگڑھی
مربی سلسلہ (نائب ناظم مال وقف جدید)
(51) مکرمہ نصرت جہاں احمد صاحبہ
اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب (مربی سلسلہ)
(52) مکرمہ صالحہ صفی محمود صاحبہ
اہلیہ خلیفہ صفی محمود صاحب مرحوم (یوکے)
(53) مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم عبدالمنان قریشی صاحب مرحوم (کینیڈا)
(54) مکرمہ بشریٰ ثریا صاحبہ اہلیہ مکرم دین محمد صاحب شاہد مرحوم، سابق مربی سلسلہ (کینیڈا)
(55) مکرمہ تسنیم ندیم صاحبہ اہلیہ مکرم ندیم کرتھاک کانتیا کام Krithakkanteakam صاحب
(ڈرھم جماعت کینیڈا)
(56) مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم (ربوہ)
(57) مکرمہ امتہ العزیز قدسیہ صاحبہ (بلجیم)
(58) مکرمہ نعیم اختر صاحبہ (جرمنی)
(59) مکرم امتیاز احمد صاحب ججہ (کینیڈا)
(60) مکرمہ محمودہ باسط صاحبہ
اہلیہ مکرم مولانا عبدالباسط شاہد صاحب (یوکے)
(61) مکرم الحاج رانا عبدالکریم خان صاحب کاٹھگڑھی (جرمنی)
(62) مکرمہ نسرین بھٹی صاحبہ
اہلیہ مکرم مشاق احمد صاحب بھٹی (لانگن، جرمنی)
(63) مکرم حکیم محمد اکمل خان صاحب
ابن مکرم حکیم فضل غفور خان صاحب (صادق آباد)
(64) مکرم ناصر احمد صاحب ملہی
(ریٹائرڈ مربی سلسلہ ربوہ)
(65) مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم منیر احمد صاحب مرحوم (ربوہ)
(66) مکرمہ زرینہ صاحبہ اہلیہ مکرم ملک رب نواز صاحب
(سابق انسپکٹر وقف جدید ربوہ)
(67) مکرم طاہر محمد محمود قصوری صاحب
ابن مکرم عطاء محمد صاحب (ہالینڈ)
(68) مکرم رشید صادق امینی صاحب
ابن مکرم احمد صادق امینی صاحب (بریڈفورڈ، یوکے)
(69) مکرم چوہدری امتیاز احمد صاحب
ابن مکرم چوہدری محمد دین صاحب (کینیڈا)
(70) مکرم ماسٹر عزیز احمد صاحب چیمہ
(سابق صدر جماعت تلونڈی کھجور والی، ضلع گوجرانوالہ)
(71) مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ (ربوہ)
(72) مکرم محمد رمضان تبسم صاحب
ابن مکرم گانمن خان صاحب (معلم وقف جدید)
(73) مکرم چوہدری جاوید سمیع صاحب
ابن مکرم چوہدری عبدالسمیع خادم صاحب (کینیڈا)
(74) مکرمہ فردوس بشارت صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر بشارت احمد صاحب (سابق ریجنل امیر ناردرن اونٹاریو، کینیڈا)
(75) عزیزہ باسمہ دانش
بنت مکرم محمد فرقان دانش صاحب (ملائیشیا)
(76) مکرمہ نسیم بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبداللطیف صاحب
(سابق امیر ضلع سکھر و خیر پور، حال یوکے)
(77) مکرم زبیر مولیٰ خان صاحب (بنگلہ دیش)
(78) عزیزم عبدالماجد (واقف نو، بنگلہ دیش)
(79) مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم عبدالرحیم نذیر صاحب (ربوہ)
(80) مکرم حفیظ احمد صاحب
(81) مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم عبدالحفیظ صاحب (قادیان)
(82) مکرم بشیر احمد صاحب
ابن مکرم فضل دین صاحب (بشیر آباد، ربوہ)
(83) مکرم قاضی مبارک احمد صاحب
ابن مکرم قاضی عبدالحمید صاحب درویش مرحوم (قادیان)
(84) مکرم سید عبدالحفیظ رضوی صاحب
ابن مکرم سید عبدالمومن رضوی صاحب (ٹوٹنگ، یوکے)
(85) مکرمہ امتہ المجید صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا محمد صدیق شاہد صاحب گورداسپوری مرحوم مبلغ سلسلہ (ربوہ)
(86) مکرمہ امتہ اللطیف صاحبہ
اہلیہ مکرم چوہدری مختار احمد صاحب (قادیان)
(87) مکرم سید وسیم احمد عجب شیر تیما پوری صاحب
ابن مکرم سید خلیل احمد صاحب (تیما پور صوبہ کرناٹک، انڈیا)
(88) مکرمہ بیگم رشیدہ احمد صاحبہ
(سابق صدر لجنہ اماء اللہ پوری صوبہ اڈیشہ، انڈیا)
(89) مکرم لقمان احمد ظفر صاحب
ابن مکرم فضل الرحمن صاحب درویش مرحوم (قادیان)
(90) مکرمہ ناصرہ پروین صاحبہ (امریکہ)
(91) مکرم سیٹھ بشیر احمد صاحب
ابن مکرم سیٹھ خیر الدین صاحب (لکھنؤ صوبہ یوپی، انڈیا)
(92) مکرمہ اقبال پروین صاحبہ (سلاؤ، یوکے)
(93) مکرم الف دین صاحب
(سابق صدر جماعت چرناڑی، گوئی ضلع کوٹلی، کشمیر)
(94) مکرم مرزا محمد یونس صاحب (ربوہ)
(95) مکرمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم سعید افضال احمد بٹ صاحب مرحوم (خیر پور، سندھ)
(96) مکرمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم غلام محمد شاہد صاحب
(بشیر آباد سٹیٹ سندھ حال ربوہ)
(97) مکرم چوہدری عبدالماجد صاحب
(کیلیفورنیا، امریکہ)
(98) مکرم ریاض احمد صاحب
(کوئمبٹور، صوبہ تامل ناڈو، انڈیا)
(99) مکرم منور احمد صاحب
ابن مکرم اللہ بخش صاحب مرحوم (کنری سندھ)
(100) مکرم شیخ علیم الدین صاحب
ابن مکرم شیخ محمد دین صاحب (مورڈن، یوکے)
(101) مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم خواجہ محمد طفیل صاحب مرحوم (جڑانوالہ)
(102) مکرم قمر زمان ملک صاحب
ابن مکرم ملک مبارک احمد صاحب (Ajax، کینیڈا)
(103) مکرم محمد زکریا صاحب (ملائیشیا)
(104) مکرمہ بشیراں بی بی صاحبہ
بنت مکرم نواب دین صاحب (بلوتولہ ضلع سیالکوٹ)
(105) مکرم بشیر احمد صاحب
ابن مکرم نواب دین صاحب (بلوتولہ ضلع سیالکوٹ)
(106) مکرم مجید احمد قمر صاحب
ابن مکرم ایم نذیر احمد صاحب (صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ)
(107) مکرمہ عذرا اقبال باجوہ صاحبہ
اہلیہ مکرم محمد پرویز اقبال صاحب (ہنسلو نارتھ، یوکے)
(108) مکرم انوار الحق خان صاحب (ربوہ)
(109) مکرم میاں احسان اللہ ریاض صاحب
ابن مکرم میاں عزیز اللہ صاحب (یوکے)
(110) مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم چوہدری صغیر احمد چیمہ صاحب (کراچی)
(111) مکرمہ آصفہ بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم مرزا محمد اسماعیل بیگ صاحب (ٹورانٹو)
(112) مکرمہ لعل خاتون صاحبہ
اہلیہ مکرم محمد نواز ابڑو صاحب (لاڑکانہ، سندھ)
(113) مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم چوہدری مقصود احمد باجوہ صاحب (فیصل آباد)
(114) مکرمہ حنیفہ بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم محمد اشرف صاحب (جرمنی)
(115) مکرم چوہدری شرف احمد اعوان صاحب (جرمنی)
(116) مکرم محمد جمیل صاحب
ابن مکرم عبدالعزیز صاحب (ملائیشیا)
(117) مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سردار غلام مصطفیٰ ڈوگر صاحب مرحوم (برنٹ وڈ، یوکے)
(118) مکرمہ امتہ الحفیظ صاحبہ
اہلیہ مکرم نور احمد شاکر صاحب (یوکے)
(119) مکرم حمید احمد صاحب

(ریٹائرڈ معلم وقف جدید ربوہ)
(120) مکرمہ مقصودہ بانو خان صاحبہ
اہلیہ مکرم محمد امجد خان صاحب (سڈنی، آسٹریلیا)
(121) مکرم شیراز احمد چوہدری صاحب
ابن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب (لاہور)
(122) مکرمہ فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب (مٹھی تھرپارکر، ضلع میرپورخاص)
(123) مکرم حنیف الرحمان سنوری صاحب
ابن مکرم حکیم حفیظ الرحمان سنوری صاحب (لندن)
(124) مکرم پی اے سلیم صاحب
(معلم سلسلہ، کوڈونگا لّور، انڈیا)
(125) مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ
زوجہ مکرم عبدالمجید ناصر صاحب (ربوہ)
(126) مکرم محمد رفیق اکمل صاحب
ابن مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب (شیخوپورہ)
(127) مکرم محمد عارف چغتائی صاحب
ابن مکرم حکیم محمد عیسیٰ چغتائی صاحب (لاہور)
(128) عزیزم مبارز احمد
ابن مکرم ناصر احمد صاحب (نارووال شہر)
(129) مکرم چوہدری ناصر احمد کاہلوں صاحب (لندن)
(130) مکرمہ سیدہ پروین ناہید داؤد صاحبہ
اہلیہ مکرم سید محمد داؤد صاحب (کینیڈا)
(131) عزیزم اذلان احمد
ابن مکرم خالد احمد صاحب (ہالینڈ)
(132) مکرمہ امتہ الرحمن قمر صاحبہ
اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب (Peckham یوکے)
(133) مکرم مسعود احمد مجاہد صاحب (ڈیلس، امریکہ)
(134) مکرمہ مسز مراد سیال صاحبہ
اہلیہ مکرم مہر محمد مراد سرگانہ صاحب (ملٹن کینز، یوکے)
(135) مکرم عمرو قاص صاحب
ابن مکرم ظفر اقبال صاحب (لندن)
(136) مکرمہ بگاں بی صاحبہ
اہلیہ مکرم بدر دین صاحب (کوٹلی کشمیر)
(137) مکرمہ امتہ الکبیر احمدی صاحبہ
اہلیہ مکرم محمد اظہر احمدی صاحب (جلنگھم، یوکے)
(138) مکرم میاں محمد اسحاق ساقی صاحب ابن مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب جمونی (سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی اسکول ربوہ، سابق مبلغ سلسلہ امریکہ)
(139) مکرمہ امتہ الرافع صاحبہ
اہلیہ مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب (استاد جامعہ احمدیہ ربوہ)
(140) مکرم محمد شریف صاحب ابن مکرم حسین بخش صاحب (سابق کارکن نظارت امور عامہ ربوہ)
(141) مکرم میر ثناء اللہ ناصر صاحب
ابن مکرم محمد دین صاحب (داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ)
(142) مکرمہ بشریٰ سمیع اللہ صاحبہ
اہلیہ مکرم شیخ سمیع اللہ صاحب مرحوم (فیصل آباد حال کینیڈا)
(143) مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ
اہلیہ مکرم سید مبشر احمد صاحب (ڈنمارک)
(144) مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم فضل محمد صاحب مرحوم (دارالیمن وسطی حلقہ حمد ربوہ)
(145) مکرم شاہد حسین مغل صاحب
ابن مکرم دلاور حسین صاحب (لندن، یوکے)
(146) مکرم محمد عاطف محمود صاحب (فیصل آباد)
(147) مکرمہ مریم بیگم کھوکی صاحبہ
اہلیہ مکرم ہمایوں کبیر صاحب (معلم وقف جدید بنگلہ دیش)
(148) مکرم محمد صالح صاحب
(گوٹھ مہدی آباد، ناصر آباد، سندھ)
(149) مکرمہ اکبری بیگم اقبال صاحبہ
اہلیہ مرزا محمد اقبال صاحب مرحوم (ربوہ)
(150) مکرم ڈاکٹر نسیم احمد خان صاحب
(الشمر ہومیو کلینک طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ)
(151) مکرمہ امتہ الحمید ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب مرحوم (سابق نائب امیر اسلام آباد)
(152) مکرم شیخ خورشید احمد صاحب (کینیڈا)
(153) مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم محمد یعقوب کاہلوں صاحب مرحوم (ربوہ)
(154) مکرمہ قانتہ درد صاحبہ
اہلیہ مکرم حمید حسن منور صاحب (برسٹل، یوکے)
(155) مکرم ماسٹر رفیق احمد صاحب (ربوہ)
(156) مکرمہ شازیہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم داؤد احمد بھٹی صاحب (کوٹ امیر خان ضلع گوجرانوالہ)
(157) مکرم چوہدری اشرف احمد اعوان صاحب (جرمنی)
(158) مکرم ماسٹر عزیز احمد صاحب
(ریٹائرڈ ٹیچر، بشیر آباد، سندھ)
(159) مکرمہ نسیم اختر صاحبہ
بنت مکرم مرزا خدا بخش صاحب مرحوم (گجرات)
(160) مکرم حسن محمد صاحب
(ریجنل پریذیڈنٹ PAAMA مڈلینڈز، یوکے)
(161) مکرم میر ویس سیال صاحب
(افغانستان حال ابوظبی)
(162) مکرمہ فاطمہ حیدرا صاحبہ اور دو بیٹاں
اہلیہ مکرم ابوبکر دارحمہ صاحب (نوٹنگھم، یوکے)
(163) مکرمہ امتہ المتین صاحبہ
اہلیہ مکرم عبدالشکور بھٹی صاحب (جرمنی)
(164) مکرمہ ثریا جاہ صاحبہ
اہلیہ مکرم ملک محمد خان صاحب مرحوم (پرلی، یوکے)
(165) مکرم شیخ سعید احمد صاحب
(ضلعی امیر کھمم، صوبہ تلنگانہ انڈیا)
(166) مکرم ایم نظام الدین صاحب
(معلم سلسلہ کڈیانلور، صوبہ تامل ناڈو انڈیا)
(167) مکرمہ سیدہ صالحہ بیگم صاحبہ بنت مکرم سید یوسف شاہ صاحب کشمیری مرحوم (اسلام آباد، کشمیر انڈیا)
(168) مکرم رانا محمد سلیم خان صاحب
(آف کریام، حال لاہور)
(169) مکرم شیخ وحید احمد فرید صاحب
(دنیاپور ضلع لودھراں)
(170) مکرم باسل احمد صاحب (مربی سلسلہ ربوہ)
(171) مکرمہ زرینہ رضا صاحبہ
اہلیہ مکرم سید محمد رضا بسمل صاحب (کراچی)
(172) عزیزم عبدالحئی ابن مکرم مظفر احمد قمر صاحب (ربوہ)
(173) مکرم چوہدری حبیب اللہ صاحب
(صدر جماعت نارتھ ہیمٹن، یوکے)
(174) مکرم محمد مقصود الحق صاحب (بنگلہ دیش)
(175) مکرمہ امتہ الجمیل صاحبہ
اہلیہ مکرم عبدالجمیل بھٹی صاحب (شاہدرہ لاہور)
(176) مکرم ملک منور احمد جہلمی صاحب (ربوہ)
(177) مکرمہ ڈاکٹر صادقہ سلطانہ صاحبہ
اہلیہ مکرم پروفیسر نعیم الحق صاحب (کوئٹہ)
(178) مکرم طاہر ذیشان افضل صاحب
ابن مکرم محمد افضل قمر صاحب (مغلپورہ لاہور)
(179) مکرم ڈاکٹر نعیم احمد قریشی صاحب
(پیپلز کالونی فیصل آباد)
(180) مکرم محمد یاسین صاحب
ابن مکرم عبدالحفیظ صاحب (چک لالہ ضلع سیالکوٹ)
(181) عزیزہ ایمن طاہر بنت مکرم طاہر احمد بھٹی صاحب (عنایت پور بھٹیاں ضلع چنیوٹ)
(182) مکرم عبدالحفیظ صاحب (نیو مالڈن، یوکے)
(183) مکرمہ امتہ السلام فردوس صاحبہ
اہلیہ مکرم خواجہ محمد افضل بٹ صاحب (روچسٹر امریکہ)
(184) مکرم حبیب اللہ صاحب
(آف گوجرخان حال کینیڈا)
(185) مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم ملک محمد مبارک صاحب (سرگودھا شہر)
(186) مکرمہ بشارت مبین صاحبہ
اہلیہ مکرم محمد امجد جمیل صاحب (چیم، یوکے)
(187) مکرم مظفر احمد صاحب ریٹائرڈ صوبیدار میجر (ربوہ)
(188) مکرم محمود احمد مبشر صاحب
ابن مکرم صوفی محمد دین صاحب (کراچی حال ربوہ)
(189) مکرمہ شمیم اختر طارق صاحبہ
اہلیہ مکرم محمد لقمان طارق صاحب (ہیز، یوکے)
(190) مکرم انتصار احمد صاحب راجپوت
ابن مکرم چوہدری احمد جان صاحب (کراچی)
(191) مکرم ملک عنایت اللہ صاحب
ابن مکرم حافظ محمد عبداللہ صاحب (راولپنڈی)
(192) مکرمہ صدیقن بی بی صاحبہ
اہلیہ مکرم عبداللہ جان صاحب (فیصل آباد)
(193) مکرم عبیداللہ واہلہ صاحب (88 شمالی سرگودھا)
(194) مکرم منور احمد ضیاء صاحب
(پتوکی ضلع قصور، حال آسٹریلیا)
(195) مکرم کلیم رانا صاحب ابن مکرم چوہدری رشید احمد صاحب امیر جماعت ملتان (امریکہ)
(196) عزیزم لبیب شاہد بھٹی
ابن مکرم زاہد محمود بھٹی صاحب (لندن)
(197) مکرم امیر احمد طاہر صاحب
ابن مکرم غلام سرور صاحب (ربوہ)
(198) مکرم خواجہ منور احمد صاحب
(ربوہ حال ہمبرگ جرمنی)
(199) مکرم بشارت احمد باجوہ صاحب (جرمنی)
(200) مکرمہ مسرت بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم بشارت احمد باجوہ صاحب (جرمنی)
(201) مکرمہ جمشید معین صاحبہ
اہلیہ مکرم معین الدین احمد صاحب (کینیڈا)
(202) مکرمہ امتہ المصور صاحبہ
اہلیہ مکرم اعجاز احمد ورک صاحب (دارالرحمت شرقی ربوہ)
(203) مکرم محمد سعید احمد لون صاحب
ابن مکرم فضل کریم لون صاحب (ریڈ برج، یوکے)
(204) مکرم محمد حسین صاحب
ابن مکرم حاجی محمد اسحاق صاحب (کراچی)
(205) مکرم رانا منصور احمد صاحب
ابن مکرم رانا منور احمد صاحب مرحوم (ربوہ)
(206) مکرمہ کلثوم علی جان صاحبہ
اہلیہ مکرم جبار علی جان صاحب (سابق صدر جماعت سرینام)
(207) مکرم چوہدری مختار احمد صاحب وڑائچ
ابن مکرم حاجی محمد شفیع صاحب
(208) مکرم رانا غلام عباس صاحب
ابن مکرم عبدالحئی صاحب (لندن)
(209) مکرم میجر ریٹائرڈ سعید احمد صاحب
ابن مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب (ربوہ)
(210) مکرمہ رفعت اقبال رندھاوا صاحبہ
اہلیہ مکرم محمد اقبال صاحب (ربوہ)
(211) مکرمہ تسلیم اختر صاحبہ
اہلیہ مکرم عبدالشکور صاحب (امیر ضلع لودھراں)
(212) مکرم ملک عثمان احمد خان صاحب
ابن مکرم ملک سلطان احمد خان صاحب (جرمنی)
(213) مکرم چوہدری محمد انور صاحب (ناروے)
(214) مکرم عبدالغفور ناصر صاحب
ابن مکرم عبدالستار ناصر صاحب (کینیڈا)
(215) مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب (لندن)
(216) مکرم میاں محمد صدیق صاحب
ابن مکرم میاں قربان حسین صاحب (ربوہ)
(217) مکرمہ مومنہ مبشر صاحبہ
اہلیہ مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب (ہالینڈ)
(218) مکرمہ شریفاں بی بی صاحبہ (ربوہ)
(219) محترمہ امتہ الرشید صاحبہ
اہلیہ مکرم لئیق احمد کھوکھر صاحب مرحوم (لندن)
(220) مکرم میر ظہیر الدین صاحب ابن مکرم میر نور الدین صاحب (المعروف واپڈا والے، ربوہ)
(221) مکرمہ امتہ النصیر بیگم صاحبہ اہلیہ محترم صوفی عنایت اللہ صاحب مرحوم معلم وقف جدید (ربوہ)
(222) مکرم ڈاکٹر محمد اسلم صاحب
(علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)
(223) مکرم رفیق احمد صاحب (حیدرآباد، انڈیا)
(224) مکرمہ سعدیہ بٹ صاحبہ
اہلیہ مکرم طاہر احمد بٹ صاحب (کراچی)
(225) مکرم Saindo Shafi صاحب
(Reunion آئی لینڈ)
(226) مکرم ناصر خان صاحب (بانسرہ صوبہ بنگال، انڈیا)
(227) مکرم سید اقوال احمد جواد صاحب
ابن مکرم سید عبدالحفیظ صاحب مرحوم (بنگلور کرناٹک، انڈیا)
(228) مکرمہ وسیم زارا احمد صاحبہ (وولور ہیمپٹن، یوکے)
(229) عزیزم فارس احمد بھٹی
ابن مکرم شمیم احمد بھٹی صاحب (جرمنی)
(230) مکرمہ آمنہ صدیقہ منان صاحبہ
اہلیہ مکرم میاں عبدالمنان صاحب (ارلز فیلڈ، یوکے)
(231) مکرمہ رشیدہ سلمیٰ چوہدری صاحبہ
اہلیہ مکرم رشید احمد چوہدری صاحب (کینیڈا)
(232) مکرم شیخ مظفر احمد صاحب
ابن مکرم شیخ مشتاق احمد صاحب (دنیاپور)
(233) مکرم ندیم احمد بھٹی صاحب (جرمنی)
(234) مکرم ڈاکٹر دلدار احمد صاحب
(آف فیصل آباد، حال کینیڈا)
(235) مکرمہ راشدہ وحید صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبد الوحید صاحب ایڈووکیٹ مرحوم لاہور (امریکہ)
(236) مکرمہ نسیم ضیاء صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ضیاء الدین صاحب ایڈووکیٹ مرحوم بہلولپوری (امریکہ)
(237) مکرم چوہدری محمد انور صاحب
ابن مکرم نور محمد صاحب (سسکاٹون)
(238) مکرمہ قدسیہ فردوس صاحبہ
اہلیہ مکرم ڈاکٹر عطاء اللہ مہر صاحب (ملتان)
(239) مکرم ملک عطاء اللہ صاحب (جرمنی)
(240) عزیزہ لائبہ خان (جرمنی)
(241) مکرم عدنان احمد ججہ صاحب ابن مکرم چوہدری اعجاز اللہ ججہ صاحب (حلقہ بیت الفتوح، یوکے)
(242) مکرمہ شوکت تنویر صاحبہ

(دارالفتوح شرقی ربوہ، حال کیلگیری کینیڈا)
(243)مکرم قریشی غلام احمد طاہر صاحب
ابن مکرم قریشی مبارک احمد صاحب (ربوہ)
(244)مکرم غلام محمد غازی صاحب
ابن مکرم غازی محمد خان صاحب (معلم وقف جدید ربوہ)
(245)مکرم سلطان احمد صاحب
ابن مکرم ناصر احمد صاحب (ربوہ)
(246)مکرم الطاف اللہ خان صاحب
(سعد اللہ پور، گجرات)
(247)مکرم مرزا شریف احمد صاحب
ابن مکرم احمد دین صاحب (ربوہ)
(248)مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم نسیم احمد صاحب مرحوم (فیض آباد، یوپی انڈیا)
(249)مکرمہ صالحہ پرویز صاحبہ
اہلیہ مکرم ملک پرویز احمد صاحب (لاہور)
(250)مکرم ندیم احمد ظفر صاحب (جرمنی)
(251)مکرمہ اقبال اختر صاحبہ
اہلیہ مکرم ڈاکٹر مظفر احمد اختر صاحب (مانچسٹر، یوکے)
(252)مکرمہ نصرت پروین صاحبہ اہلیہ مکرم میاں مختار احمد
صاحب (منڈی کاموکی ضلع گوجرانوالہ)
(253)مکرم ارشد علی کوثر صاحب ابن مکرم محمد بشیر صاحب
حلقہ گلشن پارک مغلپورہ، لاہور)
(254)مکرم شہزاد احمد صاحب (گولارچی ضلع بدین)
(255)مکرمہ امۃ الشکور صاحبہ اہلیہ مکرم سید نورالدین صاحب
(کارکن فضل عمر پریس قادیان)
(256)مکرم حاجی محمد بشیر صاحب ابن مکرم محمد رحمت اللہ
صاحب (دہری ریلوٹ چارکوٹ ضلع راجوری، جموں وکشمیر)
(257)مکرم ملک منیر احمد صاحب پیشاوری
ابن مکرم ملک نذیر احمد صاحب درویش قادیان
(258)مکرمہ فرزانہ اکرم صاحبہ
اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب (دارالبرکات، ربوہ)
(259)مکرم حسین صالح الحفیظ الحداد صاحب
(ممباسہ، کینیا)
(260)مکرم عبداللہ محمد ناصر صالح طامش صاحب (یمن)
(261)مکرم ملک عبدالعزیز خان صاحب ابن مکرم ملک
عبداللہ خان صاحب (ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ)
(262)مکرمہ بیگم جان صاحبہ
اہلیہ مکرم حاجی منشی خان صاحب مرحوم (سٹیونج، یوکے)
(263)مکرمہ بشریٰ بیگم رسول صاحبہ
اہلیہ مکرم عبدالستار رسول صاحب (ماریشس)
(264)مکرمہ سلیمہ بیگم بھٹی صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد بھٹی
صاحب ریٹائرڈ معلم وقف جدید (کینیڈا)
(265)مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم مرزا شریف احمد مغل صاحب (ربوہ)
(266)مکرمہ خالدہ ہادی صاحبہ
اہلیہ مکرم ہادی حیات خان صاحب (ربوہ)
(267)مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ
اہلیہ مکرم چوہدری محمد ارشاد اللہ صاحب چٹھہ مرحوم (ربوہ)
(268)مکرم مرزا اصلاح الدین اسلم صاحب ابن مکرم مرزا
محمد اسماعیل صاحب (جوہر ٹاؤن، لاہور)
(269)مکرمہ فرخندہ اسلم صاحبہ
اہلیہ مکرم مرزا اصلاح الدین اسلم صاحب (لاہور)
(270)مکرم محمد الصالح الحسنی صاحب (تیونس)
(271)مکرم عبدالرحمن بٹ صاحب (یوکے)
ابن مکرم فقیر محمد خان صاحب آف کڑیانوالہ گجرات
(272)مکرم رانا عزیز اللہ خان صاحب
(مربی سلسلہ ربوہ)
(273)مکرم محمد سلیم ظفر صاحب
ابن مکرم نور احمد صاحب (بریڈفورڈ، یوکے)
(274)مکرمہ صدیقہ بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم مشتاق احمد چیمہ صاحب (ربوہ)
(275)مکرم شیخ مطیع الرحمن صاحب (ڈنمارک)
(276)مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد حنیف
صاحب (خادم مسجد بیت الرحمن، والنسیا سپین)
(277)مکرم بشیر احمد منیر صاحب
ابن مکرم عمر دین صاحب (لاہور)
(278)عزیزم نبیل احمد ابن مکرم جنید احمد صاحب (ملائیشیا)
(279)مکرم محمد سلیم صاحب (ربوہ حال یوکے)
(280)مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم امتیاز احمد کنگ صاحب (جرمنی)
(281)مکرم بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) عبدالغفور احسان صاحب
(کینیڈا)
(282)مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عبداللہ صاحب
(ٹیلر ماسٹر ربوہ)
(283)مکرمہ منیرہ سلطان صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر (ریٹائرڈ)
سلطان احمد چوہدری صاحب (امریکہ)
(284)مکرمہ شریفاں بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم چوہدری محمد رفیق صاحب (دارالبرکات ربوہ)
(285)مکرم بشارت احمد صاحب ملہی (ربوہ)
(286)مکرمہ ریشم بی بی صاحبہ
اہلیہ مکرم منظور احمد صاحب (پنڈ بیگووال ضلع اسلام آباد)
(287)مکرمہ نصرت حئی صاحبہ (جرمنی)
(288)مکرمہ نعیمہ جمیل فیضی صاحبہ اہلیہ مکرم احمد لطیف فیضی
صاحب (صدر جماعت پٹنی ہیتھ، یوکے)
(289)مکرمہ بشریٰ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم ولی محمد صاحب
(بیت الفتوح ایسٹ جماعت، یوکے)
(290)مکرم حفیظ اللہ خان صاحب
(اکاؤنٹنٹ شعبہ مال، امریکہ)
(291)مکرم ڈاکٹر طاہر اشفاق صاحب (جرمنی)
(292)مکرم چوہدری محمد سعید باجوہ صاحب
(سابق ہیڈ ماسٹر وٹیچر ٹی آئی ہائی اسکول ربوہ)
(293)مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم محمد عمر قمر صاحب (ربوہ حال جرمنی)
(294)مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم نذیر احمد صاحب (ربوہ)
(295)مکرمہ حافظہ رشدیٰ نعیم صاحبہ
اہلیہ مکرم شعیب احمد ناصر صاحب (ربوہ)
(296)مکرم لیفٹیننٹ کرنل (ر) رفیق احمد بھٹی صاحب
(راولپنڈی)
(297)مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد دین
صاحب مرحوم (معلم وقف جدید سرگودھا، حال گلنیہم، یوکے)
(298)مکرم ملک غلام احمد صاحب (ربوہ)
(299)مکرم محمد ابراہیم صاحب
(سابق اکاؤنٹنٹ ناصر آباد اسٹیٹ سندھ، حال لاہور)
(300)مکرم محمد داؤد صاحب
ابن مکرم ماسٹر محمد اسماعیل صاحب (جرمنی)
(301)مکرم محمد احمد صاحب
ابن مکرم ملک محمد نواز صاحب (امریکہ)
(302)مکرم شفیق احمد جسکانی صاحب (امریکہ)
(303)مکرم اللہ یار صاحب (کینیڈا)
(304)مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ
بنت مکرم مولوی محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب (فارنہم، یوکے)
(305)مکرم مبارک احمد صاحب (کوونٹری، یوکے)
(306)مکرمہ سکینہ نورین صاحبہ
اہلیہ مکرم جمیل احمد صاحب (شیخوپورہ شہر)
(307)مکرمہ کلثوم کشور صاحبہ
اہلیہ مکرم منصور احمد صاحب مرحوم (پشاور)
(308)مکرم محمد نواز سیال صاحب (امریکہ)
(309)مکرم احمد خان مجوکہ صاحب
ابن مکرم ملک شہادت مجوکہ صاحب (جرمنی)
(310)مکرم ریاض احمد زاہد صاحب ابن مکرم صوفی عنایت
اللہ خان صاحب مرحوم (چک سکندر ضلع گجرات، حال امریکہ)
(311)مکرمہ آمنہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد فاروق صاحب
(سابق مبلغ کروناگاپلی، کیرالہ انڈیا)
(312)مکرم سوماروہارونہ (Souhmahorou
Harouna)صاحب (معلم سلسلہ آئیوری کوسٹ)
(313)مکرم مولوی گلزار احمد صاحب (سابق معلم وقف
جدید، حال Peterborough یوکے)
(314)مکرم راشد حسین ارشد صاحب
ابن مکرم چوہدری محمد حسین صاحب (ربوہ)
(315)مکرم محمد افتخار احمد صاحب
ابن مکرم چوہدری فرزند علی صاحب (ربوہ)
(316)مکرم پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب (فیصل آباد)
(317)مکرم فیض احمد ظفر صاحب (کینیڈا)
(318)مکرم بشیر احمد خالد صاحب (جرمنی)
(319)مکرمہ بلقیس بیگم صاحبہ
بنت مکرم اللہ بخش صاحب (چکی کوٹلی ضلع سیالکوٹ)
(320)مکرم ناصر احمد باجوہ صاحب (ہمبرگ، جرمنی)
(321)مکرمہ خانم رفیعہ مجید صاحبہ
اہلیہ مکرم مجید احمد خان صاحب (شکاگو، امریکہ)
(322)مکرمہ مقبولاں بی بی صاحبہ
اہلیہ مکرم گلزار احمد گل صاحب مرحوم (کارڈف، یوکے)
(323)مکرم سیٹھ مہرالدین صاحب
ابن مکرم محمد عمر صاحب (بھارت)
(324)مکرم میاں ناصر محمود صاحب
ابن مکرم میاں اصغر علی صاحب (گلوب ٹمبر لاہور)
(325)مکرمہ زاہدہ ناصر صاحبہ
اہلیہ مکرم میاں ناصر محمود صاحب مرحوم (لاہور)
(326)مکرمہ ثمینہ کوثر صاحبہ (جرمنی)
(327)مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ (جرمنی) اہلیہ مکرم حافظ
عطاء الحق صاحب مرحوم (سابق معلم مدرسۃ الحفظ ربوہ)
(328)مکرمہ صادقہ مسرت صاحبہ بنت مکرم مولانا فضل
الرحمن صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ (بنگلہ دیش)
(329)مکرمہ شگفتہ مشتاق صاحبہ
اہلیہ مکرم مشتاق احمد خان صاحب (ربوہ)
(330)مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب
ابن مکرم عبداللہ شاہ صاحب (فیصل آباد)
(331)مکرمہ یاسمین ظفر صاحبہ
بنت مکرم محمد ظفر اللہ خان صاحب (جھنگ)
(332)مکرمہ امۃ الرشید قریشی صاحبہ
اہلیہ مکرم سید رشید ارشد صاحب (بیت الفتوح، یوکے)
(333)مکرمہ اشرف صدیقہ صاحبہ
اہلیہ مکرم چوہدری مختار احمد جٹ صاحب (شیخوپورہ)
(334)مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم عصمت اللہ صابر صاحب (کینیڈا)
(335)مکرم رشید الدین ملک صاحب (کینیڈا)
(336)مکرم بشیر احمد باجوہ صاحب (کوئٹہ)
(337)مکرمہ امۃ السمیع شفیق صاحبہ
بنت مکرم شیخ نصیر الدین صاحب (جماعت شارلٹ، امریکہ)
(338)مکرم شاہ زیب احمد صاحب
ابن مکرم تنویر احمد گھمن صاحب (رچنا ٹاؤن، لاہور)
(339)مکرم راول افضل سرا صاحب
ابن مکرم محمد افضل سرا صاحب (جرمنی)
(340)عزیزہ کاشفہ مقصود
بنت مکرمہ فائزہ مقصود صاحبہ (جرمنی)
(341)مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب
(سکنتھورپ، یوکے)
(342)مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ
اہلیہ مکرم رشید محمد ننگلی صاحب (ربوہ)
(343)مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب
ابن مکرم شاہ محمد صاحب (کراچی)
(344)مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ
اہلیہ مکرم محمود مجیب اصغر صاحب (ربوہ حال سویڈن)
(345)مکرم منصور احمد صاحب
ابن مکرم رشید احمد صاحب (سیالکوٹ)
(346)مکرمہ شازیہ نور صاحبہ
اہلیہ مکرم فضل محمود عامر صاحب (ربوہ)
(347)مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم مولوی فضل کریم صاحب (کلکتہ صوبہ بنگال بھارت)
(348)مکرم مقصود علی خان صاحب ابن مکرم منشی خان
صاحب (ننگلہ گھنوں ضلع ایٹہ، صوبہ یوپی انڈیا)
(349)مکرم نسیم الدین بٹ صاحب
ابن مکرم میاں احمد دین بٹ صاحب (کوئٹہ)
(350)مکرمہ مبشرہ اقبال امینی صاحبہ
اہلیہ مکرم ناصر احمد امینی صاحب (بریڈفورڈ، یوکے)
(351)مکرم رافع کریم صاحب ابن مکرم ڈاکٹر فضل کریم
صاحب (فیصل آباد، حال مانچسٹر یوکے)
(352)مکرم مبرور احمد صاحب
ابن مکرم منصور احمد صاحب (مسی ساگا، کینیڈا)
(353)مکرم عبدالواحد صاحب
ابن مکرم جودھو جی صاحب (پھولپورہ نگر پارکر سندھ)
(354)مکرم اسد ضیاء بٹر صاحب
ابن مکرم چوہدری ضیاء اللہ بٹر صاحب (کرتو ضلع شیخوپورہ)
(355)مکرمہ جمیلہ خلیق بسراء صاحبہ
اہلیہ مکرم خلیق اختر بسراء صاحب (جرمنی)
(356)مکرم پروفیسر مرزا بشیر احمد صاحب
(نوشہرہ کینٹ، حال ورجینیا امریکہ)
(357)مکرم افتخار احمد اختر صاحب
ابن مکرم چوہدری منور احمد صاحب امرتسری (سلاؤ، یوکے)
(358)مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی محمد اسلم
صاحب (مشی گن، امریکہ)
(359)مکرم ڈاکٹر منور احمد عطاء صاحب
(آلڈرشاٹ، یوکے)
(360)مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم مرزا عبدالرحمان صاحب (ربوہ)
(361)مکرم مرزا عبدالرحمان صاحب
ابن مکرم مرزا افضل دین صاحب آف گورداسپور (ربوہ)
(362)مکرم رائے عبدالقادر منگلا صاحب ابن مکرم حاجی
صالح صاحب (ربوہ)
(363)مکرمہ فریدہ کوثر صاحبہ
بنت مکرم محمد صادق صاحب (دارالبرکات، ربوہ)
(364)مکرم عبدالرؤف سیٹھی صاحب
ابن مکرم عبدالعزیز سیٹھی صاحب (کینیڈا)
(365)مکرم محمد نواز چیمہ صاحب (رحمت آباد سانگرہ)

انصاراللہ کی عمر میں انسان اپنی پختگی کی عمر کو پہنچ جاتا ہے اور سوچ میں گہرائی پیدا ہو جاتی ہے، اس عمر میں پھر آخرت کی فکر بھی ہونی چاہئے

ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اپنے ایمانوں کو مضبوط کریں اور اپنی نسلوں میں وہ ایمان پیدا کریں جن سے آگے پھر انصاراللہ کی جاگ لگتی چلی جائے

اپنی نمازوں اور اپنی عبادتوں کی نہ صرف خود حفاظت کریں بلکہ اس کا حق اپنی نسلوں میں عبادت کرنے والے پیدا کر کے ادا کریں

مجلس انصاراللہ ناروے کے 35ویں سالانہ اجتماع منعقدہ 3و4/جون 2023 بمقام بیت النصر (اوسلو) کے موقع پر سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خصوصی پیغام

پیارے ممبران مجلس انصاراللہ ناروے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ مجلس انصاراللہ ناروے کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بہت بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ آج ہم پر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ ہم دوسرے مسلمان فرقوں کی طرح بکھرے ہوئے نہیں بلکہ خلافت کی برکت کی وجہ سے ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ اگر ہم تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اپنی اور اپنے بچوں کی اصلاح کی طرف نظر رکھیں گے، اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو اس نظام کا حصہ بنائے رکھیں گے جو اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا تو ہم بھی اس رحمت اور فضل کے حاصل کرنے والے بن جائیں گے جو خدا تعالیٰ نے جماعت کیلئے مقدر کئے ہوئے ہیں۔ اور ہم بھی اور ہماری نسلیں بھی انشاء اللہ تعالیٰ فتوحات دیکھیں گی۔ جس طرح بچوں کی دنیاوی بہتری کیلئے بڑی عمر کے لوگوں کو فکر ہوتی ہے، بڑا تردّد ہوتا ہے اسی طرح اسے دینی حالت کی بہتری اور جماعت سے اپنی نسلوں کو جوڑے رکھنے کیلئے بھی فکر ہونی چاہئے۔ پس یاد رکھنا چاہئے کہ جماعتی ترقی ہمارے اپنے بچوں کی تربیت سے وابستہ نہیں ہے بلکہ ہماری اور ہماری نسلوں کی بقا ہر حالت میں جماعت سے جڑے رہنے سے وابستہ ہے۔

انصاراللہ کی عمر میں انسان اپنی پختگی کی عمر کو پہنچ جاتا ہے اور سوچ میں گہرائی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جب یہ صورت ہو تو اس عمر میں پھر آخرت کی فکر بھی ہونی چاہئے۔ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اپنے ایمانوں کو مضبوط کریں اور اپنی نسلوں میں وہ ایمان پیدا کریں اور کرنے کی کوشش کریں جن سے آگے پھر انصاراللہ کی جاگ لگتی چلی جائے۔ اپنی نمازوں اور اپنی عبادتوں کی نہ صرف خود حفاظت کریں بلکہ اس کا حق اپنی نسلوں میں عبادت کرنے والے پیدا کر کے ادا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں فرمایا ہے کہ دین کا پھیلاؤ تو دعاؤں کے ذریعے سے ہونا ہے۔ پس دعاؤں کی طرف ایک خاص جوش کے ساتھ ہمیں توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دیتے ہوئے اپنے لئے اور اپنی نسلوں کیلئے دعا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(بشکریہ اخبار روزنامہ الفضل انٹرنیشنل مورخہ 12/جولائی 2023)

......☆......☆......☆......

(366) مکرمہ قمر اقبال بٹ صاحبہ بنت مکرم حافظ عبد الواحد صاحب مرحوم واقف زندگی (جرمنی)
(367) مکرمہ سیدہ رضیہ سمیع صاحبہ
اہلیہ مکرم عبدالسمیع قریشی صاحب (لندن، یوکے)
(368) مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب (حلقہ سوسائٹی، کراچی)
(369) مکرمہ شہناز جہاں بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم مولوی برکت علی انعام صاحب درویش مرحوم قادیان
(370) مکرمہ ناظمہ بلقیس صاحبہ
اہلیہ مکرم فقیر حسین صاحب (رعیہ ٹونگ، صوبہ پنجاب انڈیا)
(371) مکرمہ صالحہ ہادی صاحبہ
اہلیہ مکرم محمود ہادی مونس صاحب (استاد جامعہ احمدیہ کینیڈا)
(372) مکرم سلیم الدین احمد صاحب
ابن مکرم حشیم الدین احمد صاحب (ربوہ)
(373) مکرم مبارک احمد خان صاحب
ابن مکرم سیف اللہ خان صاحب (جرمنی)
(374) مکرم مولوی سید فضل باری صاحب
ابن مکرم سید غلام ہادی صاحب (سونگڑہ، صوبہ اڈیشہ انڈیا)
(375) مکرم چوہدری ظفر اقبال صاحب (جرمنی)
(376) مکرمہ منیرہ آفتاب سنوری صاحبہ
اہلیہ مکرم علی حسن آفتاب سنوری صاحب (راولپنڈی)
(377) مکرم ناصر احمد صاحب
ابن مکرم چوہدری خیر الدین صاحب (ربوہ)
(378) مکرم ملک راشد احمد صاحب (نواب شاہ سندھ)
(379) مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب
ابن مکرم چوہدری حیات محمد صاحب (ربوہ)
(380) مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حمید احمد صاحب مرحوم (محلہ دارالیمن غربی حلقہ شکر، ربوہ)
(381) عزیزم طاہر رحمن ابن مکرم طارق وسیم صاحب (محلہ باب الابواب شرقی ربوہ)
(382) عزیزم عاشر احمد عاطف ابن مکرم ناصر احمد صاحب (محلہ باب الابواب شرقی ربوہ)
(383) مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب (برسٹول، یوکے)
(384) مکرم بشارت اللہ مہر صاحب
ابن مکرم الحاج اللہ بخش صاحب (کوٹ ادو ضلع مظفرگڑھ)
(385) مکرم بشیر احمد پرویز صاحب
ابن مکرم راج ولی صاحب (دوالمیال، حال امریکہ)
(386) مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم پیر افتخار احمد تاج صاحب مرحوم (ربوہ)
(387) مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ (آسٹریلیا)
(388) مکرمہ امتہ المجیب طاہرہ صاحبہ
اہلیہ مکرم سلطان احمد قمر صاحب (کارکن جامعہ احمدیہ جرمنی)
(389) مکرمہ نصیرہ رشید صاحبہ
اہلیہ مکرم ملک محمد عبدالرشید صاحب (مسی ساگا، کینیڈا)
(390) مکرمہ مسعودہ خانم صاحبہ
اہلیہ مکرم ملک مظفر احمد صاحب (میری لینڈ، امریکہ)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

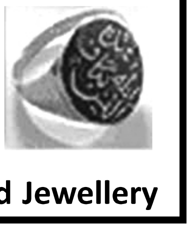

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

بقیہ آن لائن ملاقات از صفحہ 13

ہوگی یا سات سال کی ہوگی یا دس سال کی ہوگی تو ہم اس کو بھی کہیں گے۔ سات سال کی عمر میں اس کو عادت ڈالنا شروع کریں گے اور دس سال کی جب انشاء اللہ ہوگی تو اس کو بھی ہم کہیں گے۔ فکر نہ کرو۔ یہ نہیں کہ اس سے کوئی امتیازی سلوک ہو رہا ہے۔ وہ بچپن میں تمہیں بھی نہیں ہم کہتے تھے اور اس کو بھی نہیں کہتے۔ جب یہ تمہاری عمر کی آئے گی اس کو بھی ہم کہیں گے۔ اس طرح بتا دیں پیار سے بتا دیں بچے کو۔

ایک ممبر لجنہ نے سوال کیا کہ مربی کی بیوی میں کون کون سی خوبیاں ہونی چاہئیں؟ حضور انور نے فرمایا کہ مربی کی بیوی میں؟ پہلی بات تو یہ ہے کہ مربی کی بیوی کو سمجھنا چاہیے کہ وہ بھی مربی ہے اور اس سے پہلے مربی کو خود سمجھنا چاہیے کہ وہ مربی ہے اور مربی کا مطلب تربیت کرنے والا ہے۔ اور تربیت وہی اچھی طرح کر سکتا ہے جس کی خود تربیت اچھی ہوئی ہو۔ جو اپنے نمونے نیک قائم کرنے والا ہو۔ جب مربی نیک نمونے قائم کرے گا تو اس کی بیوی بھی اس کے نمونے پہ چلے گی اور نیک نمونہ قائم کرنے کی کوشش کرے گی اور جب نیک نمونہ قائم کرنے کی کوشش کرے گی تو پھر اس کا کام یہ ہوگا کہ عورتوں میں اپنے اس نیک نمونے کی وجہ سے ان کی تربیت کیلئے اہم کردار ادا کرے۔ مربی کی بیوی کو پانچ وقت کی نمازوں کی پابندی، سنوار کے نمازیں پڑھنا بہت ضروری ہے۔ مربی کی بیوی کیلئے قرآن کریم کی تلاوت کرنا اس کے معنی جاننا اور اس کی تفسیر جاننا ضروری ہے۔ مربی کی بیوی کو جماعت کا لٹریچر، اسلام کا لٹریچر اور کچھ وقت نکال کے تفسیریں پڑھنا بھی چاہئے تاکہ اس کو جہاں موقع ملے تبلیغ کر سکے۔ مربی کی بیوی کے اخلاق اچھے ہونے چاہئیں۔ لوگوں سے ملے تو وہ کہیں کہ ہاں بڑی بااخلاق عورت ہے۔ مربی کی بیوی کا جو نمونہ ہے وہ ایسا ہو کہ دوسرے دیکھ کر اس پہ عمل کرنے کی کوشش کریں اور یہ ساری باتیں جو ہیں یہ خصوصیات جو ہیں مربی کی بیوی میں ہونی چاہئیں اور عاجزی اور انکساری ہونی چاہئے مربی کی بیوی میں۔ یہ نہیں کہ مربی کی بیوی ہوں تو میں کچھ چیز ہوں بلکہ عاجزی سے ہر کام کرنے والی ہو تو پھر وہ بہترین بیوی ہے۔

ایک ممبر لجنہ نے سوال کیا کہ کیا حضور انور کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کووڈ 19۔ کے بارے میں پہلے سے بتایا گیا تھا؟ حضور انور نے فرمایا کہ جس طرح یہ کووڈ 19۔ بڑھ رہا ہے اور اس کے نئے variants پھیل رہے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو ہوشیار کر رہا ہے کہ وہ عقل کرے اور لوگ ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں اور زندگی کے مقصد کے حصول کی طرف توجہ کریں اور خدا تعالیٰ کو پہچانیں۔ تاہم مجھے کسی طرح سے بھی کووڈ 19۔ کے بارے میں کوئی آگاہی نہیں دی گئی تھی نہ الہام کے ذریعہ اور نہ ہی خواب کے ذریعہ۔ ہاں ہم یہ جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے بعد سے آسمانی اور زمینی آفات بہت بڑھ گئی ہیں۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ ابھی حال ہی میں امریکہ کی چھ سٹیٹس میں طوفان آئے ہیں اور لوگ پھر بھی خدا کی طرف رجوع نہیں کر رہے...... یہ آفات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کے بعد سے بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ ہر کوئی دیکھ سکتا ہے کہ گزشتہ 100 سالوں میں یہ آفات کئی گنا بڑھ گئی ہیں اور یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کی طرف لوٹیں۔

حضور انور نے مزید وضاحت فرمائی کہ یہ وبا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں طاعون کے نشان سے مختلف ہے اور احمدی مسلمانوں کو ویکسین لگوانی چاہیے اور اس وبا کے خلاف جملہ احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 4/جنوری 2022)

مستقل مزاجی سے اپنے اندرونے کی صفائی کرنا اصل صبر ہے اور جو ایسے لوگ ہوں پھر اللہ تعالیٰ ان کی مدد کیلئے ایسی جگہوں سے آتا ہے جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا

سچی توبہ تو اس بیج کی طرح ہے جو عمدہ زمین میں بویا گیا ہے اور اپنے وقت پر پھل لاتا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 28 / اپریل 2023 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال جماعت کی ترقی کب ممکن ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: صبر انبیاء کی جماعتوں کے اہم ترین اور اوّلین فرائض میں سے ہے جس کے بغیر کوئی جماعت ترقی نہیں کرسکتی اور نہ دنیا کو اپنے پیچھے چلنے پر مجبور کرسکتی ہے۔

سوال اصل صبر کس کو کہتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مستقل مزاجی سے اپنے اندرونے کی صفائی کرنا اصل صبر ہے اور جو ایسے لوگ ہوں پھر اللہ تعالیٰ ان کی مدد کیلئے ایسی جگہوں سے آتا ہے جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

سوال کیسا صبر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچنے والا ہوتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ صبر کسی کمزوری کی وجہ سے نہ ہو، کسی دنیاوی خوف کی وجہ سے نہ ہو بلکہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہوئے ہو تو پھر ہی وہ حقیقی صبر ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچتا ہے۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے صبر کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبر کو ایک انتہائی اہم چیز قرار دیا اور فرمایا کہ یہ انبیاء کی جماعتوں کے اہم ترین اور اوّلین فرائض میں سے ہے جس کے بغیر کوئی جماعت ترقی نہیں کرسکتی اور نہ دنیا کو اپنے پیچھے چلنے پر مجبور کرسکتی۔ صبر دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک صبر یہ ہے کہ انسان کو کسی ردّعمل کی طاقت ہو اور پھر وہ صبر دکھائے اور دوسرے اس وقت کا صبر ہے جب اس کو مقابلے کی طاقت ہی نہ ہو۔ وہ صبر ہے مجبوری کا صبر۔

سوال نیز حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے صبر کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

جواب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبر کے ضمن میں ایک یہ وضاحت بھی فرمائی کہ یہ یاد رکھو کہ تمہارے عمل سے صبر اور بے غیرتی میں فرق واضح نظر آنا چاہیے۔ مثلاً اگر کوئی شخص اپنی ضرورت کیلئے کسی شخص سے رقم مانگنے جائے اور دوسرا شخص اُسے برا بھلا کہے اور بے حیا کہے اور بے شرم کہے، بہت بے عزتی کرے اور مانگنے والا ہنس کر اس کی بات کو ٹال دے اور خیال کرے کہ اس وقت میں ضرورت مند ہوں اس لیے مجھے اس کی گالیاں بھی سن لینی چاہئیں تو یہ بے حیائی اور بے غیرتی ہے لیکن کبھی قومی اور مذہبی اغراض کیلئے صبر کرنا پڑتا ہے، خاموش بھی رہنا پڑتا ہے اور یہ صبر نفسانی اغراض کیلئے نہیں ہوتا۔ اس لیے یہ حقیقی صبر ہے اور بے غیرتی نہیں ہے مثلاً کسی ایسی جگہ پر جہاں اس کے بدلہ لینے کی وجہ سے اس کی قوم پر کوئی مصیبت آتی ہے وہاں اگر وہ حملہ کرتا ہے اور صبر نہیں کرتا تو اسے بیوقوف کہیں گے کیونکہ اس طرح وہ اپنی قوم کو نقصان پہنچاتا ہے۔ پس جب وہ اپنی قوم کے نفع کیلئے بدلہ نہیں لیتا یا دنیا کو نقصان سے محفوظ رکھنے کیلئے صبر کرتا ہے تو اس کا یہ صبر، صبر کہلائے گا۔

سوال صبر کے کتنے معنی ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: صبر کے تین معنی ہیں۔ نمبر ایک یہ کہ گناہ سے بچنا اور اپنے نفس کو اس سے روکنا۔ دوسرا یہ کہ نیک اعمال پر استقلال سے قائم رہنا اور تیسرے معنی یہ ہیں کہ جزع فزع سے بچنا۔ یہی معنی عموماً اردو میں لیے جاتے ہیں۔

سوال قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے صبر کے متعلق کیا بیان فرمایا ہے؟

جواب قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے کہ وَ اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَ الصَّلٰوۃِ ؕ وَ اِنَّہَا لَکَبِیۡرَۃٌ اِلَّا عَلَی الۡخٰشِعِیۡنَ اور صبر اور دعا کے ذریعہ سے اللہ سے مدد مانگو اور بے شک فروتنی اختیار کرنے والوں کے سوا دوسروں کیلئے یہ امر مشکل ہے۔ جو اللہ کا خوف رکھنے والے ہوں، عاجزی دکھانے والے ہوں وہی ایسے صبر کا مظاہرہ کرسکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے والا ہو۔

سوال اگر کوئی مخالفت میں ذاتی مفاد اور دل کے کینوں اور بغضوں کی وجہ سے بڑھا ہوا ہے تو اس کے ساتھ کیا ہوگا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اگر کوئی مخالفت میں ذاتی مفاد اور دل کے کینوں اور بغضوں کی وجہ سے بڑھا ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ خود اس سے انتقام لے گا بشرطیکہ ہم صبر کے ساتھ دعا سے بھی کام لیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام صبر کے متعلق کیا بیان فرماتے ہیں؟

جواب جماعت کو صبر کی تلقین فرماتے ہوئے ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: صبر بڑا جوہر ہے۔ جو شخص صبر کرنے والا ہوتا ہے اور غصے سے بھر کر نہیں بولتا اس کی تقریر اپنی نہیں ہوتی بلکہ خدا تعالیٰ اس سے تقریر کراتا ہے۔ جماعت کو چاہئے کہ صبر سے کام لے اور مخالفین کی سختی پر سختی نہ کرے اور گالیوں کے عوض میں گالی نہ دے۔ جو شخص ہمارا مکذب ہے اس پر لازم نہیں کہ وہ ادب کے ساتھ بولے۔

سوال جماعت کی حالت کا نقشہ کھینچے اور نئے آنے والوں کی مشکلات اور اس پر صبر کی تلقین کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ہماری جماعت کیلئے بھی اسی قسم کی مشکلات ہیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مسلمانوں کو پیش آئے تھے۔ چنانچہ نئی اور سب سے پہلی مصیبت تو یہی ہے کہ جب کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہوتا ہے تو معاً دوست رشتہ دار اور برادری الگ ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات ماں باپ اور بھائی بہن بھی دشمن ہو جاتے ہیں۔ السلام علیکم تک کے روادار نہیں رہتے اور جنازہ پڑھنا نہیں چاہتے۔ اس قسم کی بہت سی مشکلات پیش آتی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ بعض کمزور طبیعت کے آدمی بھی ہوتے ہیں اور ایسی مشکلات پر وہ گھبرا جاتے ہیں لیکن یاد رکھو کہ اس قسم کی مشکلات کا آنا ضروری ہے۔ تم انبیاء و رسل سے زیادہ نہیں ہو۔ ان پر اس قسم کی مشکلات اور مصائب آئیں اور یہ اسی لیے آتی ہیں کہ خدا تعالیٰ پر ایمان قوی ہو اور پاک تبدیلی کا موقعہ ملے۔ دعاؤں میں لگے رہو۔

سوال ہمارا دنیا میں غالب آنے والا ہتھیار کیا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو۔ اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔

سوال سچی توبہ کس طرح کی ہوتی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: سچی توبہ ہے اس بیج کی طرح ہے جو عمدہ زمین میں بویا گیا ہے اور اپنے وقت پر پھل لاتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صبر واستقلال کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کیا بیان فرماتے ہیں؟

جواب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لاہور گاڑی میں بیٹھے جا رہے تھے کہ شہر کے بدمعاش آپؑ پر پتھر پھینکتے جاتے تھے جو آپؑ کی گاڑی پر آ کر لگتے تھے۔ گھوڑا گاڑی تھی، بند تھی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماتھے پر بل تک نہ پڑتا تھا جو کچھ یہ کر رہے تھے۔ کھڑکی توڑ کے بعض پتھر اندر بھی آ جاتے تھے اور جو صبر تھا آپؑ کا، اسی کا اثر تھا کہ انہی لوگوں میں سے سینکڑوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں آ کر داخل ہو جاتے تھے۔ پس یہ اخلاق ہمیں آج بھی دکھانے ہوں گے۔

سوال حضور انور نے خطبہ کے آخر میں جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ حکمت سے ہم نے اپنے کام کو بھی جاری رکھنا ہے۔ بہت سے کام حکمت سے ہوسکتے ہیں۔ اس لیے حکمت اختیار کرنا بہت ضروری ہے۔ اگر ہر احمدی اپنی اس ذمہ داری کو سمجھ لے تو بہت سے مسائل کا حل ہمارے رویّوں اور دعاؤں سے نکل سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر عطا فرمائے اور دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا کے حصول کیلئے ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

حقیقی مومن کی یہی نشانی ہے کہ اپنے ایمان کو مضبوط کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر اور نصائح پر عمل کرے

ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی بھی اصلاح کریں اور دنیا کی اصلاح کی بھی کوشش کریں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 5 / مئی 2023 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورہ النحل کی آیت نمبر 91 کی تلاوت فرمائی اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَ الۡاِحۡسَانِ وَ اِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی وَ یَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ وَ الۡبَغۡیِ ۚ یَعِظُکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ (النحل: 91) اللہ یقیناً عدل کا اور احسان کا اور غیر رشتہ داروں کو بھی قرابت والے شخص کی طرح جاننے اور اسی طرح مدد دینے کا حکم دیتا ہے اور ہر قسم کی بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے روکتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سمجھ جاؤ۔

سوال ہماری خلق اللہ سے کیسی نیکی ہونی چاہئے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: تمہاری خلق اللہ سے ایسی نیکی ہو کہ اس میں تصنع اور بناوٹ ہرگز نہ ہو۔

سوال حقیقی مومن کی کیا نشانی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حقیقی مومن کی یہی نشانی ہے کہ اپنے ایمان کو مضبوط کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر اور نصائح پر عمل کرے۔

سوال ہم نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے تو ہماری کیا ذمہ داری بنتی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی بھی اصلاح کریں اور دنیا کی اصلاح کی بھی کوشش کریں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کی تعلیمات کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ایسی پاک تعلیم نہ ہم نے توریت میں دیکھی ہے اور نہ انجیل میں، ورق ورق کرکے ہم نے پڑھا ہے مگر ایسی پاک اور مکمل تعلیم کا نام ونشان نہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خلق اللہ اور خلق العباد کی ادائیگی کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا کا تمہیں یہ حکم ہے کہ تم اس سے اور اس کی خلقت سے عدل کا معاملہ کرو۔ یعنی حق اللہ اور حق العباد بجالاؤ اور اگر اس سے بڑھ کر ہو سکے تو نہ صرف عدل بلکہ احسان کرو یعنی فرائض سے زیادہ اور ایسے اخلاص سے خدا کی بندگی کرو کہ گویا تم اس کو دیکھتے ہو۔ اور حقوق سے زیادہ لوگوں کے ساتھ مروّت وسلوک کرو اور اگر اس سے بڑھ کر ہو سکے تو ایسے بے علت و بے غرض خدا کی عبادت اور خلق اللہ کی خدمت بجالاؤ کہ جیسے کوئی قرابت کے جوش سے کرتا ہے۔

سوال حقوق اللہ کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مزید کیا بیان فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: حق اللہ کے پہلو کی رو سے اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ انصاف کی پابندی سے خدا تعالیٰ کی اطاعت کر کیونکہ جس نے تجھے پیدا کیا اور تیری پرورش کی اور ہر وقت کر رہا ہے اس کا حق ہے کہ تو بھی اس کی اطاعت کرے۔ اور اگر اس سے زیادہ تجھے بصیرت ہو تو نہ صرف رعایتِ حق سے بلکہ احسان کی

پابندی سے اسکی اطاعت کر کیونکہ وہ محسن ہے اور اسکے احسان اس قدر ہیں کہ شمار میں نہیں آسکتے اور ظاہر ہے کہ عدل کے درجہ سے بڑھ کر وہ درجہ ہے جس میں اطاعت کے وقت احسان بھی ملحوظ رہے اور چونکہ ہر وقت مطالعہ اور ملاحظہ احسان کا محسن کی شکل اور شمائل کو ہمیشہ نظر کے سامنے لے آتا ہے اس لئے احسان کی تعریف میں یہ بات داخل ہے کہ ایسے طور سے عبادت کرے کہ گویا خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔

سوال اللہ تعالیٰ سے عدل کیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اطاعت کا تعلق اللہ تعالیٰ سے رکھنا ہے اور اطاعت کا تعلق اس لیے رکھنا ہے کہ وہ ہمارا خالق ہے، وہ قائم ہے اور قائم رکھنے والا ہے۔ ربوبیت اسکے ہاتھ میں ہے۔ وہ رب ہے، وہ پالنے والا ہے، ہماری ہر ایک ضرورت کو پورا کرنے والا ہے۔ اس لیے یہ حق اسی کا ہے کہ اس پر توکل کیا جائے، اس سے محبت کی جائے۔

سوال بندوں کے حقوق کس طرح ادا کرنے چاہئے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنے خالق کے ساتھ اس کی اطاعت میں عدل کا طریق مرعی رکھو ظالم نہ بنو۔ پس جیسا کہ درحقیقت بجز اس کے کوئی بھی پرستش کے لائق نہیں۔ کوئی بھی محبت کے لائق نہیں۔ کوئی بھی توکل کے لائق نہیں کیونکہ بوجہ خالقیت اور قیومیت وربوبیت خاصہ کے ہر یک حق اسی کا ہے۔ اِسی طرح تم بھی اسکے ساتھ کسی کو اسکی پرستش میں اور اسکی محبت میں اور اسکی ربوبیت میں شریک مت کرو۔ اگر تم نے اِس قدر کرلیا تو یہ عدل ہے جس کی رعایت تم پر فرض تھی۔ پھر اگر اس پر ترقی کرنا چاہو تو احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اسکی عظمتوں کے ایسے قائل ہو جاؤ اور اسکے آگے اپنی پرستشوں میں ایسے متادّب بن جاؤ اور اسکی محبت میں ایسے کھوئے جاؤ کہ گویا تم نے اس کی عظمت اور جلال اور اسکے حسن لازوال کو دیکھ لیا ہے۔ بعد اسکے اِیۡتَآئِ ذِی الۡقُرۡبٰی ادرجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تمہاری پرستش اور تمہاری محبت اور تمہاری فرمانبرداری سے بالکل تکلف اور تصنع دور ہو جائے اور تم اس کو ایسے جگری تعلق سے یاد کرو کہ جیسے مثلاً تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو اور تمہاری محبت اس سے ایسی ہو جائے کہ جیسے مثلاً بچہ اپنی پیاری ماں سے محبت رکھتا ہے۔

سوال ہمیں اپنی نیکیاں کس طرح بجالانی چاہئے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی تمہارے ساتھ برا کرتا ہے تو اس سے نیکی کرو یہ احسان ہے۔ اور اسکی آزار کی عوض میں تُو اس کو راحت پہنچاوے۔ اور مروّت اور احسان کے طور پر دستگیری کرے۔ پھر بعد اسکے اِیۡتَآئِ ذِی الۡقُرۡبٰی کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تُو جس قدر اپنے بھائی سے نیکی کرے یا جس قدر بنی نوع کی خیر خواہی بجالاوے اس سے کوئی اَور کسی قسم کا احسان منظور نہ ہو۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اطاعت کرنے والوں کی کتنی اقسام بیان فرمائی ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: خدا تعالیٰ کی اطاعت کرنے والے درحقیقت تین قسم پر منقسم ہیں۔ اوّل وہ لوگ جو بباعث محجوبیت اور رویت اسباب کے احسان الٰہی کا اچھی طرح ملاحظہ نہیں کرتے۔ اور نہ وہ جوش ان میں پیدا ہوتا ہے جو احسان کی عظمتوں پر نظر ڈال کر پیدا ہوا کرتا ہے اور نہ وہ محبت ان میں حرکت کرتی ہے جو محسن کی عنایات عظیمہ کا تصور کر کے جنبش میں آیا کرتی ہے۔ بلکہ صرف ایک اجمالی نظر سے خدا تعالیٰ کے حقوق خالقیت وغیرہ کو تسلیم کر لیتے ہیں اور احسانِ الٰہی کی ان تفصیلات کو جن پر ایک باریک نظر ڈالنا اس حقیقی محسن کو نظر کے سامنے لے آتا ہے ہرگز مشاہدہ نہیں کرتے...... ایک اور مرتبہ انسان کی معرفت کا ہے اور وہ یہ ہے کہ...... انسان کی نظر رویت اسباب سے بالکل پاک اور منزہ ہو کر خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ہاتھ کو دیکھ لیتی ہے اور اس مرتبہ پر انسان اسباب کے حجابوں سے بالکل باہر آجاتا ہے اور یہ مقولہ کہ مثلاً میری اپنی ہی آبپاشی سے میری کھیتی ہوئی اور یا میرے اپنے ہی بازو سے یہ کامیابی مجھے ہوئی یا زید کی مہربانی سے فلاں مطلب میرا پورا ہوا اور بکر کی خبر گیری سے میں تباہی سے بچ گیا یہ تمام باتیں ہیچ اور باطل معلوم ہونے لگتی ہیں اور ایک ہی ہستی اور ایک ہی قدرت اور ایک ہی محسن اور ایک ہی ہاتھ نظر آتا ہے۔ تب انسان ایک صاف نظر سے جس کے ساتھ ایک ذرہ شرک فی الاسباب کی گرد و غبار نہیں خدا تعالیٰ کے احسانوں کو دیکھتا ہے...... اس درجہ کے بعد ایک اَور درجہ ہے جس کا نام اِیۡتَآءِ ذِی الۡقُرۡبٰی ہے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ جب انسان ایک مدت تک احساناتِ الٰہی کو بلاشرکتِ اسباب دیکھتا رہے۔

سوال خدا ہم سے کیا چاہتا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا ہم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم تمام نوع انسان سے عدل کے ساتھ پیش آیا کرو۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ ان سے بھی نیکی کرو جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ تم مخلوق خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں کیونکہ احسان میں ایک خودنمائی کا مادہ بھی مخفی ہوتا ہے اور احسان کرنے والا کبھی اپنے احسان کو جتلا بھی دیتا ہے لیکن وہ جو ماں کی طرح طبعی جوش سے نیکی کرتا ہے وہ کبھی خودنمائی نہیں کر سکتا۔ پس آخری درجہ نیکیوں کا طبعی جوش ہے جو ماں کی طرح ہو اور یہ آیت نہ صرف مخلوق کے متعلق ہے بلکہ خدا کے متعلق بھی ہے۔ خدا سے عدل یہ ہے کہ اسکی نعمتوں کو یاد کر کے اسکی فرمانبرداری کرنا اور خدا سے احسان یہ ہے کہ اسکی ذات پر ایسا یقین کر لینا کہ گویا اسکو دیکھ رہا ہے اور خدا سے اِیۡتَآئِ ذِی الۡقُرۡبٰی یہ ہے کہ اسکی عبادت نہ تو بہشت کے طمع سے ہو اور نہ دوزخ کے خوف سے۔ بلکہ اگر فرض کیا جائے کہ نہ بہشت ہے اور نہ دوزخ ہے تب بھی جوش محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے۔

......☆......☆......☆......

وصــــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 11531: میں لبیبا وسیم احمد بنت مکرم وسیم احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن۔ ریّان امبالم روڈ مانل پوسٹ آفس چالاڈ کنّور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 جولائی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک ہیرے کی انگوٹھی قیمت 16512 روپے زیور طلائی: ایک انگوٹھی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منور احمد ایم الامۃ: لبیبا وسیم گواہ: شاہدہ سی پی

مسل نمبر 11532: میں ادیب احمد انعام ولد مکرم اعجاز احمد لون صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن یاری پورہ تحصیل وضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 جولائی 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فاروق احمد ناصر العبد: ادیب احمد انعام گواہ: اعجاز احمد لون

مسل نمبر 11533: میں بریرہ اعجاز بنت مکرم اعجاز احمد لون صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن یاری پورہ کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 جولائی 2023ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فاروق احمد ناصر الامۃ: بریرہ اعجاز گواہ: اعجاز احمد لون

مسل نمبر 11534: میں حسیب احمد ماگرے ولد مکرم مبارک احمد ماگرے صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 18 جولائی 2005ء پیدائشی احمدی ساکن جماعت احمدیہ آسنور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19/مئی 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد نائک العبد: حسیب احمد ماگرے گواہ: فرقان علیم وانی

مسل نمبر 11535: میں عصمہ بشارت بنت مکرم بشارت احمد ماگرے صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن جماعت احمدیہ آسنور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/ستمبر 2023ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد نائک الامۃ: عصمہ بشارت گواہ: ظہیر احمد بھٹی

دعائے مغفرت

مکرمہ جانہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم علی محمد پنڈت صاحب مرحوم آف جماعت احمدیہ آسنور کشمیر مورخہ 4/ستمبر 2023ء کو 75 سال کی عمر میں بقضاء الٰہی وفات پاگئیں۔ موصوفہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نہایت نیک، منکسر المزاج، صوم وصلوٰۃ کی پابند، نظام جماعت اور خلیفہ وقت کے ساتھ گہرا تعلق رکھتی تھیں۔ موصوفہ نے اپنی زندگی میں اپنی زمین کا ایک ٹکرا مسجد کیلئے وقف کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(راجہ جمیل انسپکٹر ہفت روزہ بدر قادیان)

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

Love for All Hatred for None
99493-56387
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA, TIFFIN, MEALS, CHICKEN-BIRYANI, FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (ضلع نائب امیر جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA
Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 72 Thursday 26 - October - 2023 Issue. 43

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا پانی حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ پر چھڑکتے ہوئے یہ دعا کی اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِيْهِمَا وَبَارِكْ عَلَيْهِمَا وَبَارِكْ لَهُمَا نَسْلَهُمَا

اَے میرے اللہ! تُو ان دونوں کے باہمی تعلقات میں برکت دے اوران کے ان تعلقات میں برکت دے جو دوسرے لوگوں کے ساتھ قائم ہوں اوران کی نسل میں برکت دے

یہ دعا شادی کرنیوالے جوڑوں کیلئے اُنکے ماں باپ کو بھی کرنی چاہئے

اگر دین کو مقدم رکھا جائے اور دعا کی جائے اور والدین بھی اپنا کردار ادا کریں تو رشتے قائم رہتے ہیں

اللہ تعالیٰ حماس اور اسرائیل کی جنگ کا خاتمہ کرے اور معصوم ومظلوم فلسطینیوں کی حفاظت فرمائے، مزید ان پر ظلم نہ ہوں اور جہاں بھی ظلم ہیں، ظلم کو دُنیا سے ختم کرے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20/اکتوبر 2023ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج بھی بدر کے فوری بعد ہونے والے بعض واقعات کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالے سے کروں گا۔

تاریخ میں آنحضرت ﷺ کے داماد ابو العاص کے قبول اسلام کا واقعہ درج ہے۔ آنحضرت ﷺ نے جمادی الاولیٰ چھ ہجری میں زید بن حارثہ کی کمان میں ستّر صحابہ کے ساتھ ایک سریہ عیص مقام کی طرف روانہ فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر ملی تھی کہ شام کی طرف سے قریش مکہ کا ایک قافلہ آرہا ہے اور اس قافلے کے تجارتی سامان کا مقصد مسلمانوں پر حملہ اور جنگ کا تھا۔ بہرحال انہوں نے اسکو روک لیا، ساز وسامان قبضہ میں لے لیا اور بعض قیدی بھی پکڑے جن میں ابو العاصؓ بھی شامل تھے۔

سیرت خاتم النبیینؐ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ سریہ عیص کے قیدیوں میں آنحضرت ﷺ کے داماد ابو العاص بھی تھے جو حضرت خدیجہؓ مرحومہ کے قریبی رشتے داروں میں سے تھے اور ابھی شرک پر قائم تھے۔ ابو العاص نے کسی طرح حضرت زینبؓ کو اپنے قید ہونے کی اطلاع بھجوادی۔ جب آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہ صبح کی نماز میں مصروف تھے تو حضرت زینبؓ نے بلند آواز سے پکار کر کہا کہ اَے مسلمانو! میں نے ابو العاص کو پناہ دی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے نماز سے فارغ ہوکر صحابہ کو فرمایا کہ جو زینبؓ نے کہا آپ لوگوں نے سن لیا ہوگا۔ واللہ مجھے اس کا علم نہیں تھا۔ مومنوں کی جماعت میں سے کوئی کسی کافر کو پناہ دے تو اُسکا احترام لازم ہے۔ پھر آپؐ نے زینبؓ کو فرمایا کہ جسے تم نے پناہ دی ہے اُسے ہم بھی پناہ دیتے ہیں اور ابو العاص کا مال اُسے واپس لَوٹا دیا اور زینبؓ کو ابو العاص کی خاطر تواضع کرنے کا فرمایا اور اُس سے خلوت میں ملنے سے منع فرمایا۔ چند دن بعد ابو العاص نے مکہ واپس جا کر اپنے کاروبار کے لین دین سے فراغت حاصل کی اور واپس آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر مسلمان ہوگئے۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت زینبؓ کو بغیر کسی جدید نکاح کے اُن کی طرف لَوٹا دیا۔

حضور انور نے فرمایا: اس سے یہ فتویٰ بھی مل گیا کہ اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے کفر کی وجہ سے علیحدہ ہوتی ہے تو خاوند کے ایمان لانے پر دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں ہوتی۔

حضرت زینبؓ اپنے خاوند کے قبول اسلام کے بعد زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہیں اور آٹھ ہجری میں اُن کا انتقال ہوگیا۔ حضرت ام ایمنؓ، حضرت سودہؓ، حضرت ام سلمہؓ اور حضرت ام عطیہؓ نے آنحضرت ﷺ کی ہدایات کے مطابق اُنہیں غسل دیا جبکہ آنحضرت ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی اور خود قبر میں اُتر کر اُنہیں سپرد خاک کیا۔ حضرت ابو العاصؓ بھی اسکے بعد زیادہ دیر زندہ نہ رہے اور بارہ ہجری میں وفات پائی۔

غزوہ سویق دو ہجری ذوالحجہ میں ہوا جسکا سبب یہ ہے کہ جب مشرکین میدان بدر سے شکست خوردہ اور غمناک مکہ کی طرف واپس آئے تو ابوسفیان نے خود پر تیل لگانا حرام کر دیا اور نذر مانی کہ وہ غسل نہیں کرے گا یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے صحابہ سے بدر کا انتقام لے لے۔

ایک روایت کے مطابق ابوسفیان دوسو سواروں کے ساتھ جبکہ دوسری روایت کے مطابق چالیس سواروں کو لے کر اپنی قسم کو پورا کرنے کیلئے نکلا اور مدینے کے قریب پہنچ کر امداد حاصل کرنے قبیلہ بنو نضیر کے رئیس حیی بن اخطب کے پاس گیا جس نے انکار کر دیا پھر وہ سلام بن مشکم کے پاس گیا جس نے مسلمانوں کی راز کی باتیں بتائیں اور رسول اللہ ﷺ کے روزانہ کا معمول بتایا۔ ابوسفیان نے قریش کے چند لوگوں کو مدینے سے تین میل کے فاصلے پر ایک نخلستان وادی عریض میں بھیجا جہاں انہوں نے کھجوروں کے جُھنڈ جلا دیے اور ایک مسلمان انصاری کو قتل کر دیا۔ ابوسفیان نے اس کامیابی کو اپنی قسم کا پورا ہونا سمجھا اور اپنا لشکر لے کر مکہ کی طرف روانہ ہوگیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کو اس کا علم ہوا تو دوسو صحابہؓ کے ساتھ اُسکے تعاقب میں نکلے اور قرقرۃ الکدر پہنچ گئے۔ ابوسفیان اور اُسکا لشکر بھاگتے ہوئے ستو کے تھیلے پھینکتے جارہے تھے اور مسلمان وہ اُٹھاتے جارہے تھے اس لیے اس غزوہ کا نام غزوہ سویق یعنی ستوؤں والا غزوہ پڑ گیا۔ ابوسفیان اور اُسکا لشکر بھاگ گیا۔ رسول اللہ ﷺ مدینے واپس آگئے اور صحابہؓ کے پوچھنے پر فرمایا کہ یہ غزوہ ہی ہے۔

سیرت خاتم النبیینؐ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے پہلی عید الاضحیٰ کے بارے میں لکھا ہے کہ اسی سال ماہ ذی الحجہ 2 ہجری میں دوسری اسلامی عید یعنی عید الاضحیٰ مشروع ہوئی جو ماہ ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو تمام اسلامی دنیا میں منائی جاتی ہے۔ اس عید میں ہر ذی استطاعت مسلمان کیلئے واجب ہے کہ کوئی جانور قربان کر کے اسکا گوشت اپنے عزیز واقارب، دوستوں، ہمسایوں اور دوسرے لوگوں میں تقسیم کرے اور خود بھی کھائے۔ چنانچہ عید الاضحیٰ کے دن اور اسکے بعد دو دن تک اسلامی دنیا میں لاکھوں کروڑوں جانور فی سبیل اللہ قربان کیے جاتے ہیں اور حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہؑ کی عظیم الشان قربانی کی یاد زندہ رکھی جاتی ہے اور جس کی بہترین مثال آنحضرت ﷺ کی زندگی تھی۔ ہر ایک مسلمان کو ہوشیار کیا جاتا ہے کہ وہ بھی اپنے آقا و مالک کی راہ میں اپنی جان اور مال اور اپنی ہر ایک چیز قربان کر دینے کے واسطے تیار رہے۔ یہ عید بھی عید الفطر کی طرح ایک عظیم الشان اسلامی عبادت حج کی تکمیل پر منائی جاتی ہے۔

حضرت فاطمہؓ کا نکاح بھی دو ہجری میں ہوا۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ دونوں نے حضرت فاطمہؓ سے شادی کی درخواست کی لیکن رسول کریم ﷺ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپؐ حضرت فاطمہؓ کی شادی مجھ سے کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا کیا تمہارے پاس مہر کیلئے کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میرے پاس گھوڑا اور زرہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ گھوڑا ضروری ہے البتہ زرہ کو بیچ دو۔ چنانچہ میں نے 480/درہم میں اپنی زرہ کو بیچ کر مہر کی رقم کا انتظام کیا۔ آپؐ نے اس رقم میں سے مٹھی بھر بلالؓ کو دیتے ہوئے فرمایا کہ اس سے کچھ خوشبو خرید لاؤ اور کچھ لوگوں کو ارشاد فرمایا کہ حضرت فاطمہؓ کا جہیز تیار کرو۔ چنانچہ حضرت فاطمہؓ کیلئے ایک چارپائی، چمڑے کا ایک تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی تیار کیا گیا۔

ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے حضرت علیؓ سے یہ رشتہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے ربّ نے مجھے ایسا کرنے کا حکم فرمایا۔ رخصتانہ کے بعد آنحضرت ﷺ نے ایک برتن میں وضو کیا پھر وہ پانی حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ پر یہ الفاظ فرماتے ہوئے چھڑکا کہ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِيْهِمَا وَبَارِكْ عَلَيْهِمَا وَبَارِكْ لَهُمَا نَسْلَهُمَا یعنی اے میرے اللہ! تو ان دونوں کے باہمی تعلقات میں برکت دے اور ان کے ان تعلقات میں برکت دے جو دوسرے لوگوں کے ساتھ قائم ہوں اور ان کی نسل میں برکت دے۔

یہ دعا شادی کرنے والے جوڑوں کیلئے اُن کے ماں باپ کو بھی کرنی چاہئے۔ آج کل دنیا کی ہوا وہوس کی وجہ سے شادی کے بعد لڑکے اور لڑکی کے درمیان مسائل پیدا ہوجاتے ہیں جن میں اضافہ بھی ہورہا ہے۔ اگر دین کو مقدم رکھا جائے اور اس طرح دعا کی جائے اور والدین بھی اپنا کردار اس طرح ادا کریں تو رشتے قائم رہ سکتے ہیں۔

شادی کے بعد ایک مخلص صحابی حضرت حارثہ بن نعمان انصاریؓ نے باصرار اپنا ایک مکان خالی کروا کے حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کی رہائش کیلئے پیش کر دیا تھا۔ حضرت فاطمہؓ نے نبی کریم ﷺ سے چکی چلانے کی وجہ سے ہاتھ میں تکلیف کا اظہار کر کے کسی خادم کے انتظام کا کہا تو آپؐ نے حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کو فرمایا کہ جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو، تینتیس دفعہ سبحان اللہ کہو اور تینتیس دفعہ الحمد للہ کہو۔ یہ تم دونوں کیلئے خادم سے بہتر ہے۔ آنحضرت ﷺ کیلئے خادم کا مہیا کرنا مشکل نہ تھا لیکن ممکن تھا کہ لوگ کچھ کا کچھ نتیجہ نکالتے اور بادشاہ ان اموال کو اپنے لیے جائز سمجھ لیتے۔ پس احتیاط کے طور پر آپؐ نے اپنے پاس بغرض تقسیم آنے والے غلام اور لونڈیوں میں سے کچھ نہ دیا۔

خطبہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس وقت میں دوبارہ دنیا کے حالات کے حوالہ سے دعا کیلئے بھی کہنا چاہتا ہوں۔

اب تو مغربی دنیا بلکہ امریکہ کے بھی بعض لکھنے والوں نے یہ اخباروں میں لکھا ہے کہ بدلے کی بھی کوئی انتہا ہونی چاہئے اور امریکہ اور مغربی ممالک کو حماس اور اسرائیل کی جنگ میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے اور صلح اور جنگ بندی کی کوشش کرنی چاہئے۔ لکھنے والے یہ بھی لکھتے ہیں کہ لگتا ہے کہ یہ لوگ جنگ بند کروانے کی بجائے بھڑکانے پر تلے ہوئے ہیں۔

اسی طرح امریکہ کی کل خبر تھی کہ وزارت خارجہ کے ایک بڑے افسر نے اس بات پر استعفیٰ دے دیا کہ اب انتہا ہوچکی ہے۔ فلسطینی معصوموں پر بہت زیادہ ظلم ہورہا ہے۔ اور بڑی طاقتوں کو اس کا خیال کرنا چاہیے۔ تو ان لوگوں میں بھی شرفاء موجود ہیں۔ اسی طرح بعض دفعہ میڈیا پہ آتا ہے بعض یہودی Rabbi بھی اسرائیل کے ظلم کے خلاف بول رہے ہیں۔ روس کے وزیر خارجہ نے بھی بیان دیا ہے کہ اگر اسی طرح یہ ممالک اپنا رویہ رکھے رہے تو یہ جنگ پورے خطے میں پھیل جائے گی۔ حضور انور نے فرمایا پورے خطے میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں پھیل جائے گی۔ پس ان لوگوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔

اسی طرح مسلمان ممالک کو جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا ایک ہوکر اور ایک آواز ہوکر بولنا چاہئے۔ اگر دنیا کے ترپن، چوّن ممالک جو مسلمان کہے جاتے ہیں، ایک آواز میں بولیں تو یہ بڑی طاقت ہوگی اور اسکا اثر بھی ہوگا ورنہ اکا دکا آوازیں کوئی اثر نہیں رکھتیں اور یہی ایک طریقہ ہے دنیا میں امن قائم کرنے کا اور اس جنگ کے خاتمے کا۔ پس مسلمان ممالک کو دنیا کو تباہی سے بچانے کیلئے اپنا کردار ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اسکی توفیق بھی دے لیکن بہرحال ہمیں دعاؤں پر زور دینا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ اس جنگ کا بھی خاتمہ کرے اور معصوم مظلوم فلسطینیوں کی حفاظت فرمائے، مزید ان پر ظلم نہ ہوں اور ظلم کو دنیا سے ختم کرے جہاں بھی ظلم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دعاؤں کی بھی توفیق دے۔ آمین

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad